

Posted on Kitab Nagri



کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Page/Social Media Digest](https://www.facebook.com/SocialMediaDigest)

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

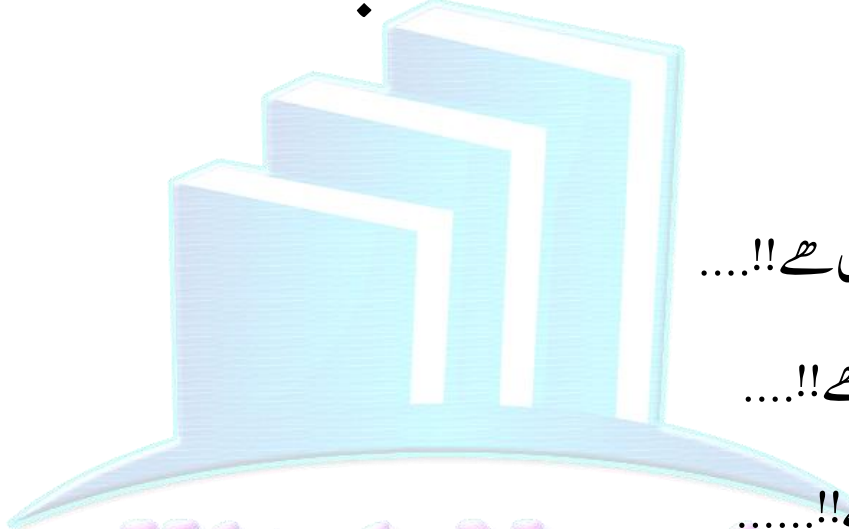
samiyach02@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)

Posted on Kitab Nagri

عشق و جنوں

از ارفہ اعجاز



رگوں میں ہے جنوں میں ہے!!....

وطن کا عشق خوں میں ہے!!....

جو بیٹے ہیں وطن تیرے!!.....

وطن ان کے لہو میں ہے!!.....

www.kitabnagri.com

وہ یہ لائنز سنتے ہوئے سوچ رہا تھا کہ یہ لائنز صرف لائنز ہی نہیں ہیں انسپائریشن ہیں حوصلہ ہیں جو کچھ
بھی کر جانے کی ہمت دیتی ہیں جو کہتی ہیں تم اس وطن کے بیٹے ہو اور اس وطن کی بقا کے لیے سردھڑ کی بازی
لگا جاؤ

Posted on Kitab Nagri

"میرا وعدہ ہے اس پاک مٹی سے اس ارضِ پاک سے کے کوئی بھی اگر اس کی طرف میلی نظر سے دیکھے گا میں اس کی آنکھیں نوچ لوں گا میرا وعدہ ہے کہ میں خود تو مر جاؤں گا لیکن اس مٹی پہ آنچ نہیں آنے دوں گا" اس نے جنونی انداز میں خود سے وعدہ کیا اور اس کی آنکھوں کی چمک بتا رہی تھی کہ وہ اپنی مٹی اپنے ملک کے لیے کچھ بھی کر جانے کی ہمت رکھتا ہے

"ہاے میرے سپنوں کے فوجی کب آو گے تم؟؟؟" حیا نے آنکھیں بند کر کے جھومتے ہوئے کہا

"صبر کر لونبھی صبر" صفانے اسے چڑاتے ہوئے کہا

"اگر تم کہو تو میں آنٹی سے بات کرتی ہوں" اب کی بار زرش نے کہا اور حیا ان دونوں کو گھورنے میں مصروف تھی اس وقت وہ تینوں گراؤنڈز میں بیٹھی تھیں کیونکہ کلاس فری تھی

"ارے وہ زرش تمہارا آئیڈیال تو بڑا زبردست ہے یا راجلوڈن ہو گیا ہم کل جائیں گی اور آنٹی سے بات کریں

گے" صفانے سنجیدگی سے کہا لیکن اس کی آنکھوں میں شرارت صاف جھلک رہی تھی

ان کی باتیں سنتی حیا کی اب بس ہو گئی تھی اور بکس پکڑ کے ان کی دھلائی شروع کر دی

"تم جیسی دوستوں کے ہوتے ہوئے دشمنوں کی کیا ضرورت ہے کب سے میرا مزاق اڑائی جا رہی ہو" اس نے

دانت پیستے ہوئے دونوں کو کہا

Posted on Kitab Nagri

"ہاں تو اور کیا کریں کالج سے تمہاری فوجی فوجی کی تکرار سن رہے ہیں اب یونی آگئے ابھی تک تو ملا نہیں سوچا ہیلپ کر دیں" صفانے شرارت سے کہا جس پہ وہ منہ ہی بنا کر رہ گئی

"ویسے حیا اگر تمہاری شادی فوجی سے نہ ہوئی تو؟؟؟؟؟ زرش نے جان بوجھ کے پوچھا جواب تو جانتی تھی پر اس کے ایکپیریشنز دیکھ کے مزا آتا تھا

"تمہارے منہ میں دنیا بھر کی خاک ایویں نہیں ہو گئی فوجی سے شادی،،،،،،، میں روز اللہ سے دعا کرتی ہوں میری شادی فوجی سے ہو جو فوجی کے ساتھ ساتھ ایجنٹ بھی ہو" حیانے کہا ابھی اس کے جواب میں دونوں کچھ کہتی نیکسٹ کلاس کا ٹائم ہو گیا جس پہ دونوں نے شکر ادا کیا ورنہ اک دفعہ حیا بیبی شروع ہو جاتی تو انہیں روکنا مشکل ہو جانا تھا

آئی ایس آئی کے ہیڈ کوارٹر کے اک روم میں اک بہت اہم میٹنگ چل رہی کمرے میں رکھی اک لمبی سی ٹیبل کے گرد چار افراد بیٹھے تھے ان میں سے اک سربراہی کرسی پہ بیٹھا تھا اور باقی تینوں ٹیبل کے بائیں طرف بیٹھے اسی شخص کو دیکھ رہے تھے

"آج کی یہ میٹنگ اک خاص وجہ سے بلائی گئی ہے ویسے آپ سب جانتے ہیں اس ادارے کی کوئی بھی میٹنگ بغیر کسی وجہ سے نہیں ہوتی،،،،،،، لیکن آج اک اہم وجہ کیونکہ آج میں آپ لوگوں کو اک نیا مشن سونپنے والا ہوں" سربراہی کرسی پہ بیٹھا وہ شخص جو کہ چیف تھا اس نے تینوں کو مخاطب کرتے کہا

"ہماری نوجوان نسل ہمارے ملک کا سرمایہ آگے جا کر انہی کے ہاتھوں ملک کی بھاگ دوڑ جانی لیکن افسوس ہماری نوجوان نسل بجائے پڑھنے کے اپنا مستقبل سنوارنے کے بہت غلط کاموں میں پڑ گئی ان کاموں میں سر فہرست ڈرگز ہیں ہمارے کالجز اور یونیورسٹیز میں یہ چیز بہت عام ہو چکی کچھ شوق میں کچھ اپنی زندگی کی تلخیاں بھلانے کے لیے ڈرگز کا استعمال کرتے اور کچھ کو ان کی مجبوریوں کے تحت اس کام میں ملوث کیا جاتا" انہوں نے اصل بات کا آغاز کیا

Posted on Kitab Nagri

"یہ شخص جس کی ابھی تصویر دکھائی ہے آپ لوگوں کو اس نے اپنے ملک سے یوں غداری کی ہے کہ اپنے ہی ملک کے قیمتی سرمائے (سٹوڈنٹس) کو ڈبورہا ہے انہیں نشے کی لت پہ لگا کہ،،،،،،،،،، اس کا اپنا اک نیٹ ورک ہے جو کالجز اور یونیورسٹیز میں ڈرگز سپلائی کرتے ناصر ف سپلائی کرتے بلکہ یونی میں رہ کر سٹوڈنٹس کو اپنی باتوں میں بری طرح میں پھنسا کر اپنا کام نکالتے یعنی انہیں ڈرگز کی لت پہ لگاتے اور اس طرح جال بچھاتے کہ سٹوڈنٹس ناچاہتے ہوئے بھی ان کے جال میں پھنس جاتے،،،،،،،،،، اور مجھے لگتا ہے یہ شخص صرف اس کام میں ملوث نہیں بلکہ اور بھی غیر قانونی کاموں میں ملوث ہے،،،،،،،،،، آپ لوگوں کا کام یہ ہے آپ نے اس نیٹ ورک کو ناصر ف بے نقاب کرنا ہے بلکہ اس نیٹ ورک کا نام و نشان مٹانا ہے اور اس کے باقی غیر قانونی کاموں کا پتہ لگانا اور اسے سب کے لیے عبرت کا نشان بنانا ہے تاکہ آئندہ کوئی اس ملک سے غداری کرنے کا سوچے بھی نہ،،،،، اس فائل میں شہر و ملک کی تھوڑی بہت ڈیٹیلز موجود ہیں جو ہم نے بہت مشکل سے حاصل کی ہیں کیونکہ وہ اپنا ہر کام اتنی صفائی سے کرتا ہے کسی کو کانوں کان خبر بھی نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ اپنے خلاف کوئی ثبوت چھوڑتا" چیف نے ان کے سامنے اک فائل پھینکتے ہوئے کہا

"میجر حنین سکندر، میجر ار ترضی حیدر اور میجر فردان مصطفیٰ جب یہ مشن میری ٹیبل پہ آیا تو آپ کے پچھلے ریکارڈ کو دیکھتے ہوئے آپ تینوں کے نام میرے ذہن میں آئے اس مشن کو انجام تک پہنچانے میں مجھے اُمید ہے کہ آپ لوگ مجھے ناامید نہیں کریں گے" انہوں نے تینوں پہ نظریں جمائے کہا

"انشاء اللہ سر" تینوں یک زبان ہو کر کہا

Posted on Kitab Nagri

"سر ہمارے لیے یہ بہت فخر کی بات ہے کہ آپ نے ہمیں چنا ہمیں کبھی آپ کو مایوس نہیں کریں گے چاہے اس میں ہماری جان کیوں نہ چلی جائے لیکن اس غدار کو یہ بتا کر رہیں گے اس ملک سے غداری کا انجام کیا ہوتا ہے" میجر حنین نے پر جوش آواز میں کہا چھ فٹ سے نکلتا قد گندمی رنگت ہلکی دھاڑی اور بلیک آنکھوں میں جنون تھا

"ویل ڈن مجھے آپ لوگوں سے یہی امید ہے" انہوں نے میجر حنین کا کندھا تھپتھا کر کہا

[illegible]

"ہائی سر" تینوں نے یک زبان ہو کر کہا

"اپ لو،،،،،،،،،،"

"سکائی سر" ان کی یرجوش آواز ان کا جذبہ ظاہر کر رہی تھی

"اللہ آپ کا حامی و ناصر" انہوں نے کہا اور یوں یہ میٹنگ برخواست ہوئی فائل لے کر وہ تینوں وہاں سے چلے گئے

www.kitabnagri.com

میرے ڈھول سیاہیا تینوں رب دیاں رکھاں،،،!!

تینوں رب دیاں رکھاں،،،!!

Posted on Kitab Nagri

حیارات کو سامنے بکس پھیلائے اسائنمنٹ بنانے کی بجائے گنگنارہی تھی کب سے دیکھتی ندرت بیگم نے چپل پھینکی جو کہ اس کی کمر پہ جا کر لگی

"اوی اماں مر گئی،،،، کیا نشانہ ہے؟؟ اماں آپ کو تو بارڈر پہ ہونا چاہیے دشمن پہ لیا گیا اک نشانہ بھی نہیں چوکے گا" اس نے کمر سہلاتے ہوئے دہائی دی

"تیری زبان ہے کینچی جب دیکھو کتر کتر چلتی رہتی اب چپ کر کے پڑ نہیں تو اک اور ماروں گی پھر نہ کہیو بتایا نہیں" ندرت بیگم نے سخت تیوروں سے گھورتے ہوئے کہا جس پہ وہ چارو ناچار منہ بناتی کتاب کی طرف متوجہ ہو گئی دیکھ تو وہ کتاب کور ہی تھی لیکن سوچ اپنی زندگی کے بارے رہی تھی

حیا اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد پانچ فٹ چند انچ قد سفید رنگت کالی آنکھیں جن میں کبھی اداسی ہوتی تو کبھی شرارتی چمک،،،، اس کے والد "عثمان صاحب" اک گورنمنٹ ٹیچر تھے اور والدہ "ندرت بیگم" اک سیدھی سادھی خاتون زندگی اچھی بھلی چل رہی تھی لیکن اچانک عثمان صاحب کی موت نے انہیں حالات کے تھپیڑوں کے سپرد کر دیا تھا تب وہ میٹرک میں تھی جب عثمان صاحب کی موت ہوئی تھی ان کی موت سے وہ بکھر کر رہی گئی تھی اسے سنبھالنے میں صفا زرش اور ندرت بیگم نے بہت کوشش کی تھی تب جا کر وہ نارمل ہوئی تھی

صفا اور زرش سے اس کی دوستی میٹرک میں ہوئی تھی وہ دونوں چچا زاد تھیں حیا لوگوں کے گھر کے نزدیک ہی ان کا گھر،،، پھر کالج ساتھ پڑھا اور اب یونی بھی اکٹھی جوائن کی تھی ندرت بیگم نے اسے پڑھانے کے لیے

Posted on Kitab Nagri

بہت محنت کی سلائی کر کے کچھ عثمان صاحب کی پینشن کچھ اس نے خود ڈیوٹیشن پڑھائی تھیں اور آج یونی میں ماسٹر ز کی سٹوڈنٹ تھی

دوھیال میں صرف ایک چچا تھے جو کے بس نام کے تھے اور ننھیال کا اسے پتا ہی نہیں تھا اور نہ کبھی اسے کوئی ننھیالی رشتہ دار دیکھا اس بارے میں اس نے کبھی ندرت بیگم سے کچھ پوچھا بھی نہیں تھا

اسے بچپن سے آرمی پسند تھی بلکہ یہ کہنا صحیح ہو گا کہ آرمی اس کا عشق اس کا جنون وہ جہاں بھی کوئی فوجی دیکھتی بس پاگل ہو جاتی اگر عثمان صاحب زندہ ہوتے تو وہ شاید چلی بھی جاتی آرمی میں مگر،،،، اب تو بس اس کا اک ہی خواب تھا کسی آرمی والے سے شادی کرنا جو ایجنٹ بھی ہو 😊

وہ اک دم سے اپنے خیالوں سے نکل کر ہوش کی دنیا میں آئی کیونکہ اک اور چپل اس کی کمر کو سلامی دے چکی تھی منہ بسور کے اک نظر اماں کو دیکھا اور اسائنمنٹ بنانا شروع کی

Kitab Nagri

وہ تینوں فائل ریڈ کر چکے تھے اور اب اس کے بارے ڈسکشن کر رہے تھے کہ اس مشن کو انجام دینے کے لیے کیا حکمت عملی اپنانی چاہیے

"جیسا کہ سرنے بتایا ان کا ٹارگٹ کالجز اور یونیورسٹیز ہیں ہمیں سب سے پہلے یہ پتہ لگانا ہے کونسی یونیورسٹی میں سب سے زیادہ ڈرگزیوز ہوتے ہیں ہمیں اپنا سٹارٹ وہی سے لینا ہے جب اک مچھلی جال میں پھنس جائے گی تو باقی بھی پھنس جائیں گی" میجر حنین انہیں سمجھا رہا تھا اور وہ دونوں خاموشی سے سن رہے تھے

Posted on Kitab Nagri

"یہ سٹوڈنٹس ہمارے ملک کا سرمایہ ہیں ہمیں ہر حال میں اس سرمایے کو ڈوبنے سے بچانا ہے،،،،،، بہت سے سٹوڈنٹس گھروالوں کی بے توجہی کی سہرے ہوتے کچھ کو سٹڈی پریشر ہوتا اور کچھ کو گھروالوں کی بے جا چھوٹ حاصل ہوتی ہے اور انہی باتوں کا فائدہ اٹھا کر وہ ان سٹوڈنٹس کو اپنے جال میں پھنساتے "میجر خنیں مزید گویا ہوا

"ہمیں ان کی چالوں کو ناکام بنانا ہے ان کی چالوں کو ان پہ ہی الٹنا ہے،،،،،، اس مشن میں چاہے ہماری جان ہی کیوں نہ چلی جائے ہم پیچھے نہیں ہٹے گے "میجر خنیں نے اپنا ہاتھ سامنے پھیلا یا جس پہ میجر ار ترضی اور میجر فردان نے ہاتھ رکھ کر گویا عہد کیا تھا

میجر خنیں کا تعلق اک جدی پشتی گھرانے سے اس کے والد صاحب دو بھائی بڑے میجر خنیں کے والد "چوہدری سکندر" جن کے دو بیٹے بڑا بیٹا "چوہدری حنان سکندر" جو کے اک ملٹی نیشنل کمپنی میں اکاؤنٹنٹ کی پوسٹ پہ اور چھوٹا "چوہدری خنیں سکندر" جو کہ آرمی میجر ہونے کے ساتھ ساتھ انٹیلیجنس میں بھی تھا وہ صرف اپنوں کے لیے نرم تھی باقی سب میں وہ کھڑوس نام سے مشہور تھا میجر خنیں کی والدہ "زینب بیگم" ان کے والد کی پھوپھی زاد ہیں

چھوٹے بھائی "چوہدری حمدان" کا اک بیٹا اور اک بیٹی انہوں نے اپنی پسند سے اپنی کلاس فیلو "سعدیہ بیگم" سے شادی کی ان بیٹا "چوہدری انس حمدان MBA" کا سٹوڈنٹ اور بیٹی "مرحہ حمدان BSC" کی سٹوڈنٹ

Posted on Kitab Nagri

گاؤں میں ان کی وسیع و عریض حویلی تھی لیکن بچوں کی تعلیم اور نوکریوں کی وجہ سے وہ شہر رہتے تھے اور چھٹیوں میں ہی حویلی جاتے لیکن چوہدری سکندر اکثر زمینوں کے لیے جاتے رہتے تھے گاؤں ملازم اگرچہ وفادار مگر وہ پھر بھی خود اکثر جاتے رہتے تھے

جب حنین نے آرمی جوائن کی تھی تب ان کے رشتے داروں میں سے کسی نے کہا تھا "جب اتنی زیادہ جائیداد ہے تو یہ نوکری کرنے کی کیا ضرورت ہے" تب اس نے کہا تھا "میں آرمی جوائن پیسے کمانے کے لیے نہیں کر رہا بلکہ اپنے ملک کی حفاظت کے لیے کر رہا ہوں" اس کے بعد کسی کی ہمت نہیں ہوئی تھی کچھ کہنے کی

میجر ارتضیٰ اور میجر فردان سے اس کی دوستی PMA میں ہوئی تھی تینوں نے اک ہی دن جوائن کیا تھا پھر آرمی میں آنے کے بعد تینوں نے اکٹھی انٹیلیجنس جوائن کی تھی اور اکٹھے کافی مشن بھی کیے تھے اور وہ کامیاب بھی ہوئے تھے اسی لیے انہیں یہ مشن سونپا گیا تھا

مشن سٹارٹ ہونے سے پہلے انہیں 3 دن لے لیے گھر جانے کی اجازت تھی کیونکہ مشن کے دوران گھر جانا اک ناممکن سی بات تھی اور چھٹی پہ جانے سے پہلے انہیں اپنے ٹارگٹ بھی سیٹ کرنے تھے اور ضروری اقدامات بھی کرنے تھے

Posted on Kitab Nagri

"اسلام و علیکم ایوری ون کہاں ہیں سب؟؟؟؟ خنیں نے گھر میں داخل ہو کر کہا کیونکہ لاونج میں اسے کوئی نہیں دکھا تھا اس کی آواز سن کر سب اپنے کمروں سے باہر نکلے تھے اس وقت سکندر صاحب اور حمدان صاحب اپنے کسی دوست کی عیادت کے لیے گئے ہوئے تھے حنان اپنے آفس تھا اور باقی سب گھر میں ہی موجود تھے

"و علیکم اسلام" سب نے کورس میں کہا سب خوشی سے بے حال تھے کیونکہ وہ کافی عرصے بعد گھر آیا تھا

"اب آگئے ہو تو میں اتنی جلدی جانے نہیں دوں گی" زینب بیگم نے کہا تو سب نے ان کی تائید کی

"ارے میری پیاری ماما میں صرف تین دن کے لیے آیا ہوں اس کے بعد مجھے ٹریننگ لے لیے جانا ہے اس لیے شاید کچھ عرصہ گھر نہ آؤں" اس نے سب کے چہرے دیکھتے ہوئے آہستہ آواز میں کہا نتیجہ حسب توقع آیا تھا سب کے چہرے اتر گئے تھے

"یار ماما آپ اک فوجی کی ماں ہیں بہادر بنیں آپ سب کو میری طاقت بننا ہے کمزوری نہیں اور آپ سب کو تو فخر کرنا چاہیے نہ آپ کا بیٹا اپنے ملک کی حفاظت کر رہا ہے" اس بے زینب بیگم سے کہا

"اور اگر اس سب میں میں شہید بھی ہو گیا تو یہ بات بھی تو سب کے لیے قابل فخر ہو گی نہ" اس کی بات پہ سب نے تڑپ کر اسے دیکھا تھا

"ریلیکس ایوری ون میں ٹریننگ کے لیے ہی تو جا رہا ہوں نہ آپ سب ایویں پریشان ہو رہے ہیں" اس نے بات سنبھالتے ہوئے کہا گھر میں صرف سکندر صاحب حمدان صاحب اور حنان کو پتہ تھا کہ وہ انٹیلیجنس میں

Posted on Kitab Nagri

ھے اگر اس نے کسی مشن پہ جانا ہوتا تھا تو وہ یہی کہہ کر جاتا تھا کہ وہ ٹریننگ کے لیے جا رہا ہے اور سب جانتے آرمی والوں کی ٹریننگ کتنی سخت ہوتی اس لیے گھر میں بھی سب یقین کر لیتے وہ کسی نئی ٹریننگ کے لیے گیا ہوگا " اور یہ اب زیادہ سینیٹی نہ ہوں سب تین دن میں یہی ہوں اس لیے جس نے جتنے میرے لاڈ اٹھانے اٹھا سکتا " اس نے شرارت سے کہا جس پہ سب ہنس پڑے

" بھوکا پی ٹائم ہو گیا کہیں آؤنگ پہ نہیں گئے اک دن ساری فیملی آؤنگ کے لیے چلتے ہیں باقی کے دو دن گھر رہ کر مستی کریں گے " مر حانے چہکتے ہوئے ہوا

" ناٹ بیڈ آئیڈیا " خنین نے کہا پھر وہ انس اور مر حانہ اپنی پلیننگ میں مصروف ہو گئے اور زینب بیگم اور سعدیہ بیگم اٹھ کے کچن کی طرف چلی گئیں

" اٹھ جا کمبخت دیکھ سورج چڑھ کر کہا آگیا ہے اور تو ابھی تک سوئی پڑی ہے " آج سنڈے تھا اور حیا فجر پڑھ کر سو گئی تھی ابھی نوبے ہی تھی کہ ندرت بیگم اس کے سر پہ آکر کھڑی ہو گئی تھیں لیکن وہ پھر بھی ٹس سے مس نہ ہوئی تھی

" اٹھتی ہے کہ میں اٹھاؤں جوتی؟ " اسے ہلتے جلتے نہ دیکھ کر اب اماں نے دھمکی دی تھی

" یار اس کیا ہے ابھی نوبے ہیں کونسا دن نکل گیا ہے " اس نے آنکھیں مسلتے ہوئے موبائل پہ ٹائم دیکھتے کہا

Posted on Kitab Nagri

"ہاں تو مہارانی صاحبہ کام کس نے کرنے ہیں؟؟؟؟ اٹھ جا میرا بچہ جلدی" پہلے انہوں نے غصے سے پھر آرام سے اسے پچکارتے ہوئے کہا جس پہ وہ منہ بناتی اٹھ گئی

ناشتہ کر کے وہ کاموں میں جت گئی صفائی کے بعد نہا کے وہ ناول پڑھنے بیٹھ گئی ناول پڑھنے کے ساتھ ساتھ وہ رو رہی تھی اتنے میں صفا کی کال آئی اس نے پک کر کے کان سے لگایا فون

"اسلام علیکم" حیا نے بھاری آواز میں کہا رونے کی وجہ سے اس کی آواز بھاری ہوئی تھی

"وعلیکم اسلام یہ آواز کو کیا ہوا؟ صفائے کہا

"ایسا لگ رہا کہ تم روئی ہو" اب کے زرش نے کہا موبائل سپیکر پہ تھا اس لیے صفا کے ساتھ زرش بھی بولی

"یار وہ" چلو اب ساتھ چلتے ہیں" میں میجر حیدر شہید ہو گیا" اس نے روتے ہوئے اک ناول کا حوالہ دیا

"چلو جی کھو دا پہاڑ نکلا چوہا" دونوں نے اپنا سر پیٹا

"اک ناول کے کردار کے شہید ہونے پہ اتنے آنسو بہا رہی اور ابھی محترمہ نے کسی فوجی سے شادی کرنی ہے" صفائے کہا

"ہاں تو تب تک میں بہادر ہو جاؤں گی نہ" حیا نے جلدی سے کہا

"یعنی شادی فوجی سے ہی کرنی ہے؟" زرش نے پوچھا

Posted on Kitab Nagri

"ہاں نہ میرا بچپن کا خواب ہے فوجی سے شادی کرنا" حیانے کہا اور اس کے بعد حیا صاحبہ کا فوجی نامہ تھا اور ان دونوں کے کان اور وہ سننے پہ مجبور تھیں

وہ ٹریڈ مل پہ جنونی انداز میں بھاگ رہا تھا چھ فٹ قد بلیک سلکی بال ماتھے پہ پڑے تھے صاف رنگت پسینے سے تر چہرہ اور شرٹ اور چہرے پہ پھیلے اذیت ناک تاثرات اتنے میں دروازہ ناک ہوا اس نے جلدی سے خود کو کمپوز کیا اور ایس کہا

"سروہ اک بری نیوز ہے" آنے والے اس کے خاص بندے دلاور خان نے ڈرتے کہا

"جلدی بولو" شہر و ملک نے ٹریڈ مل سے اتر کر ٹاول سے پسینہ صاف کرتے کہا

"سروہ ہمارے دوڑک پکڑے گئے آج" اس نے نظریں جھکائے کہا

"کیسے؟؟؟؟؟ ہم نے یہی شوکروایا تھا کہ اس میں پھل ہیں پھر کیسے پکڑے گئے؟؟" شہر و ملک نے سخت

www.kitabnagri.com

تاثرات سے پوچھا

"س__ سروہ چیکنگ سخت ہو گئی ہے نیا ایس پی آیا ہے تو وہ خود چیکنگ کر رہا ہے اس لیے" اس نے سر

جھکائے جواب دیا

"آج شام تک اس ایس پی کی ساری ڈیٹیلز میرے ٹیبل پہ ہونی چاہیے" کہتے ہی اسے وہاں سے جانے کا اشارہ

کیا جس پہ وہ تیزی سے وہاں سے نکلتا گیا

Posted on Kitab Nagri

"سب تڑپو گے کسی کو نہیں چھوڑوں گا کسی کو نہیں" شہر و ملک بڑبڑایا اور چہرے پہ پھر دردناک تاثرات چھا چکے تھے

وہ بھرپور طریقے سے تین دن انجوائے کر کے اور ساتھ اک الجھن لے کر اب واپس جانے کے لیے کھڑا تھا اور سب سے مل رہا تھا سب تھوڑے سے افسردہ تھے

"یار آپ لوگ اب مجھے ایسے رخصت کریں گے؟؟" اس نے شاکی نظروں سے سب کو دیکھا

"ارے نہیں بس تھوڑا دل بھر آیا تھا بس اور کوئی بات نہیں" زینب بیگم نے کہا

"ارے ماما آپ پریشان نہ ہوں اپنا چھوٹا ٹریننگ کے لیے ہی جا رہا ہے نہ دیکھیے گا پتہ بھی نہیں چلے گا اور چھوٹا واپس آجائے گا ہمارے ناچھوٹا؟" سب کو اس دیکھ کر حنان نے زینب بیگم سے شرارت سے کہا حنین کو چھوٹا لفظ سے بہت چڑتھی حنان کو پتہ تھا اب بھی وہ چڑجائے گا اس لیے جان بوجھ کر چھوٹا کہا تھا

"یار بھیوناٹ فیئر میں بڑا ہو گیا ہوں اور آرمی میں میجر ہوں اب مجھے چھوٹا نہیں کہا کریں" حنین نے چڑتے ہوئے کہا اس کے تاثرات دیکھتے سب نے قہقہہ لگایا

"چلو بھئی برخوردار اللہ تمہیں سرخرو کرے اور جو میں بتایا ہے اس کے بارے میں بھی کچھ سوچنا" جب وہ سکندر صاحب سے ملا تو انہوں نے اس کے کان میں کہا جس پہ اس نے سر ہلایا پھر سب سے ملتا وہاں سے چلا گیا

Posted on Kitab Nagri

یہ مارخور بھی کتنے عجیب ہوتے نہ اپنے ملک کی حفاظت کے لیے کیا کیا کرتے جاتے جب کسی مشن پہ جاتے انہیں یہ بھی پتہ نہیں ہوتا کہ واپس آئیں گے یا نہیں انہیں پتہ ہوتا اگر پکڑے گئے تو بہت براٹار چر سہنا پڑے گا جس ملک کے لیے یہ سب کچھ کر رہے پتہ نہیں اس ملک کی دو گز زمین بھی نصیب ہوگی یا نہیں لیکن پھر بھی اسی فیلڈ کو چنتے کیونکہ ان کا دل ایمان اور حب الوطنی کے جذبات سے لبریز ہوتا ان کے اندر اپنے ملک کے لیے کچھ بھی کر جانے کا جذبہ ہوتا اسی لیے تو مارخوروں کو دنیا کے نمبر ون ایجنٹس مانا جاتا

وہ تینوں اس وقت میجر حنین کے آفس میں موجود تھے تینوں کے چہروں پہ سنجیدگی چھائی ہوئی تھی میجر حنین بول رہا تھا اور وہ دونوں اس کی باتیں بہت غور سے سن رہے تھے

"سرنے بلکل ٹھیک کہا تھا شہر وز ملک ڈر گز کے علاوہ بھی کسی غیر قانونی میں ملوث ہے میں چھٹی پہ جانے سے پہلے اپنے اک بندے کو اس کی انفارمیشن کلیکٹ کرنے کا کام سونپ کے گیا تھا اس نے زیادہ تو نہیں تھوڑی بہت انفارمیشن حاصل کر ہی لی ہے جو کہ اس فائل میں موجود ہے" اس نے دونوں کے سامنے اک فائل پھینکی

www.kitabnagri.com

"اس فائل کے مطابق شہر وز ملک نہ صرف اپنے ملک میں ڈر گز سپلائی کرتا ہے بلکہ ڈر گز سمگل بھی کرتا ہے اس کے علاوہ وہ لڑکیوں کی سمگلنگ میں اور دہشتگردی میں بھی انوالو ہے،،،، اور وہ اپنا کام اتنی صفائی سے کرتا ہے کہ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ یہ سب اسی کا کیا دھرا ہے" وہ تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہوا

Posted on Kitab Nagri

"کل ہی اس کے دوڑک پکڑے گئے تھے لیکن اس کے ساتھ بہت بڑی بڑی اور بظاہر عزت دار ہستیوں کا ساتھ اس لیے اس کا نام آنے سے بچ گیا اب بات یہ ہے جس ایس پی نے وہ ٹرک پکڑے تھے کوئی نامعلوم افراد اس کے گھٹنوں میں گولیاں مار کے اسے اپاہج بنا گئے اور یہ کام یقیناً شہر و ز ملک کا ہی ہے" یہ بتاتے ہوئے اس کا چہرہ غصے اور جذبات کی زیادتی سے سرخ پڑ گیا تھا

"اب مزید ٹائم نہیں ہے ہمارے پاس ضائع کرنے کے لیے اس لیے جو بھی لائحہ عمل تیار کرنا ہے وہ آج کرنا ہے اور کل سے مشن سٹارٹ" میجر حنین نے کہا جس پہ ان دونوں نے سر ہلایا

"جیسا میں نے کہا تھا کہ اس یونی سے سٹارٹ لیتے ہیں جہاں پہ ڈرگز زیادہ یوز ہو رہے ہوں تو یہ شہر کی مشہور یونی یہاں پہ سب سے زیادہ ڈرگز ایڈیکٹ پائے جاتے اینڈ ون مور تھنگ جو کہ بہت امپورٹنٹ اس یونی کے گرنز اور بوائز دونوں کے لیے ہاسٹلز ہیں اینڈ ایم شیور یہ ہاسٹلز ضرور یوز ہوتے ڈرگز سٹور کرنے کے لیے یہ انفارمیشن ہمارے لیے بہت ہیلپ فل ہوگی" اس نے لیپ ٹاپ پہ اک یونی کی پک نکالتے ان کے سامنے کرتے کہا

www.kitabnagri.com
اب وہ تینوں بیٹھے لائحہ عمل طے کر رہے تھے مشن کہاں سے اور کیسے سٹارٹ کریں

"سرمال کے ٹرک ریڈی ہیں اگر آپ کی اجازت ہو تو روانہ کر دیں؟" دلاور خان نے کہا

Posted on Kitab Nagri

"نہیں ابھی نہیں ابھی تین چار دن پہلے ہمارے ٹرک پکڑے گئے ہیں اور ایس پی صاحب بھی کسی نے حملہ کیا ہے نہ اس لیے چند دن ٹھہر جاوا ابھی یہ جذباتی عوام اس واقعے کو اچھا نہیں رہی ہے زرہ ان کے جذبات کم ہو جائیں پھر مال ڈلیور کریں گے" شہر و ملک نے کہا اس کے لہجے میں تمسخر صاف محسوس کیا جاسکتا تھا

اس کے کہنے کے مطابق ہی اس دن دلاور خان نے اس ایس پی کی ساری ڈیٹیلز اس کے حوالے کی تھیں پہلے اس کا ارادہ اسے جان سے مارنے کا تھا لیکن پھر کچھ سوچ کر اسے اپنا بیج بنادیا کہ ہمیشہ یاد رکھے گا اس نے کسی کے معاملے میں ٹانگ اڑائی تھی لیکن وہ یہ بھول گیا تھا کہ انسان جتنے بھی عروج پہ پہنچ جائے جتنا بھی فرعون بن لے لیکن اک دن پکڑ ہونی ہے اور بہت بری ہونی ہے

"یونیورسٹیز میں ڈرگزر کا کام کیسا چل رہا کوئی جال میں پھنس بھی رہا یا میرا پیسہ برباد کر رہے ہو؟" اس نے ماتھے پہ بل ڈالتے ہوئے پوچھا

"سر ہماری سوچ سے بھی زیادہ اچھا کام چل رہے ہمارے بندے بہت آسانی سے شکار کو اپنے جال میں پھنسا رہے ہیں" دلاور نے جواب دیا

www.kitabnagri.com

"اور جو لڑکیاں بھجوانی تھی کوٹھے پہ ان کا کیا ہوا؟ اور عرصہ ہو گیا میرے کانوں نے کسی کے چیخنے چلانے کی آواز نہیں سنی کیوں؟" اس نے سخت لہجے اور بگڑے تیوروں سے کہا

"سر لڑکیاں پہنچادی گئی ہیں اور دھماکے کے لیے ہم کسی بڑے موقع کی تلاش کر رہے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ نقصان ہو" دلاور خان نے جلدی جلدی کہا جس پہ شہر و ملک نے سر ہلایا

Posted on Kitab Nagri

"میری آج کوئی میٹنگ؟" موبائل جیب سے نکالتے اس نے پوچھا

"جی سر آج شام چھ بجے شیرازی اینڈ سنز کے ساتھ آپ کی میٹنگ ہے" دلاور خان نے بتایا جس پہ اس نے سر کو جنبش دی اور اسے جانے کا اشارہ کیا

آج انہوں نے باقاعدہ مشن کا آغاز کرنے کا اسی سلسلے میں وہ یونیورسٹی آئے تھے فردان ڈین کے آفس گیا تھا تھوڑے کام کے سلسلے میں جب کے حنین گراؤنڈ میں کھڑا ادھر ادھر دیکھ رہا تھا کہ اس کے کانوں سے اک آواز ٹکرائی

"چھوڑو مجھے صفا چھوڑو گی نہیں میں اسے ہمت کیسے ہوئی اس کی یہ سب کہنے کی" یہ سن کر اس نے سر جھٹکا اسے لگا اس کا کسی سے انصاف تھا تو بوائے فرینڈ سے جھگڑا ہوا تھا اس لیے یہ سب بول رہی

"یار حیا چھوڑو ہم کسی کو زبردستی اس ملک سے محبت کرنے پہ مجبور نہیں کر سکتے اور جو ملک کے خلاف بولتے ان کا ظفر ہی نہیں یار کے وہ اس مٹی کی عظمت تک پہنچ سکیں اسے اپنا کہہ سکیں" اس بات پہ وہ چونکا تھا

جب کوئی میرے سامنے پاکستان یا پاک آرمی یا ISI کے خلاف بات کرتا ہے نہ تو میرا خون کھول جاتا ہے میرا دل کرتا ہے میں ان کی آنکھیں نوچ لوں زبان کھینچ لوں جس سے وہ اس ملک کے بارے ایسا کہتے،،،،، بندہ پوچھے اسی ملک میں رہ کر اسی ملک کا کھا کر اسی ملک کے جوانوں کی حفاظت میں رہ کر اسی ملک کے خلاف زہر اگلے ہو واہ کیا کہنے ہیں" یہ آواز جب اس کے کانوں سے ٹکرائی تو اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو تین لڑکیوں کا

Posted on Kitab Nagri

گروپ نظر آیتینوں نے حجاب کر رکھے تھے پنک حجاب والی جسے ابھی دوسری نے حیا بولا تھا وہ سرخ چہرے سے بول رہی تھی وہ بے ساختہ اسے دیکھے گیا

"میں کہتی ہوں اگر اتنے ہی خلاف ہو اس ملک کے تو چھوڑ کیوں نہیں جاتے اسے؟؟؟ رہ کیوں رہے ہو یہاں؟؟؟؟ جاؤ چھوڑ جاؤ اس ملک کو،،،، یہ ملک منتیں نہیں کر رہا تمہاری کے رہو یہاں" وہ جوش سے بولتی جا رہی تھا اور وہ اس کی محبت سے اس کے جذبے سے متاثر ہوئے بغیر رہ نہ سکا

یوں پیار کرتے ہیں تجھ سے!! PKPK.....

ہم جیتے مرتے ہیں تجھ پہ!! PKPK.....

"پتہ ہے جب کوئی پاکستانی پوری زندگی باہر گزار کر مر کے پاکستان آتا ہے نہ تو میں سوچتی ہوں کہ جس ملک کے لیے جس شان و شوکت کے لیے وہاں گیا تھا وہ تو مل گئی لیکن اُس ملک کی مٹی نے قبول نہیں کیا اسے آ جا کر اسی ملک کی مٹی میں دفن ہوا،،،، کتنا حوصلہ ہے نہ اس مٹی کا جو اس مٹی کے بارے میں نہ جانے کیا کیا کہہ کر گیا جو اسے دھتکار کر گیا یہ مٹی اسی کو اپنے اندر سمار رہی ہے" وہ اب افسردگی سے بول رہی تھی یہ سن کے حنین کے قدم بے ساختہ اس جانب اٹھے اس سے پہلے کے وہ ان تک جاتا فردان نے پیچھے سے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا اس نے سر پیچھے کی طرف موڑا

"کیا ہوا؟" فردان نے پوچھا اس نے اک نظر اسے دیکھا اور سر گھما کے سامنے دیکھا جہاں وہ کلاسز کی طرف جا رہی تھیں پھر نفی میں سر ہلایا کہ کچھ نہیں

Posted on Kitab Nagri

"تم بتاؤ کام ہو گیا؟" حنین بے پوچھا جس پہ فردان نے سر ہلایا اور دونوں یونی کی ایگزٹ کی طرف بڑھ گئے جاتے ہوئے حنین پیچھے مڑ کر اک نظر دیکھنا نہ بھولا تھا

وہ دونوں یونی کے گیٹ پہ کھڑی صفا کا انتظار کر رہی تھی جو گیٹ سے تھوڑی دیر رکشے والے سے بحث کر رہی تھی کہ وہ زیادہ کرایہ مانگ رہا آج تینوں کی یونی بس چھوٹ گئی تھی اس لیے رکشے پہ آئی تھیں وہ دونوں تو یونی چلی گئی لیکن صفا میڈم رکشہ والے سے بحث کرنے لگ گئی بالآخر رکشے والے نے ہارمانی اور جتنے پیسے دے رہی تھی لے لیا صفا سرشار سی پلٹی ہی تھی کہ اس کا زبردست ٹکراؤ ہوا کسی کے ساتھ وہ گرنے ہی لگی تھی کہ سامنے والے نے اسے گرنے سے بچانے کے لیے اسے کمر سے تھامنا مقابل پہ نظر پڑتے اس کی نظریں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اور گیٹ پہ کھڑی حیا اور زرش نے منہ پہ ہاتھ رکھ پہلے سامنے کا منظر دیکھا اور پھر اک دوسرے کو مقابل کو دیکھتے صفائے چیخ مارنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ سامنے والے نے اس کے منہ پہ ہاتھ رکھ کے اس کی چیخ کا گھلا گھونٹا،،،، صفا کو نیچے گرنے سے بچانے والا کوئی اور نہیں اک فقیر تھا سر پہ ہری ٹوپی پھٹے کپڑے بڑھے ہوئے بال اور داڑھی گلے میں بہت زیادہ مالا پہنے ہوئے تھا صفا اس سے اپنے آپ کو چھڑوا کر سیدھی کھڑی ہوئی

"شرم نہیں آتی ایسی حرکتیں کرتے ہوئے؟؟" صفائے غصے سے چیختے ہوئے کہا

"ارے بی بی اپنی آنکھیں کھول کر چلا کرو تم خود ٹکرائی ہو میں نہیں" فقیر نے بھی اس سے ڈبل غصے سے کہا

Posted on Kitab Nagri

اس سے پہلے کہ وہ کوئی جوابی حملہ کرتی وہ دونوں جلدی سے اس کے پاس پہنچیں اور اسے پکڑے یونی کی طرف بڑھی

"میں چھوڑوں گی نہیں اس فقیر کو مجھے تو یہ کوئی فقیر نہیں بہرہ و پیہ لگ رہا ہے" صفائے اپنا آپ چھڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا

"بی بی اسے کسی پاگل خانے میں داخل کروائیں مجھے کوئی کھسکی ہوئی لگ رہی ہے،،،،، جو فقیر سے الجھ رہی ہے" فقیر نے کہا اور آگے پڑھ کے یونی کے گیٹ کے پاس بیٹھ گیا اور وہ دونوں اسے زبردستی ابد رلے گئیں جو غصے سے پاگل ہو رہی تھی

آج شہر و ملک کے کہے کے مطابق اس کے ڈرگزلے کر یونی سپلائی کرنے جا رہے تھے ان کے مطابق آج کسی جگہ پہ کوئی چیکنگ وغیرہ نہیں تھیں لیکن سامنے کھڑی پولیس کو دیکھ کر ٹرک ڈرائیور کو پریشانی نے گھیر لیا وہ ٹرک واپس بھی نہیں موڑ سکتا تھا کیونکہ اس طرح شک پکا ہونا تھا وہ ڈرتے ڈرتے پولیس کے قریب گیا اک پولیس والے نے اسے نیچے اترنے کا کہا وہ جلدی سے نیچے اترا

"کیا ہے اس ٹرک میں؟" پولیس والے نے پوچھا

"جج__ جناب فروٹ ہیں اس میں" ٹرک ڈرائیور نے کہا

Posted on Kitab Nagri

"ارے صاحب یہ اپن کا دوست ہے تھوڑی دیر پہلے آپ اپن سے پوچھے رہے تھے میں یہاں کیوں کھڑا ہوں اسی کی انتظار میں ہی تو کھڑا تھا کیونکہ آج اپن نے اسے سامان لانے کا کہا تھا اور اپن تو جانتے ہی ہو آپ روز یہاں سے سامان لے کر آتا جاتا ہے اپن" اچانک اک شخص وہاں اکر بولنے لگا ٹرک ڈرائیور نے حیرت سے اس شخص کو دیکھا سانوالہ سارنگ سر پہ تیل کا دریا بہائے آنکھوں میں سرے کا پہاڑ ڈالے ڈھیلی ڈاھالی شرٹ اور جنیز پہنے اور ہاتھوں میں مختلف بینڈز پہنے عجیب سے حلیے میں تھا

"کیا سچ میں یہ تمہارا دوست ہے؟" پولیس والے ٹرک ڈرائیور سے پوچھا

"جی جناب" ٹرک ڈرائیور نے جلدی سے کہا

"صحیح ہے لے جاؤ تم ہمارے قابل اعتبار بندے ہوئے تم پہ ہمیں پورا بھروسہ ہے کہ اس میں فروٹس ہی ہیں" پولیس والے نے کہا

"بہت شکریہ جناب اور یہ اپن کی طرف سے چھوٹا سا نظرانا" اسی آدمی نے پولیس والے کو پیسے دیتے دانت نکالتے کہا اور ٹرک ڈرائیور کو ٹرک میں بیٹھنے کا کہا اور خود بھی پولیس والے سے ہاتھ ملا کے ٹرک میں اس کے ساتھ جا کے بیٹھا

"کون ہو تم؟ تم نے مجھے بچایا کیوں؟ اور تمہیں کیسے پتہ چلا ٹرک میں کیا ہے؟" ٹرک ڈرائیور نے اک ہی سانس میں بیت سارے سوال پوچھے

Posted on Kitab Nagri

"اپن چندوھے،،،،، جو کام تم لوگوں کرتے اپن بچپن سے اس میں ماہرھے،،،،، اپن وہاں کافی دیر سے ایویں
ھی کھڑا تھا تب تمہارا ٹرک آیا جب تم ٹرک سے اترے تو تمہارا رنگ اڑا ہوا تھا،،،،، اپن تبھی سمجھ گیا کیا لوچا
ھے،،،،، اپن نے سوچا جب دونوں کا دھندا اکھیھے تو کیوں نہ اپن تمہاری مدد کرے بس اسی لیے مدد کی"
چندو نے تفصیل سے جواب دیا جس پہ ٹرک ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلایا

وہ تینوں اس وقت کلاس میں بیٹھی تھیں صفا غصہ میں تھی اور وہ دونوں اسے شرارتی نظروں سے دیکھ رہی
تھیں جس پہ اسے اور غصہ آرہا تھا

پوری کلاس ایکسائٹڈ سی بیٹھی تھی کیونکہ آج نئے پروفیسر نے آنا تھا اور سب نے سن رکھا تھا کہ نئے آنے والے
پروفیسر کافی ینگ اور ہیٹڈ سم تھے اس لیے لڑکیاں تو کچھ زیادہ ہی اتا و لیاں ہو رہی تھیں پوری کلاس میں شور مچا
ہوا تھا

اک دم سے کلاس میں کوئی داخل ہوا تھا پوری کلاس میں سناٹا چھا گیا تھا

"اسلام علیکم کلاس میں آپ کا نیا پروفیسر ہوں مصطفیٰ ملک" آنے والے نے اپنا تعارف کرایا تو پوری کلاس نے
کورس میں سلام کا جواب دیا تھا

Posted on Kitab Nagri

"آپ کے پہلے والے پروفیسر کو کچھ عرصہ اپنے پروفیشنل کام سے کہیں جانا پڑا ہے اس لیے ان کے آنے تک ان کی جگہ میں آپکو پڑھاؤں گا اور امید کرتا ہوں ہمارا یہ سفر اچھا گزرے گا" پروفیسر مصطفیٰ نے مسکراتے ہوئے کہا جس پہ ساری کلاس نے یس کہا جبکہ وہ تینوں اشاروں میں بات کرنے میں مصروف تھیں

"چلیں اب تعارف ہو جائے ذرا سب اپنا اپنا تعارف کروایں" اس کے کہنے پہ سب اپنا اپنا تعارف کروانے لگے وہ تینوں ہنوز اشارے کرنے میں مصروف تھیں اچانک زرش رجسٹر پہ جھکی کے اپنی بات لکھ کے بتا سکے اور تب تک ان کی باری آچکی تھی اور اتفاق سے باری زرش صاحبہ کی تھی لیکن وہ رجسٹر پہ ہی جھکی ہوئی تھی اسے پتہ ہی نہیں چلا کہ اس کی باری آچکی ہے چند لمحے خاموشی سے گزرے پروفیسر صاحب اس کے جھکے سر کو دیکھتے رہے اور ان دونوں کے چہرے پہ ہوائیاں اڑ رہی تھیں اس پہلے کے صفا سے کہنی مار کے متوجہ کرتی اس سے پہلے سر کی آواز گونجی

"ہے یو،،،، براؤن حجاب سٹینڈ اپ" سر کی آواز پہ وہ اچھلی کیونکہ براؤن سٹالر سے حجاب اسی نے کر رکھا تھا جلدی جلدی اپنی سیٹ سے کھڑی ہوئی

www.kitabnagri.com

"ی۔۔۔۔۔ یس سر" وہ سر کے تیور دیکھ کے سمجھ گئی تھی اس کی خیر نہیں

"میں نے یہاں کوئی لیکچر ڈیور کیا ہے؟" سر نے سرد لہجے میں پوچھا لیکن وہ سر جھکائے چپ رہی جبکہ وہ دونوں پریشان نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھیں

"میں نے کچھ پوچھا ہے؟" اس بار سر کی آواز تھوڑی اونچی ہو گئی تھی

Posted on Kitab Nagri

"ن__ نو سر" اس کی آنکھوں میں آنسو آگے

"تو پھر آپ رجسٹر پہ کیا کر رہی تھیں" سر نے اسی لہجے میں سوال کیا

"س__ سوری سر" اس نے آنسوؤں سے بھری آنکھیں اٹھا کر کہا سر مصطفیٰ اک دوپل سٹل اس کی آنکھوں میں دیکھتے رہے پھر جلدی سے خود کو کمپوز کیا

"ان کے ساتھ جو دونوں حجاب والی بیٹھی کھڑی ہو جائیں میں کب سے آپ لوگوں کی حرکتیں دیکھ رہا ہوں" سر نے صفا اور حیا سے کہا وہ دونوں جلدی سے کھڑی ہوئی تھیں

"آپ تینوں فلحال میری کلاس سے نکل جائیں اور اپنی جتنی بھی باتیں ہیں وہ کر لیں اور کل سے انسانوں کی طرح کلاس میں آئیے گا میں اپنی کلاس میں ایسا کچھ برداشت نہیں کرو گا،،،، اب آپ لوگ جاسکتی ہیں" اس کی بات پہ انہوں نے کچھ کہنا چاہا تو سر نے ہاتھ کے اشارے سے منع کر دیا اور اپنے باہر کا رستہ دکھایا ان کے کلاس سے باہر جاتے ہی وہ باقی کلاس کی طرف متوجہ ہوئے

"سمجھتے کیا ہیں سر خود کو میں آئندہ کلاس ہی نہیں لوں گی ان کی" گراؤنڈ میں آکر بیگ اور بکس گھاس پہ رکھتے اس نے روتے ہوئے کہا

"ارے یار چپ کرو نہ دیکھ غلطی بھی تو ہماری تھی نہ اس لیے نے سر نے ڈانٹا اور دیکھ تجھ سے زیادہ برا تو صفا کے ساتھ ہوا ہے نہ وہ پھر بھی نارمل ہے" زرش کے آنسو صاف کرتے حیا نے شرارت سے صبح کے واقعہ کی طرف

Posted on Kitab Nagri

اشارہ کرت کہا جس پہ صفائے اسے غصے سے گھورا پھر تھوڑی دیر بعد تینوں کا تہقہہ گونجا تھا جس پہ آس پاس بیٹھے سٹوڈنٹس نے انہیں گھورا تھا مگر پروا کسے تھی

یہ دوستی کا رشتہ ہوتا ہی بہت پیارا ویسے خود دوست کی تعریف نہیں کرنی اس کی ہر بات پہ اس کی بے عزتی کرنی لیکن جب کسی اک پہ کوئی آنچ آتی یا مشکل آتی تو سب اس کی ڈھارس اور ڈھال بن کے کھڑے ہو جاتے اپنے دوست کے لیے ہر چیز سے لڑ جاتے اسی لیے تو کہتے اس دنیا میں سب سے پیارا اور خاص رشتہ دوستی کا ہوتا ہے اس میں کسی کا کسی سے کوئی خون کا رشتہ نہیں ہوتا مگر احساس اور پیار کا رشتہ جو کہ خونی رشتوں سے بھی بڑھ کر ہوتا کوئی بھی رشتہ ہو اس میں دوستی ہونی چاہیے ورنہ اس رشتے اس تعلق میں کوئی مزا نہیں ہوتا

وہ ٹرک ڈرائیور ہاسٹل سے تھوڑی دور کھڑے اپنے بندوں کو وہ ڈر گزدے کر چلا گیا آگے ان کا کام تھا ڈر گز ہاسٹل اور یونی کے نزدیک بنے کیفے میں پہنچانا تھا وہ ٹرک ڈرائیور چندو کو لیے اپنے مالک کے پاس گیا شہر و ملک ڈائریکٹ کسی سے بہت کم ملتا تھا ٹرک ڈرائیور نے اپنے مالک کو آج سارا واقعہ سنایا کے کیسے اسے بغیر چیکنگ کے آگے جانے دیا وہ شخص سوچ میں پڑ گیا کہ یہ آدمی تو بہت کام کا ہے اک دفعہ اس کو شہر و ملک سے ملایا جائے،،،،، اس نے پہلے شہر و ملک کو کال کے آج کا سارا واقعہ سنایا اور پھر چندو کو اس کے پاس لانے کی اجازت مانگی جس پہ شہر و ملک نے تھوڑی دیر سوچنے کے بعد اجازت دے دی

وہ آدمی چندو کو لیے شہر و زولا پہنچا وہ گھر کیا تھا اک محل تھا چندو آنکھیں پھاڑے سارے گھر کو دیکھ رہا تھا جیسے کبھی زندگی میں ایسا گھر نہ دیکھا ہو ان کی آمد کا شہر و ملک کو بتایا گیا اس نے انہیں ڈرائنگ روم میں بٹھانے کا کہا

Posted on Kitab Nagri

اور کہا کہ وہ تھوڑی دیر تک آتا ہے چب دو صوفے پہ بیٹھا ابھی بھی آنکھیں پھاڑے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا اتنے میں شہر و ملک سیاہ جینز پہ سیاہ شرٹ پہنے اور چہرے پہ سنجیدہ تاثرات لیے ڈرائنگ روم میں داخل ہوا اسے دیکھتے ہی دونوں صوفے سے کھڑے ہوئے وہ انہیں بیٹھنے کا اشارہ کرتے خود بھی ان کے سامنے والے صوفے پہ بیٹھا اور چندو کا اوپر سے نیچے تک جائزہ لیا

"تو تم ہو چندو؟" اس نے چندو کو دیکھتے اس سے پوچھا جواب میں اس نے زور و شور سے اثبات میں سر ہلایا

"تم کو پولیس نے بغیر چیکنگ کے کیوں جانے دیا؟" شہر و ملک نے اس سے نقشیشی انداز میں پوچھا

"وہ صاحب جی اپن کے پاس تھوڑی پڑیاں ہوتی تھی جسے اپن ٹرک کی سیٹ کے نیچے چھپاتا تھا اس لیے اگر چیکنگ ہوتی بھی تھی تو پیچھے پیٹیوں کی ہوتی اس لیے اپن کبھی پکڑا نہیں گیا اور اپن کافی ٹائم سے وہاں سے گزر رہا اس لیے اب پولیس والے اپن کی چیکنگ نہیں کرتے" چندو نے تفصیلاً کہا

"تو تم نے ہمارا مال کیوں بچایا؟" شہر و ملک کا شک ابھی بھی دور نہیں ہوا تھا

"صاحب آپ کے بندے کے چہرے سے صاف لگ رہا تھا کوئی جھوٹا ہے اپن اس کام میں کافی ٹائم سے اس لیے آپ کے آدمی کو دیکھتے ہی میں سمجھ گیا تھا اور سوچا اپنا اک ہی کام ہے تو کیوں نہ اس کو بچا لیا جائے بس اسی لیے کیا سب" چندو نے اطمینان سے کہا

"اپنا شناختی کارڈ دیکھا" اس نے چندو کو حکم دیا جس پہ اس نے جھٹ سے شناختی کارڈ برآمد کر کے شہر و ملک کو تنہا کیا

Posted on Kitab Nagri

"تم اس کام میں کیسے آئے؟" اس کا شناختی کارڈ دیکھتے جس پہ اس کا نام پتہ درج تھا پوچھا

"جناب اپن کا باپ نشئی تھی اس کے لیے نشہ لے کر آتا تھا اپن پھر آہستہ آہستہ اس آدمی کے لیے ہی کام کرنے لگ گیا اپن چند دنوں کے بعد اس کا نام لیتے کہا اس کا شہر و ملک کو بھی علم تھا وہ اک چھوٹا موٹا ڈرگزر کا کاروبار کرتا تھا

تمہارے گھر میں کون کون ہے؟" اس نے مزید پوچھا

"صاحب بس اپن اماں اور گائے بھینسیں ہیں ابا کا انتقال ہو گیا تھوڑا عرصہ پہلے "چند دنوں کے بعد اس نے افسردگی سے کہا "ٹھیک ہے اب سے تم ہمارے لیے کام کرو گے پہلے والے کو چھوڑ دو پیسہ بھی تمہاری توقع سے زیادہ ملے گا تمہیں اوہاں اس ملاقات کے بارے میں کسی کو نہیں بتانا اور نہ کوئی ہوشیاری کرنا اور نہ تمہیں اور تمہاری اماں کو اوپر پہنچانے میں ٹائم نہیں لگاؤ گا ہماری نظر تم پہ ہی ہوگی "شہر و ملک نے اس کا شناختی کارڈ اسے دیتے سخت لہجے میں کہا جس پہ چند دنوں کے بعد اسے پورا اطمینان دلایا کہ وہ غداری نہیں کرتا جس پہ شہر و ملک نے سر ہلایا اور وہاں سے نکل گیا

www.kitabnagri.com

"سکندر صاحب آپ نے بات کی تھی حنین سے "زینب بیگم نے کتاب پڑھتے سکندر صاحب سے پوچھا ان کی عادت تھی رات کو سونے سے پہلے مطالعہ کرنے کی

Posted on Kitab Nagri

"جی بیگم کر دی تھی،،،،، ایسا ہو سکتا ہے کہ میری بیگم کچھ کہیں اور میں منع کردوں" انہوں نے شرارت سے کتاب بند کرتے کہا

آپ بھی نہ "زینب بیگم نے جھینپ کے کہا کہنے کو تو ان کی اریخ میرج تھی،،،،،، لیکن ان میں انڈر سٹیننگ کمال کی تھی جہاں سکندر صاحب کو زینب بیگم کی ضرورت ہوتی وہ ان کے شانہ بشانہ کھڑی ہوتی،،،،،، اور جب وہ کسی مشکل میں ہوتیں تو سکندر صاحب ان کے ساتھ ڈھال بن کے کھڑے ہوتے،،،،،، زینب بیگم نے ہمیشہ ان سے جڑے رشتوں کو سنبھال کے رکھا تھا یہ بات سکندر صاحب کو ان کا اور گرویدہ بناتی تھی

"بتائیں نہ ساری بات سن کے اس کا کیاری ایکشن تھا" زینب بیگم کے لہجے میں تشویش تھا

"اس کاری ایکشن شدید تھا پر اتنا بھی شدید نہیں تھا آپ کو پتا ہے نہ حنین ہمارا سمجھد ارجہ ہے " ان کے لہجے میں اپنے بیٹے کے لیے مان بول رہا تھا

"اگر اس نے اس بات کو تسلیم نہ کیا تو؟" زینب بیگم جب بولی تو ان کے لہجے میں ہزاروں اندیشے تھے

"کچھ نہیں ہوتا بیگم آپ بس دعا کیا کریں اللہ جو کرے بہتر کرے" انہوں نے زینب بیگم کو تسلی دیتے کہا جس
 یہ انہوں نے سر ہلایا اور سکندر صاحب کتاب کی طرف متوجہ ہو گئے جبکہ زینب بیگم کسی سوچ میں ڈوب گئیں

Posted on Kitab Nagri

حیاجب یونیورسٹی سے گھر آئی تو اماں کی طبیعت خراب تھی گھر سارا بکھرا پڑا تھا وہ آکر صفائی میں صفائی میں جٹ گئی کام اسے سارے آتے تھے کرتی نہیں تھی وہ الگ بات ہے صفائی کرنے کے بعد کھانا بنایا کھانا کھا کر اب وہ دونوں ماں بیٹی آرام کرنے کے لیے لیٹ گئی

"اماں جب میں صبح یونی گئی تھی تب تو آپ ٹھیک تھیں اچانک کیا ہوا؟" حیانے پرسوج لہجے میں کہا اسے لگ رہا تھا کوئی گڑبڑ ہے

"بس بچے بوڑھی ہو گئی ہوں نہ اس لیے پتہ ہی نہیں چلتا کب طبیعت خراب ہو جائے" ندرت بیگم نے نظریں چراتے کہا

"اماں آپ کو پتہ ہے آپ مجھ سے کچھ چھپا نہیں سکتی تو چھپا کیوں رہی ہیں؟" حیانے ان کا آنکھیں چرانے بغور دیکھتے کہا

"تمہاری چاچی آئیں تھی آج" تھوڑی دیر چپ رہنے کے بعد ندرت بیگم نے کہا

"چاچی تو آتی جاتی رہتی ہیں اس میں کیا نیا ہے؟" حیانے حیرت سے کہا

"ہاں لیکن آج وہ کسی مقصد کے لیے آئیں تھی" ندرت بیگم نے کہا جس پہ حیانے انہیں سوالیہ نظروں سے دیکھا

"اماں چپ کیوں کر گئی بتائیں نہ" جب کچھ دیر ندرت بیگم کچھ نہ بولیں تو اس نے ان کا بازو ہلاتے پوچھا

"وہ اپنے بیٹے کا رشتہ لے کر آئی تھیں تمہارے لیے" ندرت بیگم نے کہتے اسے دیکھنے سے احتراز ہی برتا

Posted on Kitab Nagri

ادھر حیا کی آنکھیں حیرت اور صدمے سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کیونکہ اس کے چچا کا اکھی بیٹا تھا وہ بھی انتہا درجے کا اوباش تھا

اس کے کرتوتوں کو دیکھتے کوئی بھی اسے اپنی بیٹی کا رشتہ دینے کو تیار نہیں تھا،،،، جب تک عثمان صاحب زندہ تھے چچی کی ہمت نہیں تھی یہ کہنے کی

لیکن اب کافی عرصے سے اس کی چچی ندوت بیگم کے پیچھے پڑی تھیں لیکن آج تو وہ دھمکی دے کر گئی تھیں کہ اگر انہوں نے حیا کی شادی یہاں نہ کی تو وہ کسی کے ساتھ نہیں ہونے دیں گی

"تم فکر نہ کرو جب تک تمہاری اماں زندہ ہے تم پہ آنچ بھی نہیں آنے دیں گی" انہوں نے حیا کو گم صم دیکھتے اپنے ساتھ لگاتے کہا

"اماں بابا کو ہمیں چھوڑ کر نہیں جانا چاہیے تھا" حیا نے روتے ہوئے کہا

"اللہ کی مرضی کے آگے بندہ کچھ نہیں کر سکتا میرے بچے" انہوں نے اسے تھکتے ہوئے کہا وہ جانتی تھیں کہ وہ جتنی بھی مضبوط نظر آئے لیکن اندر سے وہ کمزور ہوتی جا رہی تھی

کافی دیر وہ رو کے اپنا بوجھ ہلکا کرتی رہی رونا تو ندرت بیگم بھی آ رہا تھا لیکن انہوں نے اپنی بیٹی کے لیے مضبوط بننا تھا

Posted on Kitab Nagri

آج حیا کا ارادہ چھٹی کرنے کا تھا لیکن ندرت بیگم نے اسے زبردستی بھیجا کیونکہ انہیں پتہ تھا اس کی چچی پھر ٹپک پڑے گی اور وہ نہیں چاہتی تھیں کی حیا سے ان کا سامنہ ہو

وہ تینوں یونیورسٹی پہنچی تو گیٹ پہ وہ سی فقیر بیٹھا تھا وہ ان دونوں کو بھی گھسیٹتے اس کے پاس پہنچی انہیں دیکھتے فقیر کے ماتھے پہ بل پڑے جیسے ان کا آنا اسے اچھا نہ لگا ہو

"باباجی دعا ہی کر دیا کرو ہم غریبوں کے لیے بھی" صفانے فقیر کو دیکھتے چڑانے والے انداز میں کہا "بی بی جیسی تمہاری حرکتیں ہیں بندہ دعا تو نہیں دے سکتا تمہیں" فقیر نے غضبناک لہجے میں کہا

"ارے باباجی آپ تو غصہ ہی کر گئے،،،،، ویسے اک راز کی بات بتاؤں باباجی میں آپ کا راز فاش کر کے رہوں گی" صفانے راز دانہ انداز میں کہا

"جاؤ دفع ہو جاؤ یہاں سے نہیں تو جلا کر بھسم کر دوں گا" فقیر تو صحیح جلال میں آگیا تھا جس پہ وہ دونوں اس کا ہاتھ پکڑتے بھاگنے کے انداز میں یونی داخل ہوئیں

"یار تمہیں کیا ملتا ہے اس فقیر سے پنگے لے کر" زرش نے صفا کو گھورتے ہوئے کہا حیا بھی اسے گھور رہی تھی

"یار مجھے یہ فقیر مشکوک بندہ لگتا ہے دیکھو پہلے یہ فقیر یہاں نہیں تھا اب سی کہیں سے پکا ہے اور نہ سی کسی سے کچھ مانگتا ہے کوئی دے دے تو ٹھیک ورنہ نہیں مانگتا کوئی تو گڑبڑ ہے" صفانے پر سوچ آواز میں کہا

"یار کہیں یہ ایجنسی کا بندہ تو نہیں؟" حیا نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا تو دونوں نے اسے گھور کے دیکھا تھا

Posted on Kitab Nagri

"بیسٹیز آپ کو کلاس نہیں لینی؟ یا آج بھی کلاس سے باہر رہنے کا ارادہ ہے؟" اس سے پہلے کے وہ دونوں کچھ کہتی سر مصطفیٰ کی آواز پہ وہ تینوں اچھلی جو یقیناً ان کی گوہر افشائیاں سن چکے تھے

"سر کلاس میں ہی جارہی ہیں" کہتے ہی تینوں نے کلاس روم کی طرف دھوڑ لگا دی جس پہ سر مصطفیٰ نفی میں سر ہلایا کہ جیسے کہہ رہے ہوں ان کا کچھ نہیں ہو سکتا

آج چندو نے ڈر گز لے کر جانے تھے،،،، شہر وز ملک نے ڈر گز سپلائی کرنے کا کام اس کے ذمے لگایا تھا،،،، آج اس نے کسی کو ڈر گز بیچنے تھے جس سے اسے بہت منافع ہونے والا تھا اس لیے احتیاط برت رہا تھا چندو کے مشورے پہ ہی آخری والی پیٹیوں میں ڈر گز رکھے گئے تھے اور پہلے حصے میں صرف فروٹس کی پیٹیاں رکھی گئی تھیں

اس کے بقول اگر چیکنگ ہو بھی تو پہلے والی پیٹیوں کی ہوگی اینڈ تک پہنچنے میں ٹائم لگتا اس لیے اگر پہلے والا حصہ کلیر ہو گا تو وہ آگے نہیں جائیں گے

www.kitabnagri.com

اس کی بات شہر وز ملک کو بھی بھائی تھی اس لیے جیسا اس نے کہا تھا ویسا ہی کیا اس نے

"ویسے صاحب یہ چھوٹا منہ بڑی بات ہو جائے گی لیکن کیا اپن اک بات بولے؟" چندو نے ہچکچاتے ہوئے کہا

جس پہ شہر وز ملک نے سر ہلایا

Posted on Kitab Nagri

"صاحب اپن تو چھوٹا بندہ پولیس والے جتنا بھی بھروسہ کریں اپن پر لیکن ان کو بدلتے وقت نہیں لگے گا،،،،،،،، آپ تو بڑے لوگ اگر آپ کسی پولیس والے کو خریدیں گے تو وہ آپ کے مال کو بچا بھی سکے گا،،،،،، ایسا صرف اپن کا خیال ہے آگے آپ کی مرضی "چندونے اپنی بات کہتے اسے بہت کچھ سوچنے پہ مجبو کر دیا

"ہہوں کافی ذہین بھی ہو چلو سوچتے ہیں کچھ اس بارے میں فحالی تم مال لے کر جاؤ "شہر و ملک نے اسے کہا جس پہ چند وٹرک کی طرف بڑھ گیا

"اس پہ نظر رکھو جتنا بھی ذہین صحیح لیکن ابھی قابلِ بھروسہ نہیں" شہر و ز ملک نے دلاور خان سے کہا

"اور اس کا مشورہ بالکل صحیح ہے،،،،، ہمیں کسی پولیس والے کو بھی انوالو کرنا ہے تاکہ کوئی گڑبڑ نہ ہو،،،،، اور

پولیس والوں کا کیا ان کا ایمان بکتے ٹائم کہاں لگتا ہے" اس نے طنزیہ مسکراتے ہوئے کہا دلاور خان سے کہا جس

پہ اس نے سر ہلایا اور شہر و ز ملک اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا

اس نے ڈرگزار اور باقی کالے دھندوں کے لیے الگ سے فارم ہاؤس بنایا ہوا تھا جس کا کسی کو نہیں پتہ تھا اپنے سارے غیر قانونی کام وہی سے کرتا تھا ابھی وہ اسی فارم ہاؤس میں تھا

ایک ماہ بعد

چند واس اک ماہ میں شہر و ملک کا اعتماد جیت چکا تھا اور اب وہ اس کے خاص بندوں میں شامل تھا

Posted on Kitab Nagri

اس کا ڈر گز کا کوئی بھی چھوٹا بڑا کام ہو وہ چند وہی نبٹاتا تھا اب تو وہ اپنے دوسرے کاموں میں بھی اسے شامل کرتا تھا

اس دوران شہر و ملک نے اک ایس پی بھی خرید لیا تھا جو اس کے اشاروں پہ ناچتا تھا اس لیے اس کا کام بغیر کسی روک ٹوک کے چل رہا تھا

آج چند و نے ڈر گز یونی سپلائی کرنے تھے اور آج ہی شہر و ملک کا ارادہ بلاسٹ کروانے تھے کیونکہ شہر کے مشہور سکول میں اینول سپورٹس ویک چل رہا تھا اور اس میں اور بھی سکولوں نے حصہ لینا تھا اگر وہ دھماکہ کرواتا تو بہت نقصان ہونا تھا

یہ خود کش دھماکہ ہونا تھا اک بچے کے ساتھ بم باندھ کر اسے سکول بھیجنا تھا شہر و ملک وومن ٹریفکنگ میں بھی انوالو تھا اس مقصد کے لیے وہ زیادہ تر بچوں سمیت عورتوں کو اغوا کرتا تھا

تاکہ عورتوں کو بیچا جائے اور بچوں کو ایسے دھماکوں کے لیے استعمال کیا جائے

وومن ٹریفکنگ کے بنیادی طور پر تین مقاصد ہوتے،،، اک تجارتی جنسی استحصال،،، دوسرا جبری مشقت،،، اور تیسرا گھریلو غلامی،،، اور شہر و پہلے مقصد کے لیے یہ کرتا اور بچوں کو دھماکوں میں استعمال کرتا

اس بارے میں چند و کو کوئی خبر نہیں تھی پہلے پہل اس کے ٹرک میں حفیہ کیمرے لگائے گئے تھے لیکن اب شہر و ملک اس پہ اعتبار کرتا تھا اس لیے کافی دنوں سے وہ کیمرے ہٹا لیے گئے تھے

Posted on Kitab Nagri

آج چند دنے ڈرگز سپلائی کے بعد اپنے گھر جانا تھا کیونکہ کافی دنوں سے وہ اپنی اماں سے نہیں ملا تھا اور اب اسے ملنا تھا اور وہ شہر و ملک کو بھی بتا چکا تھا

یونی ڈرگز دینے کے بعد اس نے ٹرک وہی اک بندے کے حوالے کیا اور اپنے گاؤں روانہ ہو گیا

"یار آج وہ فقیر نہیں نظر آرہا؟" صفانے یونی کے گیٹ پہ کھڑے ہو کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا جس پہ دونوں نے اسے گھورا

"خیر ہے صفا صاحبہ بڑا نوٹس کیا جا رہا ہے کون ہے کون نہیں اور خاص طور پر وہ فقیر" حیانے اس گرد چکر لگاتے فقیر پہ زور دیا

"بکو اس مت کرو میرا ٹیسٹ اتنا بھی خراب نہیں ہے ہہہہ" صفانے منہ بناتے کہا

"ہاں تو پھر تمہیں کیا وہ فقیر آئے نہ آئے" حیانے اسے آنکھیں دیکھاتے کہا

www.kitabnagri.com

"وہ کیا ہے نہ حیا، صفا کو فقیر اور فقیر کو صفا کو گھورنے کی عادت ہو گئی ہے اس لیے صفا سے مس کر رہی" زرش نے شرارت سے کہا پھر حیا کے ہاتھ پہ ہاتھ مار کے دونوں نے قہقہہ لگایا اور صفانے دونوں کو گھورنے میں مصروف تھی

"چلو مرو یونی پہلی کلاس سر مصطفیٰ کی ہوتی ہم آریڈی لیٹ ہو چکی ہیں اللہ خیر کرے" صفانے گھورتے کہا اور قدم آگے بڑھائے پیچھے وہ دونوں بھی ہنستی ہوئی بھاگی تھیں

Posted on Kitab Nagri

کلاس میں جاتے انہیں پتہ چلا آج سر مصطفیٰ چھٹی پہ ہیں وہاں سے وہ تینوں گراونڈ میں اپنی مخصوص جگہ پہ آکر بیٹھیں

"ارے فوجی کی دیوانی ملا نہیں ابھی کوئی فوجی کیا" ابھی وہ بیٹھی ہی تھیں کہ ان کی ازلی دشمن پلس کلاس فیلو ہما نے گوہر افشانی کی

"بس تمہاری دعاؤں سے انشاء اللہ جلد مل جائے گا" اس نے ہما کا طنز نظر انداز کرتے کہا

"ویسے تم تو سارے فوجیوں کو تاڑتی کیا سب سے شادی کرو گی" ہما نے کہا اور اس کے پورے گروپ نے قہقہہ لگایا جبکہ ان تینوں کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا

"تم جیسی گھٹیا لڑکی سے ایسی ہی سوچ کی توقع کی جاسکتی ہے" حیا نے بھی ساری مروت اک طرف رکھتے کہا جس پہ ہما کے قہقہے کو بریک لگی تھی

"اور جہاں تک بات ہے تاڑنے کی تو ہر کسی کو اپنی طرح مت سمجھو ہاں میں فوجیوں کو دیکھتی ہوں اور ان کو دیکھتے ہی ارد گرد سے بیگانہ ہو جاتی لیکن وہ نگاہ احترام اور عقیدت سے لبریز ہوتی کیونکہ وہ محافظ ہوتے لٹیرے نہیں،،،،، ان کے بدن پہ موجود وردی انہیں سب سے مختلف بناتی اور مجھے فوجیوں سے زیادہ اس وردی سے عشق ہے،،،،، وہ وردی صرف وردی نہیں ہوتی حفاظت کا نشان ہوتی،،،،، مشکل سے مشکل حالات میں اس وردی کو دیکھتے اک تحفظ کا احساس جاگتا،،،،، ہاں میں فوجیوں کو دیکھتی اور آئندہ بھی دیکھوں گی تم سوچتی رہو

Posted on Kitab Nagri

اپنے گھٹیا دماغ سے گھٹیا باتیں "حیا نے اسے اچھی خاصی سنائیں اور وہ تینوں وہاں سے اٹھ کر چلی گئیں پیچھے ہما غصے سے لال پیلی کھڑی تھی

حیا کا دماغ پہلے خراب تھا اسی لیے جلدی یونی سے آگئی تھی لیکن آگے بیٹھی چچی کو دیکھتے مزید خراب ہو گیا تھا وہ انہیں سلام کرتی اپنے کمرے گھس نیں گئی

"بھی ندرت تمہاری بیٹی کے تو مزاج ہی نہیں ملتے" اس کے رویے پہ چچی نے منہ بناتے کہا

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں یونیورسٹی سے تھکی ہوئی آئی ہے اس لیے" ندرت بیگم نے جلدی سے کہا اس کے رویے سے لگ رہا تھا اسے یقیناً کسی بات نے تکلیف پہنچائی ہے

وہ چچی کے جاتے اس سے پوچھنے کا ارادہ رکھتی تھیں لیکن چچی تو اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں

"یوں کہوں نہ پڑھ لکھ کے دماغ ساتویں آسمان پہ پہنچا ہوا ہے" چچی نے اپنی سوچ کے مطابق بولا

www.kitabnagri.com

اندر ان کی باتیں سنتی حیا کی بس ہوگی تھی وہ اٹھ کے باہر آگئی

"آپ جس مقصد کے لیے سب کر رہی ہیں نہ اچھی طرح سمجھتی ہوں میں لیکن آپ کو اک بات بتا دوں جو آپ

سوچ رہی ہیں وہ کبھی نہیں ہوگا" حیا نے ان کے سامنے کھڑے ہوتے سینے پہ ہاتھ باندھتے کہا

"توبہ توبہ بڑوں سے بات کرنے کی تمیز نہیں ہے" چچی نے کانوں کو ہاتھ لگاتے کہا

Posted on Kitab Nagri

"نہیں ہے پھر؟" حیا نے پورے اطمینان سے کہا جبکہ ندرت بیگم اسے اشارے کنایوں میں چپ رہنے کا کہا تھا لیکن اس نے انہیں انکور کیا تھا

"اے ندرت تم نے اپنی بیٹی کی کیا تربیت کی ہے؟ کیسے زبان لڑا رہی ہے؟" چچی نے اپنے گال پیٹتے ہوئے کہا "تربیت کی بات تو آپ رہنے ہی دیں چچی،،،،، یہ میری ماں کی تربیت ہی تھی جو میں آج تک خاموش رہی ہوں،،،،، اور آپ اپنے بیٹے کی تربیت پہ تھوڑی توجہ دیتی تو آج اس کے لیے لڑکی ڈھونڈنے کے لیے خوار نہ ہوتیں "حیا نے بھی حساب برابر کیا

"تم جو مرضی کہہ لو لیکن اگر تم نے میرے بیٹے کے لیے ہاں نہ کی تو میں تمہاری شادی کہی اور بھی نہیں ہونے دوں گی "جب کچھ نہ بن سکا تو وہ اپنی اوقات پہ آئیں تھی

"اگر اس دنیا میں آپ کا بیٹا آخری لڑکا ہوتا میں تب بھی اس سے شادی نہ کرتی "حیا نے اسی اطمینان سے جواب دیا تھا

"تم لوگ جن کے سر پہ اچھل رہی ہونہ انہوں نے تو کبھی مڑ کے تم لوگوں کی خبر بھی نہیں لی،،،،، بھول چکے ہیں وہ لوگ تمہیں "ان کی بات حیا نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا تھا

"آپ ابھی یہاں سے چلی جائیں، "ندرت بیگم سے التجائی لہجے میں کہا جس پہ وہ حیا کو گھورتی چلی گئیں

"اماں یہ چچی کیا کہہ رہی تھیں؟ کس کی آس؟ کچھ سمجھ نہیں آیا "حیا نے حیرت سے بھرپور لہجے میں ندرت بیگم سے پوچھا

Posted on Kitab Nagri

"کچھ نہیں بچے تمہیں پتہ تو ہے اپنی چچی کا،،،، چھوڑو اوپکن میں کھانا کھا لو بھوک لگی ہوگی تمہیں" ندرت بیگم نے نظریں چراتے کہا اور پکن کی طرف بڑھ گئیں

پیچھے ان کی پشت دیکھتے اس نے سوچا اماں کچھ تو چھپا رہی ہیں،،،، بعد میں پوچھنے کا سوچتے اس نے بھی پکن کی طرف قدم بڑھائے کیونکہ پیٹ میں فلحال چوہے دوڑ رہے تھے ان کا بھی کوئی علاج کرنا تھا

"اسلام و علیکم ایجنٹ ایس ریپوٹنگ ہیر" ایجنٹ ایس نے وائر لیس پہ اپنی مخصوص فریکوئنسی سیٹ کی اور اپنے دوسرے ساتھیوں سے رابطہ کیا

"ایس سر ایجنٹ ایچ ہیر" وائر لیس سیٹ سے اک آواز گونجی

"سر ایجنٹ ایم آلسو ہیر" وائر لیس سے اک اور آواز گونجی تھی

"گڈ،،،، اب تم دونوں میری غور سے سنو مجھے خبر ملی ہے کہ آج شہر کے مشہور سکول میں خود کش دھماکہ ہونا ہے،،،،،، اس سکول میں اور سکولز بھی شامل ہوں گے اگر یہ دھماکہ ہو گیا تو بہت نقصان ہوگا،،،، ہمیں کچھ بھی کر کے اس دھماکے کو روکنا ہے،،،، مجھے اتنا پتہ وہ بچے کے ساتھ بمب باندھ کر بھیجیں گے،،،، اب یہ کنفرم نہیں کہ بچہ اک ہو گا یا زیادہ،،،، ہمارے پاس ٹائم بہت کم ہے،،،، جو پلان بھی بنانا ہے جلدی بنانا ہے،،،،، لیکن اس سے پہلے تم لوگ بتاؤ تم لوگوں کا کام کہا تک پہنچا ہے" ایجنٹ ایس کی سنجیدہ آواز گونجی

Posted on Kitab Nagri

"سرکنفرم ہو گیا ہے وہ ڈرگز دونوں ہاسٹلز میں سٹور کرتے اور بہت آسانی سے سٹوڈنٹس کو نشے پہ لگا رہے اور جو ہاسٹلز کے لوگ انوالوہیں ان کی بھی نشاندہی ہو گئی ہے" ای جنٹ ایچ نے اپنی حاصل کردہ معلومات دی

تھیں

"اور سریونی کے اندر جو سٹوڈنٹس کی برین واشنگ کرتے اور انہیں ڈر گز کی طرف راغب کرتے ان کی بھی نشاندہی ہو گئی ہے اک ٹیچر اور تین سٹوڈنٹس ہیں اس کام میں شامل "ایجنٹ ایم نے کہا

"گڈ ویری گڈ آج شہر وز ملک کو دو دوسر پرانزدیں گے،،،،، اک اس دھماکے کو ناکام بنا کر اور دوسر ارات کو ہاسٹلز میں موجود ڈر گز کو وہاں سے غائب کر کے "ایجنٹ ایس نے چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ لیے کہا تھا

"انشاء اللہ سر اور میں دونوں ہاسٹلز کا نقشہ بھی حاصل کر چکا ہوں "ایجنٹ ایم نے آواز میں بھرپور جوش لیے کہا

تھا

"ویلڈن جوان بہت اچھا ہو گیا یہ تو،،، اللہ ہمیں اپنے مقصد میں کامیاب کرے" ایجنٹ ایس نے کہا اور اس کی بات پہ دونوں نے آمین کہا تھا

"میری بات سنو،"، ایجنٹ ایس تیزی سے انہیں اپنا پلان سمجھا رہا تھا کیونکہ ٹائم کم تھا

ہمت والے دھرتی کے رکھوالے

ایک خدا کے آگے جھکنے والے

Posted on Kitab Nagri

وعدے نہ توڑیں گے ہم پیار کے

رکھ دیں گے تجھ پہ جندوار کے

ہم کو آواز دے تو

دل چاہے جان لے تو

تجھ پہ ہی مٹ جائیں گے

اس وقت وہ تینوں اسی سکول میں موجود تھے جہاں دھماکہ ہونا تھا،،،،، تینوں نے فیس ماسک لگائے ہوئے تھے جس سے ان کی شکلیں بالکل بدل چکی تھیں

وہ تینوں ایز آگائیڈ ریگٹ کے قریب کھڑے تھے،،، تینوں نے کان میں بلوٹو تھ لگائے ہوئے تھے،،،،، جس کے ذریعے تینوں اک دوسرے سے کنیکٹڈ تھے

بظاہر تو وہ لوگوں کو گائیڈ کر رہے تھے لیکن گہری نظروں سے ادھر ادھر کا جائزہ لے رہے تھے کہ کوئی مشکوک بندہ نظر آجائے

وہ لوگوں کو سکول سے نکال بھی نہیں سکتے تھے کیونکہ اک تو اگر سب کو پتہ لگتا تو لوگوں نے ہڑبڑی میں زیادہ نقصان ہونا تھا

اور دوسرا ان کے دشمن نے الرٹ ہو جانا تھا اور شاید بھاگ جاتا یا وقت سے پہلے ایکشن لے لیتا

Posted on Kitab Nagri

اور یہ بات ہرگز قابلِ قبول نہیں تھی ان لوگوں کے لیے اگر دھماکہ ہوتا تو ان کی جان بھی جانی تھی انہیں اپنی جان کی پرواہ نہیں تھی شہادت کی موت کی بھی تو ان کے لیے عین سعادت کی بات تھی لیکن وہ اپنے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے بغیر سکون کی سانس نہیں لے سکتے تھے اور نہ سکون سے مر سکتے تھے اس لیے انہیں اپنا ہر قدم پھونک کے رکھنا تھا تاکہ کہیں دشمن بازی نہ لے جائے سکول لے دو گیٹ تھے اک مین گیٹ اور اک سکول کی بیک پہ،،،، ان تینوں میں سے دو مین گیٹ پہ کھڑے تھے اور اک پیچھے والے گیٹ پہ کیونکہ دونوں گیٹس سے ان کے آنے کے امکان تھے مین اینٹرس پہ بھیڑ کا فائدہ اٹھا کہ اندر آ سکتے تھے اور پیچھے والے گیٹ پہ کم لوگوں کی وجہ سے بھی وہ داخل ہو سکتے تھے "سرلسن پیچھے والے گیٹ سے اک آدمی دو بچوں کے ساتھ سکول میں داخل ہوا ہے بچوں کے چہروں سے لگ رہا ہے کہ وہ بہت سہمے ہوئے ہیں کوئی نہ کوئی گڑبڑ ہے" ایجنٹ ایچ کی آواز دونوں کے بلوٹو تھ میں گونجی تھی "تم فالو کرو انہیں ہم بھی پہنچتے،،،، اور وہ جاکس طرف رہے؟" ایجنٹ ایس نے جلدی سے کہا "سر ان کا رخ گراؤنڈ کی طرف ہے کیونکہ زیادہ سٹوڈنٹس اور ٹیچرز وہی ہیں" ایجنٹ ایچ نے ان کا پیچھے کرتے کہا

Posted on Kitab Nagri

"جو بھی کرو لیکن وہ گراؤنڈ تک نہ پہنچنے پائیں،،،، کسی بھی طرح انہیں کلاسز کی طرف لے کر جاو،،،، اور ایجنٹ ایم تم اس بندے کو کال کرو جس نے بمب ڈفیوز کرنا ہے اور کلاسز کی طرف آنے کو کہو ہری اپ "ایجنٹ ایس نے ایجنٹ ایم اور ایچ کو حکم دیا

"ایکسیکوز می سرباٹ سنیں" وہ شخص بچوں کو لے کر آگے بڑھ رہا تھا جب ایجنٹ ایس نے اسے پیچھے سے آواز دے کر روکا تھا جس پہ اس شخص نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا

"سر میں گائیڈ رہوں،،،، اور مجھے آپ کو بھی گائیڈ کرنا ہے،،،، سو پلیز سربتاہیں آپ کے بچوں نے کس چیز میں حصہ لیا ہے؟" ایجنٹ ایس نے نہایت مہذب انداز میں اس شخص سے کہا

"نہیں انہوں نے کسی چیز میں حصہ نہیں لیا بس دیکھنے آئے ہیں" اس شخص نے ترش لہجے میں کہا

"تو سر آپ وہاں جائیں،،،، فنگشن شروع ہونے تک آپ کو وہاں رہنا ہوگا" ایجنٹ ایس نے کلاسز کی طرف اشارہ کرتے کہا

وہ شخص خاموشی سے کلاسز کی طرف بڑھ گیا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس پہ کسی کو شک ہو اور ان کا پلان چوپٹ ہو

جب کے دوسری طرف ایجنٹ ایچ کے لبوں پہ مسکراہٹ چمکی تھی شکار کو آسانی سے جال میں پھنستے دیکھ کر وہ پلٹا تھا سامنے سے آتے ایجنٹ ایس اور ایجنٹ ایم کو دیکھ کر وکٹری کا نشان بنایا

Posted on Kitab Nagri

وہ شخص کلاس روم میں داخل ہوا تو خالی کلاس روم کو دیکھ کر اس کے دماغ میں خطرے کی گھنٹی گونجی تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی ایکشن لیتا پیچھے سے ایجنٹ ایس نے اس کے سر پہ پستل سے وار کیا تھا وہ شخص بے ہوش ہو کے نیچے گر گیا تھا اور بچے اور زیادہ سہم گئے تھے

"بچوں گھبراؤ نہیں ہم آپ کو بچانے آئے ہیں" ایجنٹ ایس نے بچوں کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتے کہا "آپ لوگ آرمی والے ہیں؟" اک بچے نے معصومیت سے کہا ان دونوں بچوں کی عمریں نو سے دس سال کی تھیں

"یہی سمجھ لیں،،، گھبراؤ نہیں آپ نے اور نہ ہی اپنی جگہ سے ہلنا ہے،،، ابھی آپ سے یہ ہٹالیں گے" ایجنٹ ایس نے پیار سے کہا جس پہ دونوں بچوں نے سر ہلایا

اتنے میں وہاں اک شخص داخل ہوا یہ وہی تھا جس نے بمب ڈفیوز کرنا تھا وہ جلدی سے بچوں کی طرف بڑھا احتیاط سے جیکٹس اتاری اب جسم پہ موجود بندھے بمب کو دیکھ رہا تھا جس پہ دو تاریں تھیں سفید اور سرخ اور اس نے احتیاط سے سفید تار کو پکڑا اور اسے کاٹا جس سے بمب پہ جلتی بتی بند ہو گئی تھی پھر دوسرے بچے کے ساتھ لگے بمب کو بھی احتیاط سے ڈفیوز کیا تھا

سب نے شکر کا سانس لیا تھا دونوں بچوں کے جسم سے بمب اتارے تھے پھر خاموشی سے بچوں کو اور اس شخص کو اٹھا کر مین ایئرٹنس بھیڑ کا فائدہ اٹھا کر وہاں سے چلے گئے تھے

Posted on Kitab Nagri

ایسے ہی تو نہیں آئی ایس آئی کو دنیا کی نمبر ون ایجنسی مانا جاتا اس ایجنسی کے کم بجٹ میں زیادہ ایجنٹس ہیں
،،،،، کبھی کوئی خفیہ مشن ناکام نہیں ہوا،،،،، ریٹائرمنٹ کی کوئی مدت نہیں جب تک چاہو اپنے ملک و قوم کی
حفاظت میں لگے رہو

یہ شہزادے اللہ کے چنے ہوئے بندے جنہیں شہرت دولت سے کوئی غرض نہیں جن کا دل حب الوطنی سے
لبریز ہوتا جو خود تو اس مٹی کی حفاظت کے لیے شہید ہو جاتے لیکن اس مٹی پہ آنچ نہیں آنے دیتے جو جانتے گھر
میں بوڑھے ماں باپ انتظار کر رہے لیکن ہر چیز سے پہلے وہ اپنا فرض رکھتے اس وعدے کو نبھاتے جو انہوں نے
اپنے ملک کی مٹی سے کیا ہوتا

شہر و ملک ٹی۔وی لاؤنچ میں بیٹھا بے صبری سے ٹی۔وی کو دیکھ رہا تھا کہ کب دھماکے کی نیوز آئے گی اس کے
حساب سے اب تک تو دھماکہ ہو جانا چاہیے تھا لیکن ابھی تک کوئی نیوز نہیں آئی تھی
اس کے غصے کا گراف بڑھ رہا تھا لیکن وہ بہت ضبط سے بیٹھا ہوا تھا اتنے میں وہاں دلاور خان آیا تھا
"بولو" شہر و ملک نے ٹی۔وی پہ ہی نظریں جمائیں کہا

"س_____ سسر وہ،،،،، وہ" اسے پتہ تھا شہر و ملک غصے میں ہے اس لیے وہ بولنے سے ہچکچا رہا تھا
"جلدی بکو" اس نے دھاڑتے ہوئے کہا

"سر وہ دھماکہ نہیں ہوا وہ دونوں بچے اور ہمارا آدمی بھی لا پتہ ہے" دلاور خان نے جلدی سے کہا

Posted on Kitab Nagri

اس کی بات سنتے ہی شہر و ملک نے شیشے کی ٹیبل اٹھا کر ٹی۔ وی پہ دے ماری جس سے ٹی۔ وی اور شیشے کا میز دونوں چکنا چور ہس گئے تھے

"کیسے ہوا؟؟؟ کس نے کیا یہ؟؟ ہمارے پلین کا کسی کو نہیں پتہ تھا پھر کیسے دھماکہ ناکام ہوا کیسے؟؟؟" شہر و ملک اس کا گریبان پکڑے چیخ رہا تھا

"سریہی___ تو پتہ___ نہیں چل رہا کہ___ کس نے کیا یہ" شہر و ملک کے تیور دیکھتے وہ رک رک کے بول رہا تھا

"تو تم لوگ کہاں مرے ہوئے تھے؟؟ تم لوگوں کی ناک کے نیچے سے کوئی ہمارے بندے اور بچوں کو اڑا کے لے گیا اور تم لوگوں کو پتہ ہی نہیں چلا" شہر و ملک اس کے گریبان کو جھٹکے دیتا پوچھ رہا تھا

"سر ہم باہر ہی تھے،،، جب مقررہ ٹائم پہ دھماکہ نہیں ہوا تو ہم سکول کے اندر گئے ہم نے پورا سکول چھان مارا لیکن وہ ہمیں کہیں نہیں ملے" اس کی بات مکمل ہوتے ہی شہر و ملک نے اس کا گریبان چھوڑتے اس کی ناک پہ مکا مارا تھا اس کے بعد وہ اسے لاتوں اور گھونسوں سے مارتا رہا جب تک تھک نہیں گیا

"تم جو کوئی بھی ہو سن لو تم مجھ سے جیت نہیں سکتے،،، نہیں جیت سکتے" شہر و ملک نے چلاتے ہوئے کہا

اور وہی کہیں اور کیمرے سے اس کی حالت دیکھتے کوئی پر اسرار سا مسکرایا تھا

"ابھی تو اک اور سر پرانز تمہارا منتظر ہے شہر و ملک جسٹ ویٹ اینڈ وایج" اس نے سرد لہجے میں کہا تھا

Posted on Kitab Nagri

یہ غازی یہ تیرے پر اسرار بندے
جنہیں تو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی
دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحر اور دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

رات کا درمیانی پہر تھا ہر طرف ہو کا عالم تھا دور سے کہیں گیدڑ کے بولنے کی آواز آرہی تھی لوگ اپنے گھروں
میں سکون کی نیند سو رہے تھے

اور وہی تین سائے تیزی سے بواڑ ہو سٹل کی طرف بڑھ رہے تھے وہ مکمل سیاہ لباس میں تھے سیاہ ہی ماسک سے
چہرے کو ڈھانپے ہوئے تھے اور ہاتھوں میں بھی سیاہ گلوڑ تھے

انہوں نے محتاط نظروں سے ادھر ادھر دیکھا ہر طرف سے تسلی کر کے ہاسٹل کی دیوار پھلانگی تھی،،،،،

ہاسٹل کے مین گیٹ پہ ہی دو گارڈز اور اک کیمرہ تھا اور وہ ہاسٹل کی پیچھلی سائڈ سے ہاسٹل میں کودے تھے

انہیں گارڈز کے آنے کا کوئی ڈر نہیں تھا کیونکہ اک تو وہ تھے مین گیٹ پہ اور دوسرا اگر وہ دیکھ بھی لیتے تو بھی
انہیں سنبھال لیتے وہ

Posted on Kitab Nagri

ایجنٹ ایچ نے نہ صرف نقشہ حاصل کیا ہوا تھا ہاسٹلز کا بلکہ سب سے چھپ کے وہ روم بھی دیکھ چکا تھا جہاں ڈرگز پڑے ہوتے

ایجنٹ ایس اور ایجنٹ ایم نے بہت اچھی طرح نقشے کو دماغ میں بیٹھایا تھا کہ بعد میں کسی قسم کا کوئی بھی مسئلہ نہ ہو اب ایجنٹ ایچ کو انہوں نے مین سوئچ کی طرف بھیجا تھا کہ جب اسے ان کا میسج ملے تو وہ مین سوئچ بند کر دے

وہ دونوں بغیر کوئی آواز پیدا کیے ہاسٹل کی پیچھلی سیڑھیاں چڑھے تھے یہی پہ سٹور روم ٹائپ اک روم تھا جہاں پہ ڈرگز رکھے جاتے،،،،، ان دونوں کے ہاتھ میں بڑے بڑے تھیلے نما شاپر تھے جس میں انہوں نے ڈرگز لے کے جانے تھے

اس روم میں پہنچتے انہوں نے ایجنٹ ایچ کو میسج کیا تھا ان کے میسج پہ ایجنٹ ایچ نے مین سوئچ بند کر دیا تھا پورا ہاسٹل اندھیرے میں ڈوب گیا تھا

مین سوئچ آف ہوتے ہی انہوں نے موبائل کی ٹارچ کی روشنی میں جلدی جلدی ڈرگز شاپرز میں ڈالنا شروع کی ان کے کام مکمل کرنے تھا ایجنٹ ایچ نے وہاں آنے والے دو بندوں کو ٹھکانے لگا دیا تھا ایجنٹ ایس کا میسج ملتے ہی ایجنٹ ایچ نے مین سوئچ آن کیا تھا

پھر وہ جس خاموشی سے وہاں آئے تھے اسی خاموشی سے نکل گئے وہاں سے وہ گرلز ہاسٹل گئے اور وہاں سے بھی ڈرگز کا صفایا کر کے خاموشی سے وہاں سے نکل گئے اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی

Posted on Kitab Nagri

یہی تو خاصیت ان گمنام سپاہیوں کی جو خود کو ظاہر نہیں کرتے دنیا کے سامنے لیکن اپنے ہونے کا ثبوت دے کے جاتے کہ کوئی ہے جو اس ملک سے اپنے دل و جان سے زیادہ پیار کرتا ہے جو اپنے وطن کے لیے سر دھڑ کی بازی لگانے کے لیے کبھی نہیں چو کے گا جسے اپنے ملک کے ساتھ ساتھ اپنے ہم وطنوں کی بھی فکر ہوتی اور ان کی حفاظت کے لیے اپنی جان جو کھم میں ڈال دیتا،،،،

"گدھو،،،،الو کے پٹھو،،،،تم لوگ کیا گھاس چر رہے تھے؟" دلاور خان نے غصے سے بھرپور آواز میں کہا

وہ ماتھے کو پریشانی سے مسلتے ہوئے فون سے آتی آواز سن رہا تھا

"شہر و ملک کا عتاب سہنے کے لیے تیار رہو،،،، تم لوگوں کے کیے کی سزا مجھے بھی بھگتنی پڑے گی،،،، مرو تم سب،،،" دلاور خان نے غصے سے کہتے کال کاٹ دی

اب وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا سوچ رہا تھا کیسے شہر و ملک کو اس بارے بتائے

ابھی تک تو کل والی تواضع کے اثرات بھی نمایاں تھے پھر سے تواضع کروانے کا متحمل نہیں ہو سکتا تھا

لیکن اگر نہ بتاتا تب اس کی اچھی خاصی درگت بنی تھی اس لیے خود کو تیار کر تاجم کی طرف بڑھا جہاں شہروز ملک ایکسر سائز کر رہا تھا

اس نے دروازے پہ کھڑے ہو کر لمبا سانس کھینچا اور دروازے پہ دستک دی اجازت ملنے پہ جم میں داخل ہوا

Posted on Kitab Nagri

"دلاور خان اتنا یاد رکھنا اب اگر تم نے اپنے منحوس منہ سے کوئی بری خبری سنائی میں تمہارا منہ تو ردوں گا"
شہر و زملک نے اسے سرد لہجے میں ورن کیا

اس کی وارنگ پہ اک لمحے کو تو دلاور خان کی ریڈ کی ہڈی میں اک سرد لہر دوڑی تھی

لیکن وہ مجبور تھا چاہے منہ ٹوٹا یا ہاتھ پیر ٹوٹے اسے بتانا ہی تھا

"سرخبر واقعی ہی بری ہے" اس نے سر جھکائے کہا

"بکو" شہر و زملک نے غراتے کہا

"سردونوں ہاسٹلز سے بڑی تعداد میں ڈرگز غائب ہیں" اس کی بات پہ شہر و زملک کے چہرے کا رنگ کاڑا تھا

"کیا بکو اس کر رہے ہو؟" اس نے دلاور خان کے گریبان کو پکڑتے چیختے کہا

"یہی سچ ہے سرا بھی اک بندے کی کال آئی تھی دونوں ہاسٹلز سے ڈرگز بھی غائب ہیں اور کچھ بندے بھی

مرے ہوئے ہیں" دلاور خان نے اسے بتایا

www.kitabnagri.com

"کون ہے؟ اس سب کے پیچھے کون ہے؟ پہلے دھماکہ اب ڈرگز غائب،،،، کون کر رہا ہے؟ سب؟ پتہ

لگاؤ،،، مجھے جلد سے جلد اس شخص کا پتہ چاہیے" شہر و زملک نے دلاور خان سے کہا جس پہ اس نے سر ہلایا

"سراک بات کہوں؟ دلاور خان نے جھجھکتے ہوئے کہا تو شہر و زملک نے بس سر ہلایا

Posted on Kitab Nagri

"سریہ سب چندو کے آنے کہ بعد سے شروع ہوا مجھے تو لگتا ہے،،،،،،،،،، اس نے بات ادھوری چھوڑی اس کی بات سن کے شہر وز ملک کے ماتھے پہ بل پڑے تھے

"اسے ابھی فون کر کے بلاؤ اور کہو جلد سے جلد یہاں آئے" اس نے دلاور خان کو کہا اور اسے وہاں سے جانے کا کہا

"کون ہو سکتا ہے جو ہاتھ دھو کے پیچھے پڑ گیا ہے؟؟؟" وہ ماتھے کو مسلتے ادھر سے ادھر چکر لگاتے سوچ رہا تھا

"تم جو بھی ہو چھوڑو گا نہیں میں تمہیں،،،،، نہیں چھوڑوں گا" اس نے غصے سے مٹھیاں بھینچی تھیں

"ارے صفا وہ دیکھو تمہارا فقیر" زرش نے یونی کے گیٹ پہ بیٹھے فقیر کو دیکھتے شرارت سے صفا کو کہا جو کہ بک کو رٹا مارنے میں مصروف تھی

"در فٹ منہ تمہارا" اس کی بات سن کے صفائی نے اسے بک مارتے کہا جبکہ حیا کا قہقہہ بے ساختہ تھا

"ارے یار کل تم ہی پوچھ رہی تھی کہ فقیر کہا ہے مجھے نظر آ گیا تو بتا دیا تمہیں" زرش نے معصومیت سے آنکھیں جھپکتے کہا

"مرو تم،،،،، ویسے پوچھ کے آنا چاہیے اس سے کہ کہا بڑی تھاکل "صفانے ان دونوں کو آنکھ مار کے کہا اور فقیر کی طرف چل دی

Posted on Kitab Nagri

جبکہ پیچھے سے ان دونوں نے نفی میں سر ہلایا تھا کہ کچھ نہیں ہو سکتا اس لڑکی کا

"ہاے باباجی کل کہا تھے آپ؟" صفا نے اس سے ایسے سے پوچھا جیسے برسوں کی شناسائی ہو

باباجی نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا مگر بولا کچھ نہیں

"ارے باباجی آپ تو جواب ہی نہیں دے رہے،،،،، چلیں کوئی نہیں فحالی تو میری کلاس ہے میں جارہی

ہوں پھر باے باباجی" صفا فقیر سے کہتی وہاں سے چلی گئی

جبکہ باباجی نے اتنی جلدی جان چھوٹ جانے پہ شکر کا کلمہ ادا کیا

"یار کیا ملتا ہے تمہیں یہ سب کر کے؟ حیا نے اس سے پوچھا اس کا اشارہ فقیر کی طرف تھا

"یار تمہاری طرح زیادہ تو نہیں کچھ ناول میں بھی پڑھے اس پر فقیر کبھی کبھی سیکرٹ ایجنٹ بھی نکل آتے" اس

نے دانت نکالتے ہوئے کہا

"بیٹا شہر میں ہزاروں کی تعداد میں فقیر تو کیا وہ سارے ایجنٹس ہیں؟" حیا نے اسے گھورت کہا

www.kitabnagri.com

"سارے تو نہیں کیا پتہ اک آدھ ہو ہی" صفا نے ڈھٹائی سے کہا

"اچھا اس بحث کو چھوڑو کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے" اس سے پہلے کے حیا کچھ کہتی زرش نے ان کی توجہ ٹائم کی

طرف دلائی تو ان دونوں کو بھی خیال آیا کہ ابھی کلاس لینی ہے

Posted on Kitab Nagri

شہر و ملک کے آدمی اس وقت گاؤں میں چندو کے دروازے پہ کھڑے تھے اور دھڑادھڑ دروازہ بجا رہے تھے

"ارے بھی کون ہے؟ صبر کرو آ رہا ہوں" اندر سے چندو کی آواز آئی

"ارے تم لوگ وہ بھی اتنی صبح؟" دروازے کھولتے آگے کھڑے شہر و ملک کے آدمیوں کو دیکھتے اس نے نیند سے بھری آنکھوں کو مسلتے کہا

"چلو ابھی ہمارے ساتھ،،،، شہر و سر کا حکم ہے تمہیں ابھی کے ابھی ان کے سامنے لایا جائے" ان میں سے اک بولا

"پر کیوں؟ ابھی کل ہی تو میں آیا ہوں" چندو نے حیرت سے بھری آواز میں کہا

"یہ تو وہی جا کر پتہ چلے گا،،،،، اور اب زیادہ سوال جواب نہ کر اور ہمارے ساتھ چل" اسی آدمی نے پھر کہا

"اک منٹ میں اپنی اماں کو بتا آؤں اور جو تا بھی پہن آؤں" چندو نے کہا

وہ اس وقت ننگے پاؤں کھڑا تھا ان کے سر ہلانے پہ وہ اندر گیا اور دو منٹ بعد واپس آیا اور ان کے ساتھ چل دیا

تقریباً گھنٹے ڈیڑھ بعد وہ شہر و زولا کے گیت موجود تھے وہ آدمی اسے لیے سیدھا ڈرائنگ روم میں گئے تھے جہاں شہر و ملک بیٹھا انہی کا انتظار کر رہا تھا

"آؤ چندو آؤ تمہارا ہی انتظار تھا،،،،، بیٹھو،،،،، اور جو میں پوچھو اس کا بالکل صحیح جواب دینا" شہر و ملک نے سرد آواز میں چندو سے کہا

Posted on Kitab Nagri

"جی صاحب جی" چندونے ڈرتے ڈرتے کہا

"تمہارا تعلق ایجنسی سے ہے نا؟" وہی سرد آواز گونجی تھی

"صاحب یہ ایجنسی کیا ہوتی؟ اور اپن کا اس سے کیا تعلق؟" چند و نے نہ سمجھی سے شہر و ز ملک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

اس کے یہ کہنے کی دیر تھی کہ شہر و ملک نے اس یہ گھونسو اور لالتوں کی بارش کر دی تھی

"بتاؤ،،،،، تم مجھے اپنی باتوں میں نہیں الجھاسکتے،،،،، اگر تم نے مجھ سے جھوٹ بولنے کی کوشش کی تو جان سے مار دوں گا" شہروز ملک نے اسے مارتے ہوئے کہا

"صاحب مجھے سمجھ نہیں آرہا آپ اپن کو کیوں مار رہے ہو؟ اور جس کو آپ زکر رہے،،،،، کیا نام ہے،،،،؟"
ہاں ایجنسی،،،،، اپن نے آج نام ہی پہلی دفعہ سنا،،،،، اس سے پہلے تو اپن کو پتہ بھی نہیں تھا کہ ایسی بھی کوئی بلا
ہوتی ہے "چند دن روتے ہوئے کہا تھا

"اگر تمہیں کچھ نہیں پتہ تو میرے ڈرگزر کہاں گے یونی سے؟؟؟ دھماکہ کیسے ناکام ہوا؟؟؟" شہر و ملک نے

اس کے بال مٹھی میں جھکڑتے اس کا سر اونچا کرتے اس کی آنکھوں میں دیکھتے دھاڑتے ہوئے پوچھا

"صاحب اپن توکل پڑیاں وہ پڑھنے والی جگہ دے کر اپنے گاؤں چلا گیا تھا،،،،،اپن کا اس سے کیا تعلق؟ اپن

کو اس بارے کچھ پتہ بھی نہیں "چندو کے لہجے میں سیجائی صاف جھلک رہی تھی

Posted on Kitab Nagri

"تم کچھ دن اس ولا سے باہر قدم بھی نہیں رکھو گے،،،، پھر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا،،،، پھر تمہیں مجھ سے کوئی بچہ نہیں پائے گا" اس کے منہ پہ آخری مکہ مارتے شہر وز ملک وہاں سے نکل گیا اس کے جاتے ہی چندو کے چہرے پہ پراسر اسی مسکراہٹ چمکی تھی جسے وہ کسی کے دیکھنے سے پہلے ہی سمیٹ چکا تھا

شہر وز ملک کے آدمی چندو کو اک کمرے میں بند کر گئے تھے اب اسے انتظار رات کا تھا تاکہ اپنے لگائے گے ہڈن کیمرہ اتارنے تھے

وہ شہر وز ملک کو شک کرنے کا کوئی موقع نہیں دینا چاہتا تھا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ان کا بنا بنایا کھیل خراب ہو سکتا تھا

یہ ہی سب سوچتے وہ اپنے مشن کے سٹارٹ میں گیا تھا کہ کیسے انہوں نے شہر وز ملک کو گھیرنے کا منصوبہ بنایا تھا

ڈیڈھ_ ماہ_ پہلے

وہ تینوں اس وقت میجر حنین کے آفس میں بیٹھے ہوئے تھے کل سے انہوں نے باقاعدہ اپنے مشن کا آغاز کرنا تھا

"لسن جینٹل میسنز،،،،، ہم نے ہر طرف سے شہر وز ملک کو گھیرنا ہے تاکہ اس کے پاس بچ کے بھاگنے کا کوئی راستہ نہ بچے،،،، اس کے لیے میرے پاس تین ٹارگٹ ہیں" میجر حنین کی سنجیدہ آواز گونجی تھی

Posted on Kitab Nagri

اس وقت تینوں کے چہروں میں سنجیدگی چھائی ہوئی تھی کام کے ٹائم پہ وہ اپنی دوستی کو اک طرف رکھ کے بس خود کو اس ملک کے بیٹے سمجھتے تھے

"جیسے کہ اس مشن میں ہم تین بندے ہیں،،،،، اسی حساب سے میرے پاس تین کام ہیں،،،،،"

اک ہمیں یونی میں جو لوگ اس کام میں انوالو ہیں ان کی نشاندہی کرنی ہے،،،،، دوسرا ہاسٹلز میں جو اس کے ساتھی ہیں ان کو بھی پکڑنا ہے،،،،، اور اس کے باقی بھی کالے دھندوں کا پتہ لگانا ہے،،،،، "وہ تھوڑی دیر کے لیے رکا

"یہ تینوں کام ایسے ممکن ہو سکتے ہیں کہ ہم تینوں میں سے اک یونی ٹیچر بن کے جائے اور یونی والوں کا پتہ لگائے،،،،، اک یونی کے گیٹ پہ فقیر بن کے بیٹھے اور ہاسٹلز میں آنے جانے والوں پہ نظر رکھے اور کوئی موقع ملتے اندر کی صورت حال کا بھی جائزہ لے،،،،، اور اک شہر وز ملک کا اعتماد جیت کر اس کا رائیٹ ہینڈ بنے جس پہ اسے اندھا اعتماد ہو جائے،،،،، کیسا ہے آئیڈیا؟" میجر حنین نے اپنی بات مکمل کرتے ان دونوں کی رائے مانگی

"بہت زبردست ہے سر" دونوں نے یک زبان کہا

"لیکن سر کون کس گیٹ میں ہوگا؟" میجر فردان نے پوچھا

"شہر وز ملک کے رائیٹ ہینڈ بننے میں سب سے زیادہ خطرہ ہے،،،،، وہ میں خود بنوں گا،،،،، اور باقی ٹیچر اور فقیر میں آپ خود چوز کر لیں گے کس کو کیا بننا ہے" میجر حنین نے اپنا بتا کر ان کی چوائس ان ہی پہ چھوڑ دی تھی

Posted on Kitab Nagri

"سر بچوں کے ساتھ میں اپنا دماغ بالکل نہیں کھپا سکتا آپ کو پتہ مجھے کتنی جلدی غصہ آجاتا،،،، اور یونی سٹوڈنٹس کا تو آپ کو پتہ ہی کتنے بگڑے ہوئے ہوتے،،،،، میجر فردان ٹھنڈے دماغ کے وہ کر لیں گے ہینڈل،،،، اس لیے میں فقیر بنوں گا" میجر ارتضیٰ نے کہا

"او کے سر میں ٹیچر بن جاؤں گا نواشو" میجر فردان نے سر ہلاتے کہا

"گڈ،،،، آپ لوگ یہ کبھی مت سوچیے گا کہ ہم کیا تھے اور کیا بن گے،،،،، اس مشن کے دوران اتنا یاد رکھیے گا آج ہم جو کچھ بھی ہیں اس وطن کی وجہ سے ہیں،،،، اس کے لیے ہم جو کچھ بھی کریں وہ کم ہے،،،، اگر کبھی کوئی ایسی سوچ آئی کہ ساری آسائشات کو چھوڑ کر ہم یہ کیا بن گئے ہیں،،،،، تو اک دفعہ اس مٹی کے سارے احسانات یاد کر لیں گے،،،،، اس مٹی نے ہمیں اپنے اوپر کھیلایا ہے،،،، اس وطن نے ہمیں رہنے کی جگہ دی،،،، ہمیں آزادی سے جینے کا حق دیا ہے،،،،، جب یہ سوچیں گے تو آپ کو کچھ مشکل نہیں لگے گا،،،،، مجھے امید ہے آپ لوگ ایسا ہی کچھ کریں گے" میجر حنین نے انہیں مشن کے دوران آنے والی مشکلات کا سامنا کرنے کے لیے سمجھاتے ہوئے کہا اور آخر میں ان سے پوچھا

www.kitabnagri.com

"انشاء اللہ سر" دونوں نے جوش سے بھرپور آواز میں کہا

"نعرہ تکبیر،،،،" میجر آواز نے اونچی آواز میں کہا

"اللہ اکبر،،،،" دونوں نے اس بھی اونچی آواز میں کہا

"پاکستان،،،،،" میجر حنین کی آواز جذبات سے بھرپور تھی

انہیں ایجنٹ نیم ان کے نام کی بجائے سر نیم سے آلات کیے گئے تھے،،، میجر حنین سکندر "ایجنٹ ایس" میجر
ار ترضی حیدر "ایجنٹ ایچ" اور میجر فردان مصطفیٰ کو "ایجنٹ ایم" کا نام ملا تھا

سر پہ لپیٹے کفن اب لڑیں گے وطن
تیری بقا کے لیے اب مر مٹیں گے وطن

انہوں نے مشن کے سٹارٹ میں اک ٹائم سیٹ کیا تھا کہ اس ٹائم اک دوسرے سے رابطہ کریں گے اور بات کریں گے اور تینوں نے گھڑیاں پہن رکھیں تھیں جو کہ اک دوسرے سے کنکٹیڈ تھیں وہ گھڑیاں دیکھنے میں بالکل عام سی تھیں تاکہ کسی کو شک نہ ہو

باقی دونوں کی توخیر تھی لیکن ارتضیٰ کو زیادہ احتیاط برتنی پڑتی کہ کوئی گھڑی نہ دیکھ لے،،،، کیونکہ فقیر ہو کہ پھٹے پرانے کپڑے پہن کے جی ہاتھ میں گھڑی پہنی ہوئی،،،، اور لوگ تو ویسے بھی چھوٹی چھوٹی باتوں کو بھی نہیں چھوڑتے

Page 63

Posted on Kitab Nagri

پھر انہوں نے پلان بنا کے پہلے بمب ڈفیوڈ کر کے ان کا منصوبہ ناکام بنایا پھر اسی رات کو ہاسٹلز سے ڈرگز غائب کر دیے اور کیمرے سے دیکھتے اس کی حالت سے مزا لیا تھا

آنے سے پہلے وہ اپنے کمرے جو کہ شہر وزولا میں تھا سے چیز لپٹا پ وغیرہ سب کچھ لے آیا تھا کیونکہ اسے پتہ تھا سب سے پہلے شک اسی پہ ہی جائے گا

چاہتا تو گھر میں لگے کیمرے بھی اتار کے لاسکتا تھا لیکن اسے شہر وز ملک کی پہلی ہار پہ اس کے تاثرات دیکھنے تھے اس لیے وہ نہیں اتارے تھے

اس نے سب کو اک بات اچھی طرح سمجھا دی تھی اگر میں نہ بھی ہوں تو تب بھی اس کے ڈرگز غائب ہونے چاہیے ہر روز یونی سے تاکہ اس کا شک زیادہ گہرا نہ ہو چند وہ

ہاسٹلز سے کام ختم کرنے کے بعد وہ سیدھا گاؤں کے لیے نکلا تھا کیونکہ اسے پتہ تھا کل پہلا بلاوا اسی کے لیے آئے گا اس لیے اس نے خود کو ہر چیز کے لیے تیار کیا ہوا تھا

اور ایسا ہی ہوا تھا سب سے پہلے اسی کو طلب کیا گیا تھا اس نے اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کی تھی شہر وز ملک کو مطمئن کرنے کی

اور جو اس نے مار کھائی تھی وہ اس کے لیے عام بات تھی کیونکہ ان کی ٹریننگ اتنی سخت کی جاتی کے اتنی سی مار ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی تھی

Posted on Kitab Nagri

"یار حیا تمہیں آرمی والوں سے اتنی محبت کیوں ہے؟ یار ہمیں بھی ہے لیکن تمہیں تو کچھ زیادہ ہی ہے" زرش نے حیا سے پوچھا اس وقت وہ فری کلاس کی وجہ سے گراؤنڈ میں بیٹھی تھیں

"پتہ نہیں یار مجھے خود نہیں پتہ میں اتنی پاگل کیوں ہوں آرمی کے پیچھے،،،،،،،،،، بس اک عجیب سے انسیت ہے آرمی والوں سے،،،،،،،،،، میں جب بھی کہیں کوئی فوجی دیکھتی ہوں میں حد سے زیادہ جذباتی ہو جاتی ہوں بلکہ یہ کہنا ٹھیک ہو گا پاگل ہو جاتی ہوں" حیا آنکھیں بند کر کے اک جذب سے بول رہی تھی

"ان میں کچھ ہے یار،،،،،،،،،، اللہ نے انہیں ایویں تو محافظ نہیں بنایا نہ،،،،،،،،،، ان میں کوئی توبات ہے نہ یار کہ پوری دنیا میں پاک آرمی کا نام جانا جاتا،،،،،،،،،، اس کے ایجنٹس کو دنیا کے نمبر ون ایجنٹس مانا جاتا،،،،،،،،،، پتہ ہے کیوں؟" اس نے بولتے بولتے ان کی طرف دیکھا جو غور سے اسے سن رہی تھی

"کیونکہ ان کے پاس صرف دو باتیں ہوتیں ہیں مر گئے تو "شہید" بنج گئے تو "غازی" یہ ہی باتیں انہیں کچھ بھی کر جانے کا جذبہ دیتی،،،،،،،،،، اگر اتنے دشمن ہونے کے باوجود یہ ملک قائم ہے تو صرف و صرف اللہ کے فضل و کرم اور ان جوانوں کی بدولت جو اس ملک کی حفاظت کے لیے ہر دم اپنی جان ہتھیلی پہ لیے گھومتے ہیں،،،،،،،،،، کبھی یہ سرحد پہ کھڑے ہوتے جہاں کوئی بھی گولی کبھی بھی آپ کو مقدر بن سکتی یہ سب جانے کے باوجود یہ کھڑے رہتے،،،،،،،،،، کبھی یہ گمنام سپاہی بھیس بدل کر دشمنوں کی صفوں میں گھس جاتے یہ بھی پتہ ہوتا یہ بہت ر سکی ہے اگر پکڑے گئے تو بہت براٹار چر سہنا پڑے گا شاید کبھی گھر والوں کو بھی نہ مل سکیں لیکن پھر بھی اپنے وطن کے لیے سب کچھ کر جاتے،،،،،،،،،، یہی بات مجھے ان کا گرویدہ بناتی ہے،،،،،،،،،، مجھے اس وردی سے عشق ہے یار،،،،،،،،،، وہ وردی کوئی عام وردی نہیں،،،،،،،،،، کوئی عام سے عام انسان بھی اسے پہن لے نہ وہ

Posted on Kitab Nagri

خاص ہو جاتا ہے "وہ بولی جا رہی تھی اور وہ دم سادھے اسے سن رہی تھیں اس کے لہجے میں محبت عقیدت اور احترام صاف محسوس کیا جاسکتا تھا

وہ ایسی ہی تھی پاک آرمی اور پاکستان کے نام پہ جذباتی ہو جانے والی،،،،، اپنے ملک اور اپنے ملک کے محافظوں کے بارے میں تو کچھ غلط سن ہی نہیں سکتی تھی

"ویسے حیا اگر تمہاری شادی فوجی سے نہ ہوئی تو؟" صفانے سنجیدگی سے پوچھا تھا جس پہ وہ تھوڑی دیر خاموش رہی

"کوئی بات نہیں،،،،، اللہ کی رضا سمجھ کے قبول کر لوں گی،،،،، ضروری تو نہیں مجھے فوجیوں سے عشق ہے تو میری شادی بھی فوجی سے ہو،،،،، ہاں میرا عشق جنوں فوجیوں کے لیے ہمیشہ ایسے ہی رہے گا" حیانے بھی سنجیدگی سے جواب دیا

"ویسے میرے پاس اک اور بھی آئیڈیا ہے" حیانے شرارت سے بھرپور آواز میں کہا اس سے زیادہ دیر سنجیدہ نہیں رہا جاتا تھا

"کیا؟" دونوں نے اکٹھا کہا

"یہی کے میں اپنے بچوں کو آرمی میں بھیجوں گی" اس نے دونوں کو آنکھ مارتے کہا جس پہ دونوں نے نفی میں سر ہلایا کہ کچھ نہیں ہو سکتا اس کا

Posted on Kitab Nagri

اس وقت رات کا آخری پہر چل رہا تھا اور میجر حنین کمرے میں چکراتے کمرے سے نکلنے کی سکیم سوچ رہا تھا وہ کیمرے اتارنے کا کام رات کے درمیانی پہر میں بھی کر سکتا تھا لیکن اسے پتہ تھا ضرور اس کی جاسوسی کے لیے بندے چھوڑیں ہوں گے اس لیے وہ کوئی رسک نہیں لے سکتا تھا

اور اب جب فجر ہونے میں تھوڑی سی دیر تھی اسے یقین ہو چلا تھا کہ اب کوئی نہیں ہو گا اس نے کیمرے اتارنے کا سوچا تھا

اس نے گھڑی پہ ٹائم دیکھا اور واشروم کی طرف بڑھا اس کا ارادہ تہجد پڑھنے کا تھا واشروم سے وضو کر کے آکے بیڈ پہ پڑی چادر اتار کے فرش پہ بچھائی اور تہجد پڑھی اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے "اے اللہ اے اس دو جہان کے پروردگار سب تعریفیں تیرے لیے ہیں تو رحیم کریم علیم غفور و شکور ہے میں تیرا گنہگار بندہ ہوں میرے مولا،،،،، میرے گناہ معاف فرما،،،،، اے اللہ تو جانتا ہے میں کس لیے اپنے گھر والوں دوستوں سب سے دور ہوں،،،،، میرے مولا مجھے کامیاب کرنا،،،،، میں اس وطن سے جو وعدہ کیا ہے اسے وفا کرنے کی توفیق دینا" اور پھر آمین کہہ کے منہ پہ ہاتھ پھیرا تھا

اب اسے تھوڑا سکون حاصل ہوا تھا اب وہ باہر جانے کا سوچ رہا تھا

اس نے دروازے سے کان لگا کر باہر سے سن گن لینے کی کوشش کی جب اس کوئی آواز نہ آئی تو اس نے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی کے کوئی چیز مل جائے

Posted on Kitab Nagri

اس نے بیڈ کے سائیڈ ٹیبل کا دروازہ کھولا سامنے ہی اک کارڈ پڑا تھا جس پہ کسی فرنیچر کے شوروم کے کنٹیکٹ نمبر لکھے تھے اسے دیکھ کے اس کی آنکھیں چمکی تھیں جلدی سے اسے پکڑ کر دروازے کی طرف بڑھا

کارڈ کو دروازے کے لاک میں پھنسا کر تھوڑا آگے کو دبایا اور اک سائیڈ پہ گھمایا اور کلک کی آواز سے لاک کھل گیا تھا

وہ ایک منٹ تک سٹل ویسے ہی کھڑا رہا جب باہر سے کوئی آواز نہ آئی تو اس نے آہستگی سے دروازہ کھولا اور دبے قدموں باہر نکلا تھا

سارا ولانڈ ہیرے میں ڈوبا ہوا تھا کچھ سیکنڈز لگے تھے اس کی آنکھوں کو اندھیرے سے مانوس ہونے میں اس نے ولا کا پورا نقشہ دماغ میں بٹھایا ہوا تھا اسی دن کے لیے

اس لیے اسے اندھیرے میں بھی کیمرے والی جگہ آسانی سے مل گئی تھی اس نے جلدی جلدی کیمرے اتارے تھا اور دبے پاؤں واپس کمرے کی طرف بڑھا تھا

کمرے کے دروازے پہ کھڑے ہو کر اک سیکنڈ پہرے داروں پہ نظر ڈالی اور نفی میں سر ہلایا کہ اتنے لا پرواہ پہر دار

پھر آہستگی سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اور جس طریقے سے دروازہ کھولا تھا ویسے ہی بند بھی کر دیا اور کارڈ کو واپس اس کی جگہ پہ رکھا تھا

Posted on Kitab Nagri

اب اسے کیمروں کو ٹھکانے لگانا تھا کیونکہ وہ کوئی رسک نہیں لے سکتا تھا ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ فجر کی آذان کی آواز آئی آذان کا جواب دینے کے بعد اس نے واشر و مح کا ٹرچ کیا

واشر و مح جا کر اس نے پہلے شاور فل آن کیا پھر کیمروں کو نیچے رکھا اور اپنے شوز میں مقید پاؤں مارے شاور اس نے اس لیے آن کیا تھا آواز باہر نہ جائے

کیمرے توڑنے کے بعد اس نے جس سوراخ سے شاور کا پانی نالی میں جاتا اس میں پھینک دیے تھے

پھر شاور لے کر اس نے نماز پڑھی اور اللہ کا شکر ادا کیا

نماز ادا کر کے وہ جلدی سے صوفے کی طرف بڑھا اور پیچھے سر لٹکا کر بیٹھ گیا کیونکہ اسے یہ شو کروانا تھا کہ وہ صوفے پہ بیٹھے بیٹھے سو گیا ہے

اسے کمرے میں بند ہوئے تین چار دن گزر چکے تھے تین ٹائم اس کو کھانا پہنچا دیا جاتا تھا اس کا تعلق باہر کی دنیا سے تقریباً گٹ چکا تھا

اسے پہلے ہی اندازہ تھا ایسا ہی کچھ ہونا ہے اس لیے اس نے میجر ار ترضی اور میجر فردان کو بھی کہا تھا جب تک وہ خود رابطہ نہ کرے کوئی اس سے رابطہ کرنا کی کوشش نہ کرے

دوسری طرف شہر و ملک کو چند وہ پہ شک تھا لیکن اتنا گہرا نہیں تین چار دن ہو گئے تھے اسے چند و کو کمرے میں بند کیے لیکن اسے قید کرنے کے باوجود اس کے ڈرگنز سٹلز غائب ہو رہے تھے

Posted on Kitab Nagri

اس نے ہاسٹلز کے ارد گرد اپنے آدمی بڑھا دیے تھے لیکن پھر بھی اس کے بندوں کو چکما دے کروہ لوگ ڈر گز
لے کر غائب ہو جاتے تھے

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اس کی فائل ایجنسی میں کھل چکی ہے یا اس کا کوئی دشمن یہ کر رہا جتنا وہ سوچ رہا تھا اتنا
ہی الجھ رہا تھا

اس نے چند وہ بھی کڑے پہرے لگائے تھے پہلے دن وہ خود رات دو بجے تک بیٹھا رہا تھا بقول اس کے اگر وہ
غدار ہو تو یقیناً اس نے کیمرے لگائے ہوں گے شہر و زولا میں انہیں اتارنے ضرور آئے گا تا کہ ہمارے ہاتھ
کوئی ثبوت نہ لگے

لیکن وہاں سے بھی اسے ناکامی ہوئی کیونکہ ایسا کچھ نہیں ہوا تھا نہ ہی چند و کمرے سے نکلا تھا اور نہ ہی اس نے
کوئی ایسی حرکت کی تھی کہ اس پہ شک کیا جاسکے

دو بجے وہ اٹھ کے چلا گیا تھا اور اپنے آدمیوں کو کہا تھا دھیان رکھے اس پہ صبح اس کے آدمیوں نے اسے بتایا تھا
کہ چند و رات بھر کمرے سے باہر نکلا تھا لیکن یہ الگ بات تھی کہ وہ خود اس کے نکلنے کا انتظار کرتے کرتے سو
گئے تھے انہیں پتہ ہی نہیں چلا وہ کب اپنا کام کر گیا

یہ سب سن کے اور ڈر گز کے مسلسل غائب ہونے کی وجہ سے اسے یقین ہو گیا تھا اس سب کے پیچھے چند و کا کوئی
ہاتھ نہیں

Posted on Kitab Nagri

اس وقت وہ لاؤنج میں بیٹھا کسی گہری سوچ میں ڈوبا تھا اور پاس ہی دلاور خان اپنے ہاتھ باندھے سر جھکائے کھڑا تھا

"خان چندو کو لے کر آؤ یہاں" اچانک اس نے دلاور خان سے کہا جس نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کمرے کی طرف چل دیا جہاں چندو تھا

کمرے کے باہر کھڑے دو آدمیوں سے اسے باہر لانے کا کہا وہ لے کر آئے تو اسے لیے لاؤنج میں داخل ہوا

"صاحب جی اپن نے کچھ نہیں کیا،،،،، اپن کو ماریے گامت "لاؤنج میں داخل ہوتے ہی چند ونے ہاتھ جوڑتے

شہر و ملک سے کہا ڈر صاف اس کے چہرے پہ نظر آرہا تھا

"نہیں ماروں گا مگر،،،،،،،،،، اس نے بات ادھوری چھوڑی تھی اور ساتھ ہی چند کی سانسیں اٹکی تھیں

"مگر پہلے تم بتاؤ تم کس کے ساتھی ہو؟" شہر و ز ملک کا شک کم ضرور ہوا تھا لیکن وہ پھر بھی اپنی اچھی طرح تسلی

کر لینا چاہتا تھا

Kitab Nagri

"صاحب جی پہلے بتایا تو تھا اسے کے بارے جس کے ساتھ اپن کام کرتا تھا پھر آپ کے ہی کہنے پہ تو اپن اسے چھوڑ کر آپ کے ساتھ شامل ہوا تھا" چندونے بے بسی سے کہا

"دیکھو چند واگر تم اس سب میں ملوث ہو تو ابھی بتا دو شاید تھوڑی رعایت دے دوں،،،،، لیکن اگر بعد میں مجھے پتہ چلا کہ تم اس سب میں شامل تھے تو زندہ نہیں چھوڑوں گا تمہیں" شہر و ملک نے طیش سے اس کا گریبان پکڑتے کہا

Posted on Kitab Nagri

اس کی بات پہ چند دل ہی دل میں طنزیہ مسکراہیہ کے "رعایت نہیں دوگے وہ بھی تم رعایت تو تمہیں میں نہیں دوں گا" لیکن چہرے وہ ہی بے بسی کے تاثرات چھائے تھے

"صاحب جی آپ اپن کو نکال دیں یا مار دیں،،،،، اپن آپ کے کہنے پہ ہی آپ کے ساتھ شامل ہوا تھا،،،،، لیکن کیا فائدہ اپن کا ایسا کرنے کا کیونکہ آپ کو اپن پہ یقین ہی نہیں ہے "چندو نے افسردگی سے کہا

"صحیح ہے کر رہا ہوں تمہاری بات پہ یقین،،،،، لیکن اگر مجھے زرا سی بھنک بھی پڑی کہ تم ان سب میں شامل تھے تو چھوڑوں گا نہیں تمہیں "شہر و ملک نے اسے وارن کرتے کہا

"صاحب جی اپن نے پہلے بھی کہا تھا اپن غداری نہیں کرتا اور ابھی بھی یہی کہوں گا اپن غدار نہیں ہے "چندو نے کہا جس پہ شہر و ملک نے سر ہلاتے اسے وہاں سے جانے کا کہا

"اس پہ نظر رکھنا "چندو کے لاؤنج سے نکلتے شہر و ملک نے دلاور خان سے کہا

"جی سر "دلاور خان نے سر جھکائے مودب لہجے میں کہا شہر و ملک نے اسے بھی وہاں سے جانے کا کہا اور پھر سے کسی سوچ میں ڈوب گیا

www.kitabnagri.com

دن اپنی مخصوص رفتار سے گزر رہے تھے اور حیا کو لگ رہا تھا کہ اس کی زندگی اک جگہ پہ رک سی گئی ہے وہ لگی بندھی روٹین گھر سے یونی اور یونی سے گھر بس یہی روٹین تھی

اس دن کے بعد سے چچی بھی ان کے گھر کی طرف نہیں رخ نہیں کیا تھا دوبارہ اسے لگا تھا چچی کو عقل آگئی ہوگی

Posted on Kitab Nagri

لیکن ابھی یونی سے آئی تو آگے چچی بیٹھی ہوئی تھیں انہیں دیکھتے اس کا دماغ خراب ہوا تھا لیکن ضبط کرتے انہیں سلام کر کے روم میں جانے لگی تھی کہ چچی کو آواز پہ اس کے قدم رکے تھے

"ارے بیبی ہمارے ساتھ کونسے کانٹے لگے ہیں جو تم ہمارے ساتھ بیٹھنا پسند نہیں کرتی" چچی نے طنزیہ آواز میں کہا

"میں یونیورسٹی سے تھکی آتی ہوں اس لیے آکر کچھ بھی کیے بغیر کسی سے بھی ملے بغیر پہلے آرام کرتی ہوں" اس نے غصہ ضبط کرتے کہا تھا

اس دوران ندرت بیگم خاموش تماشائی بنی بیٹھی تھیں

"ہاں وہاں لڑکوں کو ادائیں دیکھاتے تھک جو جاتی ہو،،،، اس لیے آکر آرام کرنا بھی ضروری ہوتا ہے" چچی کے یہ کہتے دونوں ماں بیٹی کے چہرے غصے اور دکھ سے لال ہوئے تھے

"چچی،،،، نگینہ" حیا اور ندرت بیگم نے اکٹھے تقریباً چیختے ہوئے کہا تھا

"ارے صحیح ہی تو کہہ رہی ہوں،،،،،، امیر لڑکوں کو پھانسنے کا تم لوگوں کو شوق ہے،،،،،،،، اک پہ بچپن سے ہاتھ صاف کر کے بیٹھی ہو،،،،،،،، اور اب بھی یہ یونیورسٹی اسی لیے ہی جاتی ہو،،،،،، اور اسی لیے تو ہمیں مسلسل انکار کر رہی ہو،،،،،،،، تم لوگوں کو کیا لگتا ہے کہ ہمیں پتہ نہیں ہے" چچی نے طنز کے تیر چلاتے کہا تھا جس سے دونوں کے سینے چھلنی ہوئے تھے

"آپ ہوش میں تو ہیں چچی؟؟؟ آپ کو پتہ ہے آپ کیا کہہ رہی ہیں؟" حیا نے سنبھلتے کہا تھا

Posted on Kitab Nagri

"ہاں تو یہی کیا غلط کہہ رہی ہوں،،،، پوچھو اپنی ماں سے کیا تمہارا نکاح بچپن میں نہیں کروایا اس نے وہ بھی اک امیر آدمی کے بیٹے سے "چچی نے سچ میں اپنے مطلب کا جھوٹ شامل کرتے کہا تھا

ان کی بات سن کے حیا حیرت سے اپنی جگہ ساکت ہوئی تھی اور بے یقینی سے ندرت بیگم کی طرف دیکھا تھا

"نگینہ جاؤ تم یہاں سے،،،،، اور آئندہ میرے گھر قدم بھی مت رکھنا" انہوں نے چچی کو باہر کا راستہ

دیکھاتے کہا تھا

ان کے کہنے پہ چچی منہ بناتی وہاں سے چلی گئی تھیں کیونکہ انہوں نے جو کرنا تھا وہ کر چکی تھیں اس لیے اب وہاں رہنے کو کوئی مقصد نہیں تھا

ان کے جاتے ندرت بیگم گہرا سانس بھرت حیا کی طرف متوجہ ہوئی تھیں جو ساکت و جامد اپنی جگہ پہ کھڑی تھی

"حیا،،،، میرے بچے" انہوں نے پیار سے اسے پکارا تھا جس پہ اس نے آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے انہیں دیکھا تھا

"مجھے معاف کر دو میرے بچے،،،، میں ہر گز یہ نہیں چاہتی تھی کہ تمہیں یہ خبر ایسے ملے،،،، میں بس صحیح وقت کا انتظار کر رہی تھی تمہیں یہ بتانے کے لیے" ندرت بیگم نے دھیرے سے کہا تھا

"یعنی جج جو پتہ چھی کہہ رر رہی تھیں ووو وہ صحیح تھا" اس نے کانپتی آواز میں نکاح والی بات کے بارے میں کہا تھا

Posted on Kitab Nagri

اس کی بات سنتے ندرت بیگم نے نظریں چرائی تھیں اور ان کے ایسا کرنے پہ وہ بھاگتی ہوئی کمرے میں گئی تھی اور اندر سے دروازہ لاک کر کے رونے میں مصروف ہو گئی تھی

پیچھے ندرت بیگم بس بے بسی سے بند دروازے کو دیکھتی رہ گئی تھیں

چند و پھر سے شہر و ملک کا اعتماد جیتنے میں کامیاب ہو چکا تھا اس کے ڈرگزاب بھی کبھی یونی سے غائب ہو جاتے تھے اور اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیسے ہو رہے ہیں اس دوران اس نے چند و پہ بھی پوری نظر رکھی تھی لیکن وہ کسی بھی ایسی سرگرمی میں ملوث نہیں نظر آیا جس سے لگے کہ وہ غدار ہے

اس سب کو دیکھتے آج کل شہر و ملک نے اپنے ڈرگز کی سپلائی یونی میں روکی ہوئی تھی

چند و کو لگ رہا تھا کہ اسے کافی دن ہو گئے تھے اپنی اماں سے ملے اس لیے انہیں ملنے جانا چاہیے اس نے فون کر کے اماں کو اپنی آمد کا بتا دیا تھا اسی سلسلے میں وہ شہر و ملک سے اجازت لینے آیا تھا جو اسے لاؤنج میں بیٹھا کسی فائل کا مطالعہ کرتے ملا تھا

"سلام صاحب" اس نے شہر و ملک کے صوفے سے تھوڑی دور کھڑے ہو کر سلام کیا تھا

شہر و ملک نے فائل سے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا اور سر کے اشارے سے سلام کا جواب دیا

"صاحب جی اپن کو کافی دن ہو گئے اماں سے ملے ہو تو کیا اپن جاسکتا ہے ملنے؟" چند و نے چہرے پہ آس لیے

پوچھا تھا

Posted on Kitab Nagri

"یار تمہارا نکاح ہو چکا اور وہ بھی بچپن میں اور تم نے ہمیں بتایا بھی نہیں" صفانے صدمے سے بھرپور آواز میں کہا

اس کی بات سن کے حیانے غصے سے رکھ کے اک تھپڑ اس کی کمر پہ رسید کیا تھا

"بکو اس کی تو ہے مجھے خود کل پتہ چلا ہے" حیانے اسے گھورتے کہا تھا جواب میں صفانے بھی کمر سہلاتے اسے گھورا تھا

"اسے چھوڑو حیا مجھے بتاؤ ہمارے دلہا بھائی کا نام کیا ہے؟ کرتے کیا ہیں؟ دکھتے کیسے ہیں؟" زرش نے اک ہی سانس میں سارے سوال پوچھے تھے

"اب مجھے لگتا ہے اک تھپڑ تمہیں ماروں" حیانے دانت پیستے کہا

"کیوں میں کیا کیا ہے؟" زرش نے حیرت سے آنکھیں بڑی کرتے کہا تھا

"کیونکہ مجھے ابھی اماں نے بس اتنا بتایا ہے وہ بھی چچی کی مہربانی سے کہ میرا نکاح ہو چکا ہے بچپن میں،،،، کس کے ساتھ ہوا ہے؟ وہ کون ہے؟ یہ سب ابھی نہیں بتایا" حیانے دھیمے سے کہا

"ویسے حیا اگر وہ آرمی میں نہ ہوا تو؟" صفا کی رگِ ظرافت پھر پھڑکی تھی

"بندے کا منہ اچھا نہ ہو تو بات تو اچھی کر لینی چاہیے" حیانے خونخوار نظروں سے گھورتے اسے کہا

جس پہ زرش کا قہقہہ بے ساختہ تھا اور صفا کی گھوریاں

Posted on Kitab Nagri

"ہاے حیا صاحبہ تو بچپن سے ہی اک عدد شوہر کی مالک ہیں،،،،،، اور اک ہم کے کسی منگیتر کی بھی آس نہیں ہے" صفائے اس کی بات کو اگنور کر کے دہائی دی

"ارے یار صفا ایسا کیوں کہہ رہی ہو؟؟؟ تمہارے لیے ہے نا تمہارا وہ فقیر" زرش نے شرارت سے کہا جس پہ وہ خود اور حیا تو ہنس ہنس کے لوٹ پوٹ ہو گئیں اور صفا اپنے پنجے تیز کرتی ان دونوں پہ حملہ آور ہوئی

چندو یعنی میجر حنین نے اپنی اماں یعنی اپنی سینئر کو پہلے ہی بتا دیا تھا آنے کا اس لیے انہوں نے اس کے دوستوں میجر ارتضیٰ اور میجر فردان کو بھی بتا دیا تھا اس کے آنے کا

آجکل اس کا رابطہ ان دونوں سے نہیں تھا اپنی سینئر کو بتانے کا مطلب تھا اس کی آمد کا ان دونوں کو بھی پتہ چل جائے اور اس کے آنے سے پہلے وہ دونوں گاؤں موجود ہوں

اسے یہ بھی پتہ تھا شہر و ملک کے آدمی اس کے پیچھے ہیں لیکن وہ خود کو مست مگن شو کروا رہا تھا جسے بس اپنے آپ سے مطلب ہے تاکہ انہیں کسی قسم کا شک نہ ہو

جب وہ گاؤں اپنے گھر پہنچا تو وہ دونوں اس سے پہلے موجود تھے

"اسلام و علیکم" اس نے کمرے میں داخل ہوتے سلام کیا تھا جہاں پہلے ہی وہ تینوں برجمان تھے

"و علیکم اسلام" تینوں نے سلام کا جواب دیا تھا

Posted on Kitab Nagri

"باقی ساری باتیں بعد میں ہوگی پہلے میں بتا رہا ہوں میں اب مزید فقیر نہیں بننا" ارتضیٰ نے جھنجھلاتے ہوئے کہا

"کیا مطلب ہے اس بات کا؟" حنین نے سنجیدگی اور غصے کے ملے جلے جذبات سے پوچھا تھا

وہ ایسا ہی تھا اپنے ملک کے لیے اک منٹ میں جذباتی ہونے والا وہ اپنے ملک کے بارے کسی کے منہ سے کچھ غلط نہیں سن سکتا تھا پھر وہ کوئی چاہے اس کا قریبی ہی کیوں نہ ہو

ارتضیٰ کا فقیر بننا مشن کا اک حصہ تھا اور اب ارتضیٰ کا یہ کہنا کہ وہ مزید فقیر نہیں بن سکتا اسے غصہ دلا گیا تھا

"ایسا کچھ نہیں جیسا تم سمجھ رہے ہو،،،،، اک تو بات بعد میں کرو غصہ پہلے آجاتا ہے کمینے کو" ارتضیٰ نے دانت پیستے کہا تھا

اور کمینہ کہنے پہ حنین نے اسے گھوری سے نوازا تھا

"تو کیا صحیح ہے،،،،، تم بتاؤ نہ کیوں خواہ مخواہ سپنس پھیلا رہے ہو؟" اب کے فردان نے کہا تھا

"تم دونوں کمینے مجھے کچھ بولنے دو تو میں بولوں نہ" ارتضیٰ نے دونوں کو غصے سے گھورا تھا

www.kitabnagri.com

"جی فرمائیے" دونوں نے یک زبان ہو کر کہا

"یار کیا بتاؤں پہلے دن ہی میرے پیچھے اک بلا پڑ گئی تھی" اس نے کہا جس پہ دونوں نے نہ سمجھی سے اسے دیکھا تھا

Posted on Kitab Nagri

"یاروہ نہ،،،،،،،،،، اس نے شروع سے لے کر اب تک کی ساری روداد سنادی تھی کہ کیسے اس کی ٹکر ہوئی تھی
اس سے اور اس کے بعد وہ پیچھے ہی پڑ گئی تھی

ساری بات سن کے دونوں نے پہلے اک دوسرے کی طرف دیکھا تھا پھر دونوں کے حلق سے جناتی قہقہے برآمد ہوئے تھے

وہ دونوں ہنس ہنس کے لوٹ پوٹ ہو گئے تھے لیکن ہنسی رکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

"بے غیر توں کمینوں ہنس لو ہنس لو،،،،، تم لوگ مزاق نہیں اڑاؤ گے تو کون اڑائے گا" ارتضیٰ نے انہیں

صلواتیں سناتے کہا

"کیا کریں یار بات ہی ایسی ہے کہ ہنسی نہیں کنٹرول ہو رہی" حنین نے ہنسنے ہوئے کہا

"کوئی بات نہیں ہنس لو ہنس لو میرا بھی ٹائم آئے گا تب تم لوگوں کو اس سے بھی زیادہ کھپاؤں گا" ارتضیٰ نے

چہرے پہ ہاتھ پھیرتے کہا

Kitab Nagri

ہمارا ایسا ٹائم ہی نہیں آئے گا" فردان نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا تھا

"اچھا چلو بس بہت ہو گیا ہنسی مزاق اب زرا کام کی بات بھی ہو جائے" حنین نے سنجیدگی سے کہا

اس ک سنجیدہ آواز پہ وہ دونوں بھی سنجیدہ ہوئے تھے

اتنے میں ان کی سینئر کافی کے تین کپ لے آئی تھیں جسے انہوں نے شکریہ کے ساتھ تھام لیے تھے

Posted on Kitab Nagri

"شہر و ملک پہلے سے زیادہ چوکنا ہو گیا ہے ابھی بھی میرے پیچھے اس ک کچھ آدمی آئے تھے یہ دیکھنے کہ میں واقعی ہی گاؤں جاتا ہوں یا کہی اور،،،،، اس لیے اب ہمیں پہلے سے بھی زیادہ احتیاط سے کام کرنا ہو گا" اس نے کہا

"اب ہمیں اس کے فارم ہاؤس کا نقشہ لینا ہے،،،،، میں کافی دفعہ وہاں جا چکا ہوں لیکن صرف اسی جگہ تک محدود ہوں جہاں ٹرک پارک ہوتے،،،،، ہمیں اس کا نقشہ چاہیے یا ہم میں سے کسی کو فارم ہاؤس میں گھس کہ پتہ لگانا ہے کہ جو لڑکیاں عورتیں اور بچے اغوا کرتا ہے انہیں کہا رکھتا ہے" اس نے نقشہ ڈھونڈنے کی وجہ کی وضاحت کی جبکہ وہ دونوں سنجیدگی سے اسے سن رہے تھے

"تو کون جائے گا فارم ہاؤس؟" فردان نے پوچھا تھا

"میں ہی جاؤں گا ظاہر سی بات ہے کیونکہ میں پہلے بھی جا چکا ہوں کئی دفعہ اس لیے زیادہ مشکل نہیں ہو گی" حنین نے جواب دیا

"میں اس لیے تم لوگوں کا بلایا تھا کہ تمہارے ساتھ بھی ڈسکشن کر لوں کیونکہ تم لوگ بھی مشن کا حصہ ہو تو تمہیں بھی پتہ ہونا چاہیے اس بارے" حنین نے کہا جس پہ دونوں نے سر ہلایا تھا

"اور تم لوگوں نے یونی اور ہاسٹل والے بندوں پہ نظر رکھی ہے نہ،،،،، کوئی بھی ادھر ادھر نہ ہونے پائے عنقریب ان میں سے کسی کو غائب کروانا ہے" اس نے کہا تو دونوں نے اسے اچھی طرح یقین دہانی کرائی کہ ان کی نظریں انہی پہ ہیں

Posted on Kitab Nagri

"مجھے اک اور بھی کام تھا لیکن یہ مشن سے ہٹ کہ ہے پرسنل ہے تم دونوں میں سے کوئی کر دے جب ٹائم ملے" تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد حنین گویا ہوا تھا تو دونوں کی سوالیہ نظریں اس کی جانب اٹھی تھی

"یار بولو بھی" جب کچھ دیر وہ کچھ نہ بولا تو ارتضیٰ نے کہا

"یار مجھے وہ کسی کے بارے میں معلومات چاہیے کہ وہ کیا کرتے کہاں رہتے وغیرہ وغیرہ،،،،، میں خود پتہ کروا لینا تھا لیکن ابھی شہر و ملک کی مجھ پہ کڑی نظر ہے فون کال تک کاریکارڈ نکلاتا ہے" اس نے اپنی مجبوری بتائی

"چلو کوئی نہیں یونی کے بعد میں فری ہوتا ہوں ڈیٹیلز نکلاتا ہوں،،،،، جس کا پتہ کروانا ہے نام وغیرہ بتادو"

فردان نے کہا

"ہاں صحیح ہے میں ڈیٹیلز بتادوں گا" اس کی بات سن کے حنین نے جلدی سے کہا

"خیر ہے میرے یار؟؟ کسی لڑکی وغیرہ کا تو چکر نہیں؟" ارتضیٰ نے شرارت سے کہا

"میں تیرا منہ توڑ دوں گا کمینے،،،،، اور جب ڈیٹیلز پتہ چلیں تو ضرور بتاؤں گا" اس کی کمر پہ مکاماتے حنین نے کہا

"یار وہ نہ مجھے بھی اک بات بتانی تھی" فردان نے سر کھجاتے کہا تھا اور تھوڑا دور ہو کر بیٹھ گیا کیونکہ اسے پتہ تھا جو کہنے والا ہے اس کے بعد اس کی خیر نہیں

"بکو" دونوں نے یک زباں ہو کر کہا

Posted on Kitab Nagri

"یار میں بھی کسی کو پسند کرتا ہوں" فردان کہتے تھوڑا اور پیچھے ہوا تھا

اس کی بات سن کے ان دونوں کی آنکھیں صدمے سے پھٹنے کہ قریب ہو گئی تھیں

"کیا ایا؟" تھوڑی دیر بعد صدمے سے نکلتے تقریباً چیختے ہوئے کہا تھا دونوں نے

"پسند آگئی تو آگئی اس میں چیخنے والی کونسی بات ہے" فردان نے منہ بناتے کہا

"تمہیں تو بیٹا بعد میں پوچھتے ہیں،،،، پہلے بتا کون ہے وہ بد نصیب،،، اور تونے اسے پرپوز کیا یا نہیں"

ار ترضی کے بد نصیب کہنے پہ اس نے گھورا تھا اسے

"سٹوڈنٹ ہے میری،،،، تین دوستیں ہیں وہ یونی کے پہلے دن ہی تینوں نے ڈانٹ کھائی تھی مجھ سے،،،،،

اسے زیادہ ڈانٹا تھا اور رونے لگی تھی،،، بس تب ہی سے ان آنسوؤں بھری آنکھوں سے محبت ہو گئی،،،، میرا

دماغ نہیں خراب کہ اسے ابھی پرپوز کروں ابھی میں مشن پہ ہوں مشن کے بعد دیکھتے" فردان نے آنکھیں بند

کر کے کہا اور آخر میں آنکھیں کھولتے اسے گھورتے کہا

"نہیں سس" ار ترضی کی چیخ نما آواز پہ دونوں نے حیرت سے اسے دیکھا کہ اسے کیا ہوا

"کیا ہو گیا ہے کیوں کانوں کے پردے پھاڑ رہے ہو؟" حنین نے گھورا تھا اسے

"یار وہ بلا ہے نہ وہ بھی تین سہیلیاں ہیں،،،،، کیا نام تھا بلا کا اس کی سہیلی نے اک دفعہ میرے سامنے لیا تھا

نام" ار ترضی اپنے دماغ پہ زور ڈالتے کہا

Posted on Kitab Nagri

"ہاں صفا،،،،، صفا نام ہے اس بلا کا" اک دم سے اس نے کہا تھا

"ہاں صفا حیا اور زرش نام ہیں تینوں کے" فردان نے کہا تو ار ترضی کو صدمہ لگ گیا تھا

"اوے نکل آ صدمے سے پہلے اس کے ہوش ٹھکانے لگاتے ہیں پھر سوال جواب کرتے ہیں اتنی بڑی بات چھپائی اس نے ہم سے ہمت کیسے ہوئی اس کی" حنین نے فردان کی طرف اشارہ کرتے کہا تھا تو ار ترضی بھی صدمے سے نکلا تھا

اس سے پہلے فردان وہاں سے بھاگتا دونوں اس پہ ٹوٹ پڑے تھے پھر کیا تھا ان دونوں کے مکے تھے اور فردان کی آپہیں



مل کے بتائیں جو پل ہم کبھی!

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

فضائیں یہ کھل سی اٹھیں!

"میرا بچہ ناراض ہے اپنی اماں سے؟" وہ یونی سے آکر بغیر کھانے کھائے اپنے کمرے میں لیٹی جانے کو نسی سی سوچوں میں گم تھی کہ اسے ندرت بیگم کے آنے کا پتہ نہ چلا

ان کے بلانے پہ اپنی سوچوں سے نکلتے چونک کے انہیں دیکھا تھا وہ بیڈ پہ اس کے پاس ہی بیٹھی تھیں

Posted on Kitab Nagri

"ارے اماں آپ کب آئیں؟" اس نے اٹھ کے بیٹھتے کہا

"تبھی جب میرا بچہ اپنی سوچوں میں گم تھا" انہوں نے اس کے بال ہاتھ سے پیچھے کرتے کہا

"ویسے میری بات کا جواب نہیں دیا تم نے؟" جب کافی دیر وہ کچھ نہ بولی تو انہوں نے پوچھا

"کونسی بات کا؟" اس نے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا

"یہی کے ناراض ہو تم مجھ سے؟" انہوں نے اپنی بات دہرائی

"نہیں میں کیوں ناراض ہونا آپ سے؟" اس نے دھیمے سے کہا

"اسی لیے کہ میں نے اتنی بڑی بات چھپائی تم سے" انہوں نے اس ک جھکے سر کو دیکھتے کہا

"نہیں میں ناراض نہیں ہوں آپ سے،،،،، آپ کے علاوہ مے کون میرا جس کے پاس جانا میں،،،،، بس دکھ ہوا

تھا جو بات آپ کو بتانی چاہیے تھی وہ چچی کے منہ سے پتہ چلی وہ بھی بہت گھٹیا انداز میں" اس نے ان کی گود میں

سر رکھتے تھکے تھکے انداز میں کہا

www.kitabnagri.com

"نہیں میرا بچہ میں خود بتانا تھا،،،،، لیکن صحیح ٹائم پہ،،،،، میں سوچا تھا اک دفعہ تمہاری پڑھائی ختم ہو جائے

پھر بتاؤں بلکہ سب سمجھاؤں گی لیکن،،،،،" انہوں نے بات ادھوری چھوڑ دی

"خیر چھوڑو اسے میں تمہیں عنقریب ساری سچائی بتاؤں گی تب تک تم مجھ سے کوئی سوال نہ پوچھنا" انہوں نے

آنکھوں میں التجا لیے کہا تھا جس پہ اس نے اثبات میں سر ہلایا

Posted on Kitab Nagri

اس کے مان جانے پہ انہوں نے اپنی گود میں رکھا اس کا سر چوما اور اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگیں

شہر و ملک اپنے آفس میں بیٹھا کوئی فائل دیکھ رہا تھا جب دروازہ ناک ہوا

"یس" اس نے فائل پہ جھکے ہی کہا

اس کے یس کہنے پہ دلاور خان اندر داخل ہوا

"سر جو بندے آپ نے چندو کے پیچھے لگائے تھے وہ آگئے ہیں ان میں سے اک آفس کے باہر کھڑا ہے بلاؤں کیا؟" اس نے اس کے سامنے کھڑے ہو کر پیچھے ہاتھ باندھتے کہا

"ہاں بلاؤ" اس نے فائل بند کرتے کہا حکم ملتے ہی دلاور خان نے اس شخص کو اندر بلایا اس نے آکر شہر و ملک کو سلام کیا جس کا اس نے سر ہلا کر جواب دیا

"ہاں بتاؤ کیا رپورٹ ہے؟" اس نے کرسی پہ جھولتے کہا

"سر آپ کے کہنے کے مطابق ہم نے اس کا پیچھا کیا کہ اسے پتہ بھی نہیں چلا کوئی اس کے پیچھے ہے،،،، سر یہاں سے وہ بس میں بیٹھا سیدھا گاؤں گیا،،،، پھر اک دو دفعہ گھر سے باہر بھی آیا لوگوں سے ملا،،،،، ہم نے گاؤں کے لوگوں سے بھی اس کے بارے میں پوچھا تو پتہ چلا کچھ عرصہ پہلے ہی وہ وہاں شفٹ ہوئے ہیں،،،، گاؤں والوں کے بقول اچھے لوگ ہیں ماں اور بیٹا ہی ہیں ماں گھر میں ہی ہوتی ہے بیٹا شہر میں کوئی کام کرتا ہے کبھی کبھی ملنے آتا ہے ماں سے" اس شخص نے ساری تفصیلات اس کے گوش گزاریں

Posted on Kitab Nagri

"ہوں،،،، اور کوئی مشکوک چیز تو نہیں دیکھی؟" اس نے مزید پوچھا تو اس نے نہیں میں سر ہلایا

"رستے میں کہیں رکا ہو؟؟ یا کسی سے ملا ہو بات کی ہو" شہر و ملک نے اپنی مزید تسلی کے لیے اس سے پوچھا

"نو سر رستے میں کہیں نہیں رکا بس میں بھی کوئی مشکوک فرد نہیں آیا جس سے اس کا بات کرنے کا چانس ہو"

اس نے جواب دیا

"صحیح ہے جاسکتے ہو تم" ہر بات کلیئر ہونے پہ اس نے اسے وہاں سے جانے کا کہا تو وہ شخص فوراً وہاں سے چلا گیا

"یعنی جس نے ہماری انفارمیشن لیک کی وہ چندو نہیں ہم میں سے ہی کوئی ہے" اس نے پرسوچ انداز میں دلا اور

خان سے کہا

"یس سر لگ تو ایسا ہی رہا ہے" دلا اور خان نے اس کی ہاں میں ہاں ملائی

"یعنی اب اپنے بندوں پہ ڈبل چیک رکھنا ہو گا" اس نے سرد آواز میں کہا اور دلا اور خان کو وہاں سے جانے کا

اشارہ کیا اور خود کسی سوچ میں گم ہو گیا اور چہرے پہ تکلیف دہ تاثرات چھا گئے

www.kitabnagri.com

'چوہدری ہاؤس' میں اس وقت سب ڈاننگ ہال میں بیٹھے ڈنر کر رہے تھے سربراہی کرسی پہ سکندر صاحب بیٹھے

تھے

Posted on Kitab Nagri

دائیں طرف والی کرسیوں پہ زینب بیگم سعدیہ بیگم اور مرحا بیٹی تھیں جبکہ بائیں طرف ہمدان صاحب حنان اور انس بیٹھے تھے سب خاموشی سے ڈنر کر رہے تھے

"سکندر صاحب اب تو مہینے سے بھی اوپر ہو گیا ہنی کو گئے ہوئے اس نے اک کال تک نہیں کی" اچانک زینب بیگم نے سکندر صاحب سے پوچھا تھا

"بیگم وہ ٹریننگ پہ گیا کوئی آؤٹینگ پہ تھوڑی گیا ہے جو بس گھر فون ہی کرتا رہے" انہوں نے کہا

"لیکن پھر بھی اک کال تو کر سکتا تھا نہ؟" اب کی بار انہوں نے خفگی سے کہا

"ہاں نہ تیا جان اتنا ٹائم ہو گیا بھیو سے بات کیے ہوئے میں بھی انہیں مس کر رہی ہوں" مرحانے اداسی سے کہا

"میں بھی" انس نے بھی فوراً کہا تھا

"چلو میں رابطہ کرنے کی کوشش کرتا ہوں اگر ہو گیا تو تم لوگوں کی بات کروادوں گا اب خوش؟" انہوں نے سب کے اترے چہرے دیکھتے کہا

"دیکھیں نہ بابا چاچو صرف اس ہنی بنی کی فکر ہے سب کو میں تو کسی کھاتے میں ہی نہیں آتا" جب حنان نے دیکھا کہ ماحول اداس ہو گیا ہے تو اس نے اداسی دور کرنے کے لیے نادیدہ آنسو صاف کرتے کہا

اس کی بات سن کے سب کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی تھی

Posted on Kitab Nagri

"تم مجھ سے پٹوگے بد معاش تمہاری بھی اتنی ہی فکر ہے ہمیں زیادہ ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں ہے"
زینب بیگم نے اسے آنکھیں نکالتے کہا تو اس نے اک آنکھ بند کرتے سر کھجایا

"ہاں بھئیو آپ بھی اچھے ہیں لیکن ہنی بھیوز زیادہ اچھے ہیں" انس نے شرارت سے اسے کہا جس پہ اس نے
اسے آنکھیں دکھائی تھیں جبکہ باقی سب کا قہقہہ بے ساختہ تھا

اب ان دونوں کی نہ ختم ہونے والی بحث شروع ہو چکی تھی جس میں وقتاً فوقتاً مرزا بھی حصہ لے رہی تھی جبکہ
باقی سب چہروں پہ مسکراہٹ لیے سن رہے تھے

وہ تینوں اس وقت کار میں بیٹھے شہر کی طرف جارہے تھے کیونکہ فحلال حنین کے پاس کوئی کنوینس نہیں تھی اس
لیے وہ انہی کے ساتھ جارہا تھا اور واپسی پہ بھی وہ ہی اسے چھوڑ کے جاتے

وہ تقریباً صبح اندھیرے گاؤں آئے تھے اور گاڑی گاؤں کے سٹارٹ پہ جھاڑیوں میں کھڑے کر آئے تھے اور
پھر حنین تین چار دفعہ باہر جا کر دیکھ آیا تھا شہر و ملک کے آدمی یہی ہیں یا چلے گئے ہیں پھر شام میں اچھی
طرح تسلی کر کے آیا تھا کہ وہ آدمی چلے گئے ہیں تسلی کرنے کے بعد اب تقریباً نوبے وہ شہر کے لیے نکلے تھے

حنین اس وقت گاڑی کے یونیفارم میں تھا اسے گاڑی کے گیٹ اپ میں ہی اندر داخل ہونا تھا

اس وقت وہ نقلی داڑھی اور مونچھوں میں تھا اور آنکھوں میں بھی لینز لگائے ہوئے تھے

Posted on Kitab Nagri

شہر و ملک کے فارم ہاؤس میں دو گارڈز گیٹ پہ تعینات اک اندر کھڑا ہوتا اور اک باہر ان کا ٹارگٹ باہر والا گارڈ تھا اس کا کام تمام کر کے پھر اس کی جگہ حنین نے کسی بھی طرح اندر داخل ہونا تھا ڈیڑھ گھنٹے کا سفر پینتالیس منٹس میں طے کرتے وہ شہر پہنچے اور ویاں سے پندرہ منٹ انہیں فارم ہاؤس جاتے ہوئے لگے

دس بجے وہ فارم ہاؤس پہ موجود تھے انہوں نے گاڑی فارم ہاؤس سے تھوڑی دور روکی اس جگہ جو کیمرے کی رینج سے باہر تھی اور فارم ہاؤس سے تھوڑی ہٹ کے تھی

اب انہیں اندر داخل ہونے کے لیے کوئی جگاڑ لگانا تھا کرنے کو تو وہ کیمرہ بھی ہیک کر سکتے تھے لیکن صبح گارڈ کے غائب ہونے پہ اس نے فوٹیج چیک کرنی تھی اور انہوں نے اس کا پورا شک گارڈ پہ کروانا تھا کہ آج تک جو بھی ہوا وہ اسی نے کیا کسی کے ساتھ مل کے اس لیے حنین نے واپسی پہ اپنے ساتھ ڈرگزر بھی لے کے جانے تھے

فارم ہاؤس میں گھسنے کا حنین کا پلین پرانا تھا اس لیے جب سے اس نے پلین سوچا تھا تب سے اس نے گارڈ کا حلیہ نوٹ کرنا شروع کر دیا تھا اس لیے اب وہ بالکل اسی کے حلیے میں تھا

گھنی داڑھی مونچھیں بائیں آنکھ کے نیچے تل بالکل کالا چہرہ اور ہاتھ پاؤں میں تو ویسے ہی شوز تھے اسے دیکھ کے کوئی بھی دھوکہ کھا سکتا تھا

"ار ترضی فردان بات سنو" حنین نے پر سوچ آواز میں دونوں کو کہا تو دونوں کی سوالیہ نظریں اس کی جانب اٹھی تھیں

Posted on Kitab Nagri

"میرا پاس اک پلان ہے،،،،،" اس نے چمکتی آنکھوں سے انہیں سارا پلان سمجھایا

"گاڑی میں دیکھو کوئی فیس ماسک ہے تو لگاؤ تاکہ تمہاری شکل چنچ ہو اور ساتھ میں کیپ بھی پہن کے جاؤ لیکن اس کے باوجود تمہاری پوری کوشش یہی ہونی چاہیے کہ کیمرے کی طرف تمہاری پشت ہوتا کہ وہ تمہارا چہرہ نہ دیکھ سکے" اس نے ار ترضی سے کہا جس پہ اس نے سر ہلایا اور گاڑی میں سے ماسک نکال کر چہرے پہ لگایا اور ار ترضی کے ہاتھ سے پی کیپ لے کر سر پہ پہنی

انہوں نے گاڑی جس طرف پارک کی ہوئی تھی وہ جگہ فارم ہاؤس کے بائیں طرف تھی اور کیمرے کا رخ درمیان میں تھا اس نے شکر ادا کیا کیونکہ اگر وہ دائیں طرف سے جاتا تو اس کا چہرہ کیمرے میں آتا تھا بائیں طرف سے اگر چہرہ کیمرے میں آتا بھی تو بھی بس تھوڑا سا آتا تھا اس لیے وہ اللہ کا نام لے کر فارم ہاؤس کی طرف چل دیا

"سر،،،،، سر میری مدد کریں وہ وہاں میرا دوست بے ہوش ہو کر گر گیا ہے اور وہ مجھ سے اٹھایا نہیں جا رہا پلیز میری مدد کریں" ار ترضی نے گھبرانے کی فل ایکٹنگ کرتے اس کا ہاتھ پکڑتے کہا تھا جس پہ وہ گارڈ بھی گھبرا گیا تھا کہ اچانک سے کون کیسے ٹپک گیا ہے

ار ترضی کی پشت کیمرے کی طرف تھی اس لیے اس کا چہرہ نہیں نظر آرہا تھا

"ارے بھائی کون ہو تم اور کیا کہہ رہے ہو؟" گارڈ نے جلدی سے سوال کیے تھے

Posted on Kitab Nagri

"سر میرا نام زمان ہے میں اور میرا دوست یہاں مکان کے لیے جگہ دیکھنے آئے تھے گاڑی ہم اس جگہ سے تھوڑی دور کھڑی کر آئے تھے اور وہاں تک پیدل چلے گئے تھے اک دم سے میرے دوست کو پتہ نہیں کیا ہوا وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا وہ مجھ سے اکیلا نہیں اٹھایا جا رہا آپ پلیز میری مدد کریں" اس نے جلدی جلدی سے تفصیلات بتائی تھیں

"اچھا ٹھہرو میں اندر اپنے ساتھی کو بتالوں" اس نے ار ترضی سے کہا اور مڑنے لگا

"نہیں سر پلیز بس دو منٹ کا ہی تو کام ہے آپ میرے ساتھ چلیں پلیز اگر میرے دوست کو کچھ ہو گیا تو؟" اس سے پہلے کہ وہ مڑتا اس نے پھر سے اس کا ہاتھ پکڑ کر منت کرتے کہا

"اچھا بتاؤ کہاں ہے تمہارا دوست؟" اس نے پوچھا تو ار ترضی نے بائیں طرف ہاتھ کا اشارہ کیا

وہ گارڈ بائیں طرف مڑا ار ترضی بھی اس کے ساتھ مڑا مڑنے سے پہلے اس نے سر جھکاتے کیپ کو اس طرح منہ کی طرف کیا کہ دیکھنے میں ایسا لگے کہ وہ اپنی کیپ ٹھیک کر رہا ہے چہرے پہ کیپ آنے کی وجہ سے اس کا چہرہ واضح نہیں ہوا تھا

www.kitabnagri.com

وہ دونوں جب گاڑی کے نزدیک ہی پہنچے تھے کہ اک دم سے گاڑی کی اوٹ سے فردان نکلا اور اسے کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیے بغیر اس کی گردن کو تیزی پکڑتے دائیں طرف گھماتے جھٹکا دیا جس سے اس کی گردن اک طرف لڑھک گئی حنین بھی گاڑی کی اوٹ سے نکلے دونوں کا کندھا تھپتھپایا اور مردہ پڑے گاڑی کی رائفل اٹھائی اور کندھے پہ ڈالی

Posted on Kitab Nagri

"اس کو اٹھا کر ڈگی میں ڈالو اور یہی کھڑے ہو کر میرا انتظار کرو اور کسی سے کہہ کر اس علاقے کے ٹرانسفارمر کا فیوز اڑواؤ" وہ انہیں ہدایات دیتا فارم ہاؤس کی طرف بڑھا

اس کی رفتار بالکل دھیمی تھی گیٹ پہ پہنچتے اس نے بائیں طرف دیکھا اس کے دیکھتے ہی ارتضیٰ نے تھب اپ کا اشارہ کیا

وہ بندوق کی نال سے گیٹ کھول کر اندر داخل ہوا (ایسا اس لیے کیا کہ گیٹ پہ فنکر پرنٹس نہ آجائیں) تو گیٹ پہ معمور دوسرا گارڈ اس کی طرف متوجہ ہوا

"یہ تھوڑی دیر پہلے آوازیں کیسی آرہی تھیں؟ میں پوچھنے ہی والا تھا تب خاموشی چھا گئی تو میں نہیں پوچھا پھر" اس نے پوچھا

"کچھ نہیں وہ اک آدمی راستہ پوچھ رہا تھا" حنین نے لا پرواہی سے کندھے اچکاتے کہا تو اس نے سر ہلایا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ویسے تم کہا جا رہے ہو؟ اس کا لہجہ سوالیہ تھا

"واشروم" اس نے کہا اور واشروم کی طرف چل پڑا واشروم کا رستہ تو اسے معلوم ہی تھا اور یہ بھی معلوم تھا واشروم سے تھوڑی دور ہی دائیں طرف جزیئر پڑا ہے اور اس کے پاس ہی اک آدمی کھڑا ہے جس کا کام لائٹ بند ہوتے ہی جزیئر آن کرنا تھا لائٹ آف ہونے کے بعد یقیناً اس نے جزیئر ہی آن کرنا تھا جو کہ حنین نے ہونے نہیں دینا تھا

Posted on Kitab Nagri

اس کے واشروم تک پہنچتے ہی اک دم سے پورا فارم ہاؤس اندھیرے میں ڈوب گیا تو اس کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی "یعنی کام ہو گیا" اس نے زیر لب کہا

اس نے جلدی سے جیب سے گلوں اور موبائل نکالا گلوں پہننے کے بعد اس نے موبائل کی سکرین آن کی اور جنریٹر کی طرف بڑھا وہ آدمی جنریٹر پہ جھکا تھا یقیناً جنریٹر آن کرنے کے لیے حنین نے تیزی سے اس کے منہ پہ ہاتھ اور جیب سے بے ہوشی کا انجیکشن نکال کے اس کی گردن میں چھبوا دیا اک سیکنڈ لگا تھا اسے بے ہوش ہونے میں اس کے بے ہوش ہوتے ہی حنین نے اسے گھسیٹ کے واشروم میں پٹخا اور باہر آکر جنریٹر میں موجود چابی نکالتے اس نے پینٹ کی جیب میں ڈالی اور اک طرف چل پڑا اور خالی انجیکشن دوسری جیب میں ڈالا آنے سے پہلے وہ تین بے ہوشی کے انجیکشن بھر کے ساتھ لایا تھا اسے پتہ اس وقت انجیکشن بھرنے کا ٹائم نہیں ملے گا اب اسے آپریٹنگ روم ڈھونڈنا تھا کیونکہ کیمروں کا کنکیشن وہی کمپیوٹرز کے ساتھ ہونا تھا اور یقیناً وہاں بھی انہیں کنٹرول کرنے کے لیے کوئی نہ کوئی ضرور ہو گا اسے ڈھونڈنے کے لیے زیادہ تردد نہ کرنا پڑا تھا کیونکہ واشروم کے سامنے تھوڑی دور اک بڑا سا پلر تھا پلر سے تھوڑا آگے اک کمرہ تھا اور کمرے کے ساتھ راہداری اس نے آرام سے جا کر دروازہ کھولا وہ اس وقت گارڈ کے روپ میں تھا اس لیے پکڑے جانے کا خدشہ کم تھا موبائل کی ٹارچ آن کر کے سامنے دیکھا تو وہاں بھی اسے دو ہی بندے نظر آئے

"سر آپ میرے ساتھ جنریٹر آن کرنے میں مدد کریں گے مجھ سے آن نہیں ہو رہا" اس نے ان کے پاس جاتے کہا جس پہ دونوں نے اس کی طرف دیکھا

Posted on Kitab Nagri

"کیوں؟ وہاں ملازم ہے نہیں؟" ان میں سے اک نے حیرت سے کہا

"لیکن ابھی وہ پتہ نہیں کہا ہے اس لیے میں آیا بلانے آپکو" اس نے کہتے ہی ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالا تھا اور انجیکشن کا کیپ اتار رہا تھا اتنے میں اک کھڑا ہو کر دروازے کی طرف مڑا حنین نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ جیب سے نکالتے بیٹھے ہوئے آدمی کی گردن میں انجیکشن کیا اور ساتھ ہی دوسرا انجیکشن نکالتے دروازے کی طرف بڑھتے آدمی کے پیچھے گیا

اس سے پہلے کہ وہ دروازہ کھول کے باہر نکلتا حنین نے تیزی سے اسے بھی بے ہوش کیا اسے وہی دروازے کے پاس چھوڑ کر دروازہ بند کرتے باہر نکلا

باہر نکلنے سے پہلے اس نے موبائل کی ٹاچ آف کی اور سکرین آن کی موبائل کی سکرین کی مدد ہم روشنی میں وہ راہداری میں مڑا اور ساتھ محتاط نظروں سے ادھر ادھر دیکھا

شہر و ملک کے مطابق اس جگہ کسی کو نہیں پتہ اور نہ ہی کسی کو اس کے کالے کارناموں کا پتہ اس لیے اس طرف کوئی نہیں گا اس لیے اس نے فارم ہاؤس میں زیادہ گارڈز نہیں رکھے تھے البتہ سیورٹی کیمرے جگہ جگہ نصب تھے لیکن لائٹ آف ہونے کی وجہ سے کچھ دیکھ نہیں پارہے تھے

راہداری میں داخل ہوتے اسے دو گارڈز ادھر ادھر پھرتے نظر آئے تھے "یہی ڈرگروالی جگہ" یہ سوچ آتے ہی اس کی آنکھیں چمکی تھیں وہ واپس راہداری سے نکل کر جھکا تھا اور موبائل نیچے پھینکا تھا تاکہ وہ آواز سن کے اس طرف متوجہ ہوں اور ایسا ہی ہوا تھا

Posted on Kitab Nagri

"کون ہے وہاں؟" اک بولتے ہوئے اس طرف بڑھا تھا اس کے پہنچتے حنین نے اس کے منہ پہ ہاتھ رکھتے اس اپنی طرف کھینچا تھا اور اس کی گردن کی مخصوص رگ دبائی جس سے اس کی گردن اک سائڈ پہ لڑھک گئی اسے زمیں پہ لیٹاتے وہ دوسرے کا انتظار کرنے لگا اسے یقین تھا وہ ضرور آئے گا

اور ایسا ہی ہوا تھا تھوڑی دیر اپنے ساتھی کا انتظار کرنے کے بعد وہ بھی اسی طرف آیا تھا اس کے پہنچتے حنین نے اس کے ساتھ بھی وہی کیا جو پہلے کے ساتھ کیا تھا انہیں وہی پھینکتا وہ تیزی سے آگے بڑھا کیونکہ اس کے پاس وقت کم تھا

اس نے موبائل کی ٹارچ آن کی اور راہداری کو تیزی سے عبور کیا تو سامنے تین کمرے تھے اس نے جلدی سے پہلے کمرے کا دروازہ کھولا اور حیرت سے وہی کا وہی کھڑا رہ گیا کیونکہ وہاں درجنوں کے حساب سے بچے درمیانی عمر کی عورتیں اور کمسن لڑکیاں تھیں ان کی آنکھوں پہ پٹی بندھی ہوئی تھی اور ہاتھ بھی بندھے ہوئے تھے دروازہ کھلنے کی آواز پہ وہ سب سہم گئے تھے وہ اس وقت انہیں وہاں سے نکال نہیں سکتا تھا اس لیے دروازہ بند کر کے باہر نکل گیا

www.kitabnagri.com

دوسرے کمرے کا دروازہ کھولا تو وہاں پہ اسلحہ تھا اور تیسرے کمرے میں ڈرگز پڑے تھے بھاری مقدار میں ادھر ادھر نظریں گھماتے اس نے تیزی سے شرٹ کے بٹن کھولے اور اس میں سے اک بڑا سا شاپر نکالا جو ڈرگز بھرنے کے لیے لایا تھا اس نے جلدی جلدی ڈرگز شاپر میں ڈالنے شروع کیے جب اچھے خاصے ڈرگز بھر لیے وہ رکاوٹ سے اک پیپر اور پن نکالا اور پیپر پہ لکھ کے "your enemy H" اسے ڈرگز کے اوپر اس طرح رکھ دیا کہ کوئی بھی آتا تو اس کی نظر اسی پیپر پہ پڑتی

Posted on Kitab Nagri

وہ چاہتا تو اسلحہ بھی لے کر جاسکتا تھا لیکن اسے شہر و ملک کو اس بات پہ یقین دلانا تھا کہ یہ سب کسی ڈرگزمافیانے کیا ہے نہ کے ایجنسی نے اگر ایجنسی کا ہاتھ ہوتا تو وہاں سے سب کچھ لے کر جاتے بس ڈرگزنہ لے کر جاتے پھر جلدی سے شاپر کندھے پہ ڈالا موبائل کی ٹارچ آف کی اور تیزی سے باہر نکلا راہداری کر اس کرتے اسے سامنے اک گارڈ جو بچا تھا وہ جنریٹر کے پاس ادھر ادھر جھانکتے نظر آیا جو شاید نہیں یقیناً چابی تلاش کر رہا تھا حنین جلدی سے سامنے بنے بڑے سے پلر کی اوٹ میں ہوا اور جیب سے چابی نکال کر راہداری کے سرے پہ پھینکی گارڈ کو اس طرف متوجہ کرنے کے لیے اندھیرے اور سناٹے میں چابی گرنے کی اچھی خاصی آواز پیدا ہوئی تھی

وہ گارڈ اس طرف بڑھا جہاں چابی پڑی تھی چابی پکڑتے اس کی نظر سامنے گئی جہاں گارڈ بے ہوش پڑے تھے اس کے دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجی کیونکہ ٹھٹھکا وہ پہلے ہی تھا پہلے اس کے ساتھی کا واشروم کا کہہ کہ واپس نہ آنا پھر لائٹ کا جانا جنریٹر کے پاس کھڑے رہنے والے آدمی کا غائب ہونا اور چابی کا نہ ملنا وہ تیز تیز قدم بڑھاتا راہداری کی طرف بڑھا

www.kitabnagri.com

اس کے آگے جاتے ہی حنین دے قدموں پلر کی اوٹ سے نکلا تھا اور جلدی سے دروازہ عبور کر کے گاڑی کی طرف بڑھا جہاں وہ دونوں گھاڑی میں بیٹھے اسی کا انتظار کر رہے تھے

"نکلو یہاں سے ہری اپ" اس نے بیک سیٹ پہ شاپر پھینکا اور خود بھی بیٹھتے کہا جس پہ ارتضی گاڑی سٹارٹ کی اور تیزی سے وہاں سے نکل گئے

Posted on Kitab Nagri

"ہو گیا کام؟" فردان نے کہا تو اس نے ساری تفصیلات انہیں بتائیں

"اب جلدی سے مجھے گاؤں پہنچاؤ اس سے پہلے کے اس شہر و ملک کو مجھ پہ شک ہو،،،، اس کا شک اپنے آپ سے ہٹانے کی پوری کوشش کی ہے لیکن پھر بھی کوئی بھروسہ نہیں،،،، اور فردان میں تمہیں جو کام دیا ہے جلد ہو جانا چاہیے،،،، اور جس لی لاش ڈگی میں ہے اسے بھی دفن کر دینا" اس نے باری باری دونوں کو کہا دونوں نے سر ہلایا اور اس نے اطمینان سے آنکھیں بند کر کے سیٹ پہ سر ٹکالیا

گارڈ نے رات بھر ڈر کے مارے دلاور خان کو بھی رات کی کارگزاری نہیں بتائی تھی اور اب صبح ہو چکی تھی اور سارے گارڈز بھی ہوش میں آچکے تھے اور سوچ رہے تھے اب ان کی خیر نہیں ہے انہیں اب شہر و ملک کے عتاب سے کوئی نہیں بچا سکتا وہ فون کرنے سے ڈر رہے تھے لیکن کرنا بھی ضروری تھا کیونکہ اگر نہ کرتے تب بھی خیر نہیں تھی

ان میں سے اک نے ڈرتے ڈرتے دلاور خان کو فون کیا تھا اور رات کی ساری روداد سنائی تھی جسے سن کے دلاور خان کا غصہ سوانیزے پہ پہنچ گیا

"الو کے پٹھے کوئی کام ڈھنگ سے نہیں کر سکتے،،،، اب میں یہ شہر و سر کو کیسے بتاؤں ان کے دشمن کو ان کی سیکرٹ جگہ کا بھی پتہ چل چکا ہے،،،، اففف دماغ پھٹ جائے گا میرا" دلاور خان ماتھا مسلتے ہوئے بڑبڑا رہا تھا اس وقت وہ ڈائمنگ ہال میں کھڑا تھا

Posted on Kitab Nagri

"کیا بات ہے خان سب ٹھیک ہے؟ پریشان لگ رہے ہو تم" وہ ابھی سوچ میں گم تھا کہ شہر و ملک وہاں داخل ہوا اور ڈاننگ ٹیبل سے اک چیئر گھسیٹ کے بیٹھا اس کے بیٹھتے ہی باوردی ملازم نے اسے ناشتہ سرو کرنا شروع کیا

"سروہ،،،،" اس نے بات ادھوری چھوڑی کیونکہ آگے اس سے بولا ہی نہیں جا رہا تھا

"کیا وہ خان؟" جو س کا گھونٹ بھرتے اس نے بے زاری سے کہا

"سر آپ کے فارم ہاؤس سے ڈرگز ڈرگز کافی زیادہ غائب ہیں" اس نے اٹکتے جملہ مکمل کیا

اس کی بات ختم ہوتے شہر و ملک اک جھٹکے سے چیئر سے کھڑا ہوا

"تمہیں پتہ ہے تم کیا بکواس کر رہے ہو" وہ تقریباً دھاڑا تھا

"یہی سچ ہے ابھی گاڑی کی کال آئی" اس نے سر جھکائے ہی کہا تھا

www.kitabnagri.com

"گاڑی نکالو فوراً" اس نے کہا حکم ملتے ہی دلاور خان باہر بھاگا پیچھے وہ بھی آندھی طوفان بنا نکلا تھا

شہر و ملک کے ڈرائیوے پہ پہنچنے سے پہلے گاڑے تیار کھڑی تھی دلاور خان نے گاڑی کا بیک ڈور اس کے لیے جسے بیٹھنے کے بعد خود اس نے اک دھماکے سے بند کیا تھا جس سے اس کے شدید غصہ کے اندازہ ہو رہا تھا

Posted on Kitab Nagri

دلاور خان بھی جلدی سے فرنٹ سٹپہ ڈرائیور کے ساتھ بیٹھا اس کے بیٹھتے ہی ڈرائیور نے تیزی سے گاڑی گلیٹ سے نکالی

'شہر زولا' سے فارم ہاؤس کا رستہ آدھے گھنٹے تھا جسے تیز رفتاری سے طے کرتے وہ پندرہ منٹ میں فارم ہاؤس پہنچے

فارم ہاؤس پہنچتے ہی اس نے سب کو اکٹھا کیا تھا سارے گارڈز سر جھکائے اک لائن میں کھڑے تھے اور شہر زولا ملک غصے سے ادھر ادھر چکر لگا رہا تھا

تھوڑی دیر بعد چکر لگانا بند کر کے گارڈز کے سامنے کھڑا ہو گیا اور اک غصے سے بھری نگاہ ان پہ ڈالی اور پھر چکر لگانے ہی لگا تھا کہ اس کے دماغ میں کچھ کلیک ہوا اس نے جھٹکے سے دوبارہ ان کی طرف دیکھا تھا

"ایک منٹ،،،، یہاں پہ تو سات لوگ ہوتے تو یہ چھ کیوں ہے؟ ساتواں کہاں ہے؟" اس کا دماغ اسے کچھ غلط ہونے کا سائن دے رہا تھا

"کچھ بکو اس کر رہا ہوں میں" جب اس کے سوال کا جواب کسی نے نہ دیا تو وہ پھر دھاڑا تھا

"سر وہ جو گلیٹ پہ میرے ساتھ دوسرا ہوتا،،، کل رات سے وہ بھی غائب ہے،،، مجھے کہہ کے گیا تھا کہ واشروم جارہا ہوں اس کے بعد سے اس کا کچھ پتہ نہیں،،، اور سر ڈرگزر والے روم سے یہ کاغذ بھی ملا ہے" گارڈ نے جواب دیتے اک کاغذ بھی اس کی طرف بڑھایا تھا جس پہ "your enemy H" لکھا تھا یہ پڑھ کے اس کے ماتھے پہ بل پڑے تھے

Posted on Kitab Nagri

"مجھے فوٹیج دیکھنی ہے کل رات کی" اس نے سرد لہجے میں کہا

اس کے بولتے ہی آپریٹر میں اک تقریباً دوڑتا ہوا آپریٹنگ روم میں گیا تھا اس کے پیچھے شہر و ملک اور دلاور خان بھی گئے

"کس ٹائم ہوا تھا یہ سب؟" اس کا لہجہ ابھی بھی سرد تھا

"سر تقریباً 10:30 تک لائٹ آف ہوئی تھی تب ہی ہوا سب" اس نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور کل رات دس بجے کی فوٹیج نکال اسے پلے کیا تھا

پلے ہوتے ہی تینوں غور سے اسے دیکھنے لگے تھے سوا دس تک وہ گارڈا کیلا بھی کھڑا تھا نہ کوئی مشکوک حرکت ہوئی تھی

سوا دس بجے اک شخص وہاں آیا تھا اس نے کیپ پہنی ہوئی تھی اس کا چہرہ نظر نہیں آ رہا تھا کیونکہ کیمرے کی طرف اس کی پشت تھی وہ آکر گارڈ سے بات کرنے لگاتے کرتے اس نے بائیں طرف اشارہ کیا تھا تھوڑی دیر بعد گارڈ اس کے ساتھ بائیں طرف چل پڑا تھا

www.kitabnagri.com

پانچ منٹ بعد واپس آیا گیٹ پہ کھڑے ہو کر اس نے بائیں طرف دیکھا اور گیٹ کھول کے اندر داخل ہوا

"اندر والے کیمرے کی فوٹیج نکالو جلدی" اس نے تیزی سے کہا

اس کی بات سن کر آپریٹر نے برق رفتاری سے اندر والے کیمرے کی فوٹیج نکالی تھی

Posted on Kitab Nagri

اندر داخل ہونے کے بعد اندر والے گارڈ نے اس سے پوچھا تھا اور اسے جواب دینے بعد وہ واشروم کی طرف بڑھا اور واشروم تک پہنچتے ہی لائٹ چلی گئی اور کیمروں کا کنکیشن کمپیوٹر سے کٹ گیا تھا اور سکرین بلیнк ہو گئی تھی

سکرین بلیнк ہوتے ہی اس نے ٹیبل پہ مکا مارا تھا ابھی وہ کچھ کہتا ہی کہ اس کا موبائل بجا اس نے دیکھا تو اوپر پرائیویٹ نمبر لکھا شوہر ہا تھا اس نے یس کر کے کان سے لگایا

"کیسے ہو شہر و ملک؟" شہر و ملک کے بولنے سے پہلے ہی مقابل کی آواز گونجی تھی موبائل کے سپیکر سے

"کون؟" اس نے نا سمجھی سے پوچھا

"ارے میں تمہارا دشمن جس نے تمہارا اتنا نقصان کیا ابھی بھی نہیں پہچانا وہ" مقابل نے جیسے اس کا مزاق اڑایا تھا

"ہو کون تم؟ چاہتے کیا ہو تم؟ کیوں کر رہے ہو یہ سب؟ وہ چلایا تھا

"ارے میری جان تم تو ابھی سے چلانا شروع ہو گئے ابھی تو آگے بھی کافی کچھ دیکھنا ہے،،،، وہ کیا کہتے ہیں،،، آگے آگے دیکھو ہوتا ہے کیا" وہ اس کی حالت سے لطف اندوز ہو رہا تھا

"بس اک بار مل جاؤ چھوڑو گانہیں تمہیں" شہر و ملک کی خالت زخمی شیر کی سی تھی جو بس دھاڑ سکتا تھا لیکن کرکچھ نہیں سکتا تھا

Posted on Kitab Nagri

"ارے ارے اتنا غصہ صحت کے لیے اچھا نہیں ہوتا،،،، چھوڑو گے تو تم تب جب پکڑو گے "اس نے جیسے تمسخر اڑایا تھا اس کی بات سن کے شہر و ملک کی گرفت موبائل پہ مضبوط ہوئی تھی

"اچھا چھوڑو اس بات کو یہ بتاؤ اپنے ہی آدمی کے ہاتھوں پہلا دھوکا کیسا لگا؟؟؟ اگر میں چاہتا تو کیمرہ ہیک کر سکتا تھا پر وہ کیا ہے نہ مجھے تمہارے وفاداروں کا چہرہ بھی تو تمہیں دکھانا تھا نہ "اس بات پہ اس کا چہرہ غصے سے لال ہوا تھا اک ہاتھ میں تو موبائل تھا دوسرے ہاتھ کو مٹھی کی شکل میں زور سے بھینچا تھا

"بس اک دفعہ مل جاؤ دیکھنا تمہارا وہ حال کروں گا کہ ساری زندگی یاد رکھو گے،،،،، تمہاری روح تک پناہ مانگے گی مجھ سے "اس نے حلق کے بل چیختے کہا تھا

"چلو دیکھتے ہیں،،،،، میرے اگلے وار کے لیے تیار رہنا ڈیر شہر و ملک تب تک کے لیے اللہ حافظ "مقابل نے مسکراتی آواز میں کہا اور کال کٹ کر دی

کال کٹتے ہی اس نے فون ٹیبل پہ پٹھا اور چیختے ہوئے کرسیاں اٹھا کر پھینکنے لگا پاس کھڑے دلاور خان اور آپریٹر کے دل کانپے تھے اتنا غصہ یعنی اب کسی کی خیر نہیں

رات کو وہ اسے گاؤں کی اینٹرنس پہ اتار کے چلے گئے تھے پھر وہ سے گھر تک پیدل آیا گھر آ کر کپڑے چنچ کے اور اپنا حلیہ ٹھیک کیا

Posted on Kitab Nagri

لینز داڑھی مونچھوں اور جو خالی انجیکشن تھے انہیں اک جگہ رکھ کے ان کو جلا کے ضائع کیا ڈرگزم پہلے ہی ان دونوں کے حوالے کر آیا تھا کہ انہیں ضائع کر دو

یہ سب کرتے اسے دونج گئے پھر الارم لگا کر وہ سو گیا تھا،،، اسے پتہ تھا شہر و ملک سات بجے اٹھتا ہے پھر جم جاتا وہاں سے فارغ ہو کر تقریباً آٹھ بجے ناشتے کے لیے آتا،،، اس دوران ہی اسے رات کے کارنامے کا پتہ چلنا تھا،،، اسے پکا یقین تھا اس کے آدمی فون دلا اور خان کو کریں گے وہ بھی صبح،،، اس لیے اسے جلدی اٹھنا تھا تاکہ اس کاری ایکشن دیکھ سکے

اس نے اب ہیڈن کیمرے دیواروں پہ چپکانے کی بجائے انہیں پین میں لگا کے اک پین اس کی سٹڈی میں اک لاؤنج میں رکھے پینسل باکس میں (کہ وہ کبھی کبھی وہاں بیٹھ کے کام کرتا تھا) اک اس کے کمرے کی رائٹنگ ٹیبل پہ رکھ دیے تھے،،، اور اک بالکل باریک چپ ڈائینگ ٹیبل پہ پڑی فروٹ باسکٹ کے نیچے لگادی تھی اگر چپ پکڑی جاتی اور یہ دیکھنے کی کوشش کی جاتی کہ وہ کس ڈیوائس کے ساتھ کنیکٹڈ ہے چپ کا کنیکشن خود ہی ڈیوائس سے ٹوٹ جانا تھا اور چپ ناکارہ ہو جانی تھی

www.kitabnagri.com

اور کیمرے جس موبائل کے ساتھ کنیکٹ تھے وہ موبائل رجسٹرڈ ہی نہیں تھا اس لیے اگر کیمرے پکڑے جاتے تو اس کو اک نوٹیفیکیشن مل جانا تھا اور اس نے موبائل کی لوکیشن آن ہی نہیں کی تھی انہیں لوکیشن ٹریس کرنے میں ٹائم لگنا تھا تب تک اس نے موبائل کی بینڈ بجا کر یعنی اسے توڑ کر اس لوکیشن سے فوراً موو کر جانا تھا

Posted on Kitab Nagri

صبح اٹھ کے اس نے نماز پڑھی اور اللہ سے اپنے مشن کی کامیابی کی دعا کی اور موبائل لے کر بیٹھ گیا کافی دیر انتظار کے بعد بلی تھیلے سے باہر آہی گئی تھی اور شہر و ملک آندھی طوفان بنا فارم ہاؤس گیا تھا تقریباً پونے گھنٹے بعد اس نے اسے کال کی تھی پرائیوٹ نمبر سے اور جی بھر کر اس کی حالت سے لطف اندوز ہوا تھا

حنین کو یقین تھا کہ وہ فوٹیج دیکھ کر اور کال سن کے اس کا شک چندو پہ بلکل نہیں جائے گا اور نہ ہی وہ اسے بلوائے گا اس لیے وہ ریلیکس تھا ایک دن اور یہاں گاؤں گزار کے آج شہر کے لیے نکل گیا تھا وہاں جا کر اسے پہلے ار ترضی اور فردان سے ملنا تھا انہیں جو کام دیا تھا اس کا پتہ کرنا تھا ہوا یا نہیں پھر عصر ٹائم تک اسے شہر و زولا کے لیے نکلنا تھا

وہ جس سٹاپ پہ اترتا تھا آج اس کی بجائے پیچھلے سٹاپ پہ اتر گیا تھا اس وقت وہ چندو کے گیٹ میں نہیں تھا وہاں سے اسے ار ترضی اور فردان نے پک کیا تھا اور ار ترضی کے فلیٹ میں گئے یہ فلیٹ شہر کے غیر معروف علاقے میں تھا یہ لیا انہوں نے اپنے خفیہ کاموں کے لیے تھا

"یار اک کپ کڑک چائے پلاؤ بہت زیادہ تھک گیا ہوں" وہاں پہنچتے ہی حنین نے صوفے پہ گرتے کہا ار ترضی سر ہلاتا کچن میں چلا گیا

تھوڑی دیر بعد وہ تین کپ چائے لے کر آیا پھر حنین نے انہیں کل کی شہر و ملک کے ساتھ گفتگو کے بارے میں بتایا جسے سن کے دونوں ہنسے یعنی وہ اسے تپانے میں کامیاب ہو گئے تھے

Posted on Kitab Nagri

"اچھا جو کام میں کہا تھا اس کا کیا بنا؟" حنین نے سوالیہ نظروں سے دونوں کو دیکھا

"ہاں ہو گیا ہے کام" فردان نے کہا

"تمہاری دی گئی معلومات کے مطابق میں پتہ کروایا تھا وہ اسی شہر کے متوسط علاقے میں رہتے ہیں عثمان صاحب کا انتقال ہو گیا ہے پانچ چھ سال پہلے ان کے بھائی احسان صاحب کا اکھی بیٹا جو کہ انتہائی اوباش اور عثمان صاحب کی اکھی بیٹی جو کہ یونی کی سٹوڈنٹ،،،، اور امپورٹنٹ بات یہ ہے ان کی بیٹی زرش اور ار ترضی کی بلا کی تیسری دوست حیا ہے" فردان نے اسے ساری تفصیلات بتائیں اور آخر میں شرارت سے ار ترضی کو دیکھتے کہا اور ار ترضی نے اسے گھوری سے نوازا تھا

"اب بتاؤ یہ ساری انفارمیشن کیوں نکلوائی ہے اور یہ کون لوگ ہیں؟" ار ترضی نے اسے دیکھتے پوچھا جو کسی گہری سوچ میں گم تھا ار ترضی کے پوچھنے پہ اس نے گہری سانس بھری اور ان کی طرف متوجہ ہوا

"یہ جن کی انفارمیشن میں نکلوائی ہے وہ میری پھپھو اور پھپھا ہیں اور ان کی بیٹی حیا میری کزن ہے اور تم لوگوں کی بھابھی بھی" اس نے سنجیدگی سے دونوں کو دیکھتے کہا تھا اسے پتہ تھا دونوں کو یہ سن کے شک لگے گا

"کیا مطلب ہماری بھابھی؟" وہ دونوں آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہے تھے

"ارے میں تم لوگوں کا دوست ہوں اور وہ میری منکوحہ اس حساب سے وہ تم لوگوں کی بھابھی ہوئی نہ" اس نے اطمینان سے کہا

"کیا ایا؟" دونوں چیخے تھے

Posted on Kitab Nagri

"یعنی کے تم نے نکاح کر لیا اور ہمیں بتایا تک نہیں" فردان نے غصے سے بھری آواز میں کہا

"ہم تو تمہیں دوست سمجھتے اور تم نے ہمیں اپنے نکاح کے چھوہارے تک نہیں کھلائے" ارتضیٰ کی بھی صدمے سے بھرپور آواز گونجی تھی

"ابے بے غیر تو میں خود اس وقت پانچ سال کا تھا مجھے خود کی ہوش نہیں تھی تم لوگوں کو بلا کے میں چھوہارے کھلاتا" اس نے دونوں کو گھورتے کہا تھا

"ہمیں پوری سٹوری بتاؤ کیا ہوا؟ کیسے ہوا؟" ارتضیٰ نے بے صبری سے کہا

"مجھے خود کچھ نہیں پتہ جب مشن کے سٹارٹ میں گھر گیا تھا تب باباجان نے بتایا تھا تمہارا نکاح بچپن میں تمہاری پھپھو کی بیٹی سے ہو گیا تھا تمہارے داداجان کی خواہش پہ،،،، کسی وجہ سے تمہارے پھپھا چلے گئے تھے یہاں سے انہوں نے کہا تھا جب وقت آیا تم لوگوں کی امانت کے ساتھ واپس آ جاؤں گا لیکن آج تک آئے نہیں اس لیے تم ان کا پتہ لگاؤ" اس نے ساری تفصیلات دونوں کے گوش گزاری تھیں جس پہ دونوں نے سر ہلایا

"ویسے اک اور بات بھی ہے بھابھی کے بارے میں،،، انہیں آرمی سے جنون کی حد تک عشق ہے،،، اکثر ان کے پاس سے گزرتے یہی سنا ہے اپنی دوستوں سے کہہ رہی ہوتی،،، میں کسی آرمی والے سے ہی شادی کروں گی،،، اب انہیں کیا پتہ وہ تو بچپن سے اک فوجی پہ قبضہ کر کے بیٹھی ہیں" فردان نے شرارت سے حنین کو دیکھتے کہا جس پہ وہ صرف دھیمے سے مسکرایا تھا

Posted on Kitab Nagri

"چل یار نکاح کے چھوہارے تو کھلائے نہیں اب ولیمے کی بریانی ہی کھلا دے پھر جلدی سے دو چار بچوں کا چاچا بنا دے" تھوڑی دیر کی سنجیدگی کے بعد ارتضیٰ کی شرارت سے بھرپور آواز گونجی تھی جس پہ حنین نے اسے گھورا تھا اور فردان کا قہقہہ بے ساختہ تھا

"اس کمینے سے کبھی سیدھی بات کی توقع نہیں کی جاسکتی" فردان نے ہنستے ہوئے کہا تھا جبکہ حنین آستین چڑھاتا ارتضیٰ پہ ٹوٹ پڑا تھا فردان بھی کیوں پیچھا رہتا تینوں اک دوسرے کی دھلائی میں مصروف ہو گئے اور اس دوران انہوں نے پورا دھیان رکھا تھا کہ حنین کہ منہ پہ کوئی نقش نہ چھپے

اچھی طرح اک دوسرے کی دھلائی کر کے اب تینوں کے قہقہے وہاں گونج رہے تھے

یہ دوستی رشتہ ہی ایسا ہوتا خون کے رشتوں سے بھی زیادہ سگایہ وہ رشتہ ہوتا جو کہ آپ کہ غم میں آپ کے ساتھ روتا آپ کی خوشی میں آپ سے بھی زیادہ خوش ہوتا جس کی خود کی زندگی میں چاہے بھلے کتنی ہی الجھنیں اور غم کیوں نہ ہو دوست کے لیے ماہر نفسیات بن جاتا اس کی الجھنیں ختم کرنے کے لیے،،،، یہ دوستی کا رشتہ اللہ کی عطا کردہ نعمتوں میں سے اک نعمت ہے جس کے لیے اللہ کا شکر ادا کرنا انسان پہ واجب ہوتا

www.kitabnagri.com

حنین کو دونوں نے اسی سٹاپ پہ ڈراپ کیا جس سے پک کیا تھا اس وقت وہ چندو کے گیٹ اپ میں تھا وہاں سے وہ اگلے سٹاپ پہ اتر ا اور وہاں سے سیدھا شہر وزولا گیا

لیکن شہر وز ملک نے اسے کہا کہ فلحال اس کے لیے کوئی کام نہیں وہ چاہے تو وہ اپنے گاؤں واپس جاسکتا ہے

Posted on Kitab Nagri

وہاں سے وہ فلیٹ میں آیا تھا دو تین بسیں تبدیل کرنے کے بعد اور اس دوران وہ اپنا خلیہ بھی تبدیل کر چکا تھا تب سے وہ بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ اب شہر و ملک نے کیا کرنا ہے کیونکہ حنین کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ اس نے کچھ کرنا ضرور ہے لیکن کیا یہ وہ سمجھ نہیں پارہا تھا وہ موبائل نکال کے کبھی دفعہ شہر و لا کا اندرونی منظر دیکھ چکا تھا لیکن کوئی کلیو نہیں مل رہا تھا

عصر سے اب رات ہو چکی تھی لیکن کچھ پلے نہیں پڑ رہا تھا ارتضیٰ اور فردان بھی آچکے تھے وہ بھی اپنے اپنے تکیے لگا رہے تھے

"یار کہیں وہ اپنے فارم ہاؤس سے سب کچھ کہیں اور تو ٹرانسفر نہیں کرنے والا؟" ارتضیٰ نے پرسوج آواز میں کہا "نہیں اس کی سب سے سیف جگہ وہ فارم ہاؤس ہے اس کے علاوہ اس کی جتنی بھی پراپرٹی ہے وہ ساری آبادی والے علاقوں میں ہے اور وہاں وہ سب کچھ رکھنے کا رسک نہیں لے سکتا" حنین نے اس کے خیال کو رد کیا

"کیا پتہ یار ویسے ہی اس نے تمہیں چھٹی دی ہو،،، اس کے فارم ہاؤس سے ڈرگزر چوری ہوئے ہیں بھاری مقدار میں ایسے میں وہ ڈرگزر سپلائی تو نہیں کر سکتا نہ،،، اور تمہارا کام ہی ڈرگزر سپلائی کرنا ہے" فردان نے کہا اس کی بات دونوں کو ٹھیک لگی تھی ایسا بھی ہو سکتا تھا

"لیکن پھر بھی کل تم دونوں یونی میں چوکنار ہو گے کوئی بات بھی خلاف معمول دکھی تم لوگ مجھے اسی ٹائم اطلاع دو گے" حنین نے دونوں کو کہا جس پہ انہوں نے سر ہلایا

Posted on Kitab Nagri

دشمن چاہے چھوٹا ہو یا بڑا اسے کبھی کمزور سمجھنے کی غلطی نہیں کرنی چاہیے،،،،، کیا پتہ یہ غلطی ہی سارے کھیل کی واٹ لگا دے اس لیے دشمن کی طرف سے ہر دم چوکنا رہنا چاہیے

ارتضیٰ یونی کے گیٹ پہ بیٹھا ہوا تھا وہ پہلے بھی چوکس ہو کر بیٹھتا تھا بظاہر اپنے آپ میں مگن ہوتا تھا مگر ہر طرف نظریں رکھتا تھا لیکن آج وہ کچھ زیادہ ہی ایکٹیو تھا

اسے کوئی مشکوک فرد تو فلحال نظر نہ آیا لیکن بلا اپنی طرف آتی نظر آگئی

"اوشٹ یہ کہاں سے ٹپک گئی،،،،، کبھی کبھی دل کرتا ہے سب کچھ چھوڑ کر اس کی ہی گردن دبا دوں" اسے دیکھتے ارتضیٰ دل ہی دل میں بڑبڑایا

"ہائے باباجی کیسے ہیں؟ اتنے میں آپ کی طرف نہیں آئی آپ نے مجھے مس تو کیا ہو گا؟ بس میں ہوں ہی اسی قابل لوگ مجھے بھول ہی نہیں پاتے" صفا وہاں آتے ہی نان سٹاپ شروع ہو گئی جبکہ ارتضیٰ نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا مگر بولا کچھ نہیں

www.kitabnagri.com

"لگتا ہے باباجی آپ میرے اتنے دن نہ آنے کی وجہ سے ناراض ہیں مجھ سے اس لیے ہی بات نہیں کر رہے" اس کچھ نہ بولتے دیکھ صفا نے پھر کہا

اس کی بات سن کے ارتضیٰ غصے سے اٹھا اسے اٹھتے دیکھ کر صفا بغیر ادھر ادھر دیکھے یونی کی طرف دوڑ لگا دی اسے اس طرح ڈر کے بھاگتے دیکھ کر ارتضیٰ کو ہنسی تو بہت آئی لیکن وہ ضبط کر گیا

Posted on Kitab Nagri

صفانے حیا اور زرش کے پاس جا کر بریک لگائی جو اسے دوڑتے آتے دیکھ کر حیران ہو رہی تھیں

"کیا ہوا ہے؟ کیوں بے نتھے بیل کی طرح بھاگ رہی ہو؟ یا او لمپکس کی دوڑ میں حصہ لیا ہوا ہے" زرش نے اس پہ طنز کیا تو صفانے اسے گھورا پھر اپنا سانس بحال کر کے انہیں بتایا کہ ہوا کیا ہے

اس کی بات سن کر وہ دونوں ہنستی گئی جبکہ صفا انہیں گھور رہی تھی

"یار تو تمہیں کہتا کون ہے اس فقیر سے پنگے لو؟" حیا نے بمشکل اپنی ہنسی کنٹرول کرتے کہا

"یار مجھے کیا پتہ تھا وہ کچھ زیادہ ہی ری ایکٹ کر جائے گا" اس نے منہ بناتے کہا

"اچھا چلو فحال یہاں سے کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے" زرش نے کہا اور پھر وہ تینوں اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھ گئیں

ارتضیٰ ابھی یہ سوچ ہی رہا تھا کہ حنین کا وہم ہو گا کہ وہ کچھ کرنے والا ہے اتنے میں یونی کے اک گروپ کے لڑکے ہاتھوں میں ڈنڈے پکڑے یونی میں داخل ہوئے انہیں دیکھتے اس کا ماتھا ٹھنکا

وہی اس کی واچ پہ لگے سپائی کیمرے سے یہ منظر دیکھتا حنین بھی ٹھٹھکا تھا یقیناً شہر و ملک کا ارادہ یونی کے دو بڑے گروپس کو آپس میں لڑوانے کا تھا

Posted on Kitab Nagri

"ارتضیٰ جہاں تک میرا خیال ہے شہر و ملک گروپس کو آپس میں لڑوا کر یونی کا ماحول خراب کرنا چاہتا ہے،،،، میں بھی بس تھوڑی دیر تک پہنچتا ہوں وہاں" ارتضیٰ کے ایئر پیس میں حنین کی آواز گونجی تو اس نے سر ہلایا وہ یہاں سے اٹھنے کا بھی رسک نہیں لے سکتا تھا کیونکہ اگر وہ اٹھتا تو بعد میں شک کے دائرے میں اسی نے آنا تھا

جب تک حنین وہاں پہنچا تھا دونوں گروپس میں لڑائی کی نوبت پتھر اؤتک آپچی تھی دونوں گروپس اندھا دھند اک دوسرے پہ پتھر پھینک رہے تھے یونی میں اک بھگدڑ مچی ہوئی تھی کچھ سٹوڈنٹس یونی کے بیک اور مین ڈور سے جا چکے تھے اور کچھ ابھی بھی ادھر ادھر بھاگ رہے تھے

فردان نے ٹارگٹ کا حنین کو بتانا تھا کہ وہ کون سے سٹوڈنٹس ہیں جو شہر و ملک کے کہنے پہ یہ سب کر رہے اس نے بھیڑ کا فائدہ اٹھا کر ان کی ٹانگ میں گولی مار کے بتانا تھا کہ کونسا ٹارگٹ ہے اور خود ارتضیٰ کو لے کر جو کہ بیک گیٹ پہ کھڑا تھا اسے لے کر چلے جانا تھا اور حنین نے اپنے بندوں کے آنے تک ٹارگٹ پہ ہی نظر رکھنی تھی کہ وہ اگر چاہے بھی تو نہ بھاگ پائیں اور اسی جھگڑے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے شہر و ملک کے بندوں کو انڈر گراؤنڈ کر دینا تھا اس کے بعد شہر و ملک جو بھی کر لیتا لیکن اس کے بندے نہیں ملنے تھے

فردان نے منہ پہ رومال باندھا ہوا تھا کیونکہ فحال اس کے پاس کوئی ماسک نہیں تھا جس سے چہرہ بدل لیتا اور حنین دونوں گروپس میں سے اک گروپ میں تھا اس نے ماسک لگایا ہوا تھا جس سے اس کی پہچان قطعی ممکن نہیں تھی اس کے باوجود بھی اس نے منہ پہ رومال باندھا ہوا تھا کیونکہ دونوں گروپس نے رومال سے اپنے فیس

Posted on Kitab Nagri

کور کیے ہوئے تھے اس نے فردان سے کہہ کر یونی کے کیمرے بھی آف کر دے تھے تاکہ شہر و ملک کے بندوں کو غائب کرنے میں مسئلہ نہ ہو

فردان نے سارے ٹارگٹس کے دونوں ٹانگوں پہ فائر کیے تھے تاکہ وہ بھاگ نہ سکیں آخر فائر کر کے اس نے ہاتھ نیچے کیا ہی تھا کہ اسے پیچھے سے چیخ کی آواز سنائی دی وہ اس وقت کمپیوٹر لیب والی سائیڈ پہ کھڑا تھا کہ وہاں کوئی بھی نہیں تھا جب چیخ کی آواز سنی تو پیچھے مڑ کر دیکھا تو زرش صفا اور حیا منہ پہ ہاتھ رکھ کر آنکھیں پوری کھولیں اسے ہی دیکھ رہی تھیں انہیں دیکھتے اس کا ہاتھ بے ساختہ ماتھے پہ گیا تھا

وہ تینوں بھی جھگڑا دیکھتے باہر جانے کو لپکی تھی لیکن بہت زیادہ بھیڑ کی وجہ سے وہ اک خالی کلاس روم میں گھس گئی تھیں تھوڑی دیر بعد بھیڑ کم ہو گئی تو وہ بھی نکل جائیں گی کافی دیر بعد جب کوئی آواز نہ آئی تو کلاس روم سے نکل کر باہر آئیں اور تھوڑی دور کھڑے سر مصطفیٰ کو فائرنگ کرتے دیکھ کر تینوں کی چیخ نکل گئی

"یار حنین بھابھی لوگوں نے مجھے فائرنگ کرتے دیکھ لیا" اس نے دھیمی آواز میں کہا بلوٹو تھ سے یہ بات سن کر گروہ کے اک لڑکے کو مارتے حنین کے ہاتھ تھمے تھے وہ اسے وہی چھوڑتے تھوڑا پیچھے ہوا

www.kitabnagri.com

"کہاں ہو تم اس وقت؟" اس نے پوچھا

"لیب کے سامنے" اس نے جواب دیا

Posted on Kitab Nagri

حنین ٹارگٹ پہ ہی نظرین ٹکائے نامحسوس انداز میں اٹے قدم لیب کی طرف بڑھا سامنے ہی اسے فردان اور تین لڑکیاں کھڑی نظر آئی اسے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ وہ تو وہی لڑکیاں جن میں سے اک کی وطن اور آرمی سے محبت دیکھ کر وہ متاثر ہوا تھا لیکن اسے یہ نہیں پتہ تھا ان میں سے حیا کون ہے

"تم ان تینوں کو لے کر یہاں سے نکلو" حنین نے فردان سے کہا

"لیکن یار وہ مجھے گولی چلاتے دیکھ چکی اور میرے ساتھ ارتضیٰ بھی جانا ہے تو انہیں کیسے،،،" اس نے بات ادھوری چھوڑی

"لیکن ان کو یہاں سے نکالنا بھی ضروری ہے،،،، اچھا تم انہیں کہو اگر نہیں مانی تو پھر میں کال کروں گا جو بھی ان میں سے حیا ہے اسے فون دینا،،، مجھے نہیں پتہ پھپھو اسے نکاح کا بتایا یا نہیں لیکن رسک لینا بھی ضروری ہو گیا ہے" حنین نے اسے کہا تو فردان نے اس کی بات مان لی اس نے اک نظر تینوں کو دیکھا جو ابھی اسی حالت میں کھڑی تھیں

"آپ تینوں گئی نہیں ابھی؟ چلیں آپ لوگ میرے ساتھ چلیں جلدی اس سے پہلے کے حالات مزید خراب ہوں" فردان نے ایسے کہا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں

"یہ دیکھنے کے بعد آپ کو لگتا ہم آپ کے ساتھ جائیں گی" حیا نے کہا اور تینوں دو قدم پیچھے ہٹیں

"دیکھیں بھابھی،،،" فردان کے منہ سے جلدی میں بھانھی نکل گیا

"بھابھی؟" تینوں یکدم چلائیں

Posted on Kitab Nagri

"ہاں بھابھی،،،،، حیا آپکو پتہ ہو گا کہ آپکا نکاح بچپن میں ہو چکا ہے "اس کے منہ سے نکاح کاسن کی تینوں حیران ہوئی تھیں لیکن ساتھ ہاں میں سر بھی ہلایا حیا نے

"آپ کا جس سے نکاح ہوا ہے وہ میرا دوست ہے،،،،، اور ہم کوئی دہشت گرد نہیں ایجنسی کے بندے ہیں اور اک مشن پہ ہیں،،،،، یہ بات میں آپکو کبھی نہ بتاتا،،، لیکن فلحال مجبوری بن گئی ہے،،، کیونکہ مجھے میرے دوست نے کہا ہے کہ آپ تینوں کو ریسکیو کرنا ہے،،، آپ کی وطن سے محبت دیکھ کر آپکو بتا رہا کیونکہ یہ محبت دیکھ کر مجھے یقین ہے آپ کسی سے کچھ نہیں کہیں گی "اس نے تینوں کی طرف دیکھتے کہا لیکن ان کی شکل دیکھ کر لگ رہا تھا انہیں یقین نہیں آرہا

فردان نے موبائل نکال کر حنین کو کال کی اور موبائل حیا کی طرف بڑھا دیا جسے اس نے حیرت سے تھام کر کان سے لگایا

"اسلام و علیکم "موبائل سے اک بھاری آواز گونجی تھی

"و علیکم السلام "حیا نے دھیمے سے کہا

"حیا سامنے دیکھیں "اس کی بات پہ حیا کی نظریں سامنے کی طرف اٹھی تھیں اس کے دیکھنے پہ اس نے ہاتھ ہلایا تو حیا نے سر دوبارہ جھکا لیا تھا

"جس نے ابھی ہاتھ ہلایا وہ میں ہی ہوں حنین،،،،، مجھے نہیں پتہ پھپھو نے آپکو کیا بتایا ہے میرے بارے کچھ بتایا بھی ہے یا نہیں،،، لیکن یہ بات اٹل ہے کہ آپ میری بیوی ہیں اور آپکی حفاظت میری ذمہ داری ہے،،،

Posted on Kitab Nagri

اس لیے فردان آپ سے جو بھی کہہ رہا ہے وہ ہی کریں،،، ابھی آپ اور آپکی دوستیں یہاں سے جائیں اس کے ساتھ،، اور بھول جائیے گا آپ نے یونی میں کچھ دیکھا ہے اور کسی بات کا آپ لوگوں پتہ چلا ہے،، اندر سٹینڈ؟" اس نے کہا تو حیا نے دھیمے سے جی کہا

"گڈ،،، اک دو دن تک یونی آنے کی ضرورت نہیں ہے اور پرسوں تک بابا جان اور ماما آئیں گی تم لوگوں لے جانے پھپھو کو بھی بتا دینا،،، حنین نے مزید اک دو بات کر کے کال بند کر دی کیونکہ اس کے بندے آچکے تھے کال بند ہوتے ہی اس نے موبائل فردان کی طرف بڑھایا جسے پکڑ کر وہ تیزی سے بیک ڈور کی طرف بڑھا وہی اس نے گیٹ سے اندر گاڑی پارک کی ہوئی تھی حیا بھی ان دونوں کا ہاتھ پکڑتی اس کے پیچھے بھاگی تھی جبکہ وہ دونوں حیران پریشان معاملہ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھیں

ان کے گاڑی میں بیٹھتے فردان نے جلدی سے گاڑی گیٹ سے نکالی تھی اور تھوڑی دور جا کر گاڑی روکی ابھی وہ تینوں کچھ سمجھتی کہ گاڑی کا فرنٹ ڈور کھولتے وہی فقیر اندر بیٹھا تھا جس سے صفا کو کچھ زیادہ ہی لگاؤ تھا اس کے بیٹھے ہی فردان نے گاڑی تیزی سے آگے بڑھائی تھی جبکہ وہ تینوں آنکھیں پھاڑے اسی کو دیکھ رہی تھیں جو اب وگ اور بینڈز وغیرہ اتار رہا تھا

فردان نے کھنگارنے پہ ارتضیٰ اس کی طرف متوجہ ہوا تو اس نے آنکھ سے پیچھے کی طرف اشارہ کیا اس نے پیچھے دیکھا تو وہ تینوں آنکھیں پھاڑے اسی کو دیکھ رہی تھیں

Posted on Kitab Nagri

ارتضیٰ نے اپنی نظریں واپس فردان کی طرف موڑی جس نے مختصر اُسے سارا واقعہ بتایا وہ تینوں ابھی تک
صدے میں تھیں چونکی تو تب جب گاڑی حیا کے گھر کے سامنے رکی

ان تینوں کو حیرت کا اک اور جھٹکا لگا کہ بغیر اڈریس پوچھے ہی انہیں ان کے گھر پہنچا دیا حیرت پہ قابو پاتی وہ گاڑی
سے نکلیں تھی اور وہ گاڑی بھگا کر لے گئے

وہ تینوں حیرت میں ہی حیا کے گھر میں داخل ہوئیں تھی جو بھی تھا آج کا دن ان تینوں کے لیے کسی ایڈوینچر سے
کم نہیں تھا جھٹکے پہ جھٹکا لگا تھا انہیں آج

"یار مجھے کوئی یقین دلاؤ جو کچھ آج دیکھا ہے وہ خواب نہیں حقیقت ہے" حیا کے کمرے میں داخل ہوتے صفا
نے دہائی دی

"ہاں یار مجھے بھی لگ رہا ہے کہ میں خواب میں ہوں" زرش نے بھی ٹرانس کی کیفیت میں کہا جبکہ حیا صاحبہ تو
کہیں اور ہی گم تھیں

اسے دیکھتی صفا کی آنکھیں شرارت سے چمکیں تھیں اس نے کہنی مار کے زرش کو بھی اس کی طرف متوجہ کیا
"لگتا ہے آج تو کوئی کسی کے خیالوں میں کھویا ہے" زرش نے صدماتی کیفیت سے نکلتے شرارتی لہجے میں کہا
اس کی بات پہ وہ چونکی تھی اور نہ سمجھی سے انہیں دیکھا

Posted on Kitab Nagri

"ہاں بھئی آج اپنے ان سے جو بات ہو گئی ہے تو آج ہماری باتیں کہاں سمجھ آئیں گی میڈم کو" صفا کی بات پہ وہ جھینپ گئی تھی اور بیڈ سے تکیہ اٹھا کر اسے مارا

"ویسے یار سچ بتاؤ کیسا لگ رہا ہے اپنے ان سے بات کر کے" صفا نے سنجیدگی سے کہا جبکہ شرارت اس کی آنکھوں سے صاف جھلک رہی تھی

"یار میں سوچ رہی ہوں میں اتنی جلدی کیسے یقین کر لیا ان کی بات پہ اگر وہ فراڈ نکلے تو؟" حیا نے کہا تو صفا اور زرش نے اس کی بے تکی بات پہ اپنا سر پیٹ کے اسے گھورا

"یار کبھی کبھی تم صحیح بے وقوفوں والی حرکتیں کرتی ہو،،، اگر وہ فراڈ ہوتے تو ہم یہاں صحیح سلامت نہ بیٹھیں ہوتیں اور دوسری بات جو بات تمہیں خود ابھی پتہ چل رہی ہے وہ کسی اور کو کیسے پتہ چل جائے گی" زرش نے اس کی عقل پہ ماتم کرتے کہا تو وہ سر ہلا کے رہ گئی

"ویسے جیجی نے اپنا نہیں بتایا؟" صفا نے بڑی رازداری سے پوچھا تو اس نے میں ہاں میں سر ہلایا

"کیا نام ہے؟" دونوں نے بے تابی سے پوچھا تو اس نے اک نظر انہیں دیکھا

"حنین" اس نے دھیمی آواز میں کہا

"ارے واہ بڑا پیارا نام ہے" دونوں نے ستائشی لہجے میں کہا

"یار چھوڑو ان باتوں کو کچھ کھلا دو یار بڑی بھوک لگی ہے" صفا نے مسکین شکل بنائی تو حیا سے گھورتی اٹھ کھڑی ہوئی

Posted on Kitab Nagri

تینوں نے ندرت بیگم کے ساتھ کھانا کھایا کھانا کھا کہ دو چار باتیں کر کے وہ دونوں اپنے گھر چلی گئیں اور وہ ندرت بیگم کی گود میں سر رکھ کے لیٹ گئی تو وہ اس کے سر میں انگلیاں چلانے لگیں اس نے سکون سے آنکھیں موند لیں

"اماں اک بات پوچھو؟" تھوڑی دیر بعد اس نے آنکھیں کھولتے کہا تو انہوں نے ہاں میں سر ہلایا "وہ،،،، وہ ان کا نام کیا ہے؟" اس نے جھجھکتے ہوئے کہا پہلے تو ندرت بیگم نے نا سمجھی سے اسے دیکھا پھر سمجھ آنے پہ مسکرائیں تھی

"اچھا تو میری بیٹی نے اپنے ان کا نام پوچھنا ہے" انہوں نے شرارت سے کہا "نہیں نہیں وہ صفا زرش پوچھ رہی تھیں" وہ سرخ پڑتی کہنے لگی "حنین نام ہے میرے بچے کا" انہوں نے محبت سے اس کا نام لیا اس نے سر ہلاتے آنکھیں بند کر لیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

حنین شہر و ز ملک کے تینوں آدمیوں کو اٹھا کہ اپنے ٹارچر سیل لاچکا تھا جو یونی میں سٹوڈنٹس کے روپ میں دوسرے سٹوڈنٹس کونشے کی لت لگوا رہے تھے اس دوران ان کو لگی گولیاں بھی نکالی جا چکی تھیں اب اگلا کام ان سے سب کچھ اگلوانے کا تھا جو وہ جانتے تھے

"ہاں تو کیسا محسوس ہو رہا؟ زیادہ درد تو نہیں ہو رہا ٹانگوں میں؟" حنین نے مصنوعی فکر سے پوچھا اس کا فیس ابھی بھی رومال سے ڈھکا ہوا تھا

Posted on Kitab Nagri

"کون ہو تم؟ کیوں اٹھا کہ لائے ہو ہمیں؟ چھوڑیں گے نہیں ہم تمہیں" ان میں سے اک نے چلاتے ہوئے کہا

"ارے تم تو بڑے خطرناک ہو میں تو ڈر گیا" حنین نے ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے کہا

"اب سیدھی طرح بتاؤ تم لوگوں کو کیا کیا پتہ ہے آج اور کیا ہونے والا ہے جلدی بتاؤ" حنین نے سنجیدگی سے کہا

"نہیں بتائیں گے جو کرنا ہے کر لو" وہ تینوں اکڑے تو حنین نے سر ہلایا اور اپنے ساتھی کو آواز دے کر کٹر منگوا دیا

"اب بھی بتاؤ گئے یا نہیں؟" اس نے کٹہا تھ میں گھماتے ہوا کہا وہ تینوں ڈرے ہوئے تھے لیکن پھر بھی نہ میں سر ہلایا

"چلو جیسے تم لوگوں کی مرضی" ابھی وہ اس کی بات سمجھے بھی نہ تھے کہ اس نے اک کی انگلی پکڑ کر ناخن کھینچا اور اس شخص کی چیخیں گونجی تھیں

"ابھی تو ناخن اکھاڑا ہے اگر اک لفظ بھی جھوٹ بولا تو اک اک کر کے تم تینوں کی انگلیاں کاٹ دوں گا،،،، تو سوچ لو بتانا ہے یا،،،، اس نے بات ادھوری چھوڑی

"بتاتا ہوں بتاتا ہوں" اس پہلے کے حنین اس کی انگلی کاٹتا اس نے تیزی سے کہا

"گڈ،،،، جلدی بولو زیادہ ٹائم نہیں ہے" حنین نے کٹروالا ہاتھ نیچے کرتے کہا

Posted on Kitab Nagri

"ہمارا کام بس یونی میں سٹوڈنٹس کو نشہ پہ لگانا تھا،،، ہم پہلے سٹوڈنٹس سے دوستی کرتے پھر آہستہ آہستہ انہیں اس لت پہ لگاتے،،، لیکن کافی دنوں سے ڈر گز سپلائی نہیں ہو رہی ہے تھے یونی کیونکہ روز ہاسٹلز سے ڈر گز چوری ہو جاتے تھے،،، پھر جہاں سر نے ڈر گز رکھے ہوتے تھے وہاں سے بھی کسی نے چوری کر لیے،،، اتنے دن سے یونی میں سکون تھا جو سر سے برداشت نہیں ہو رہا تھا اس لیے انہوں نے یونی کے دو بڑے گروپس کے درمیان دنگا کروایا،،، اس کے علاوہ آج سر نے لڑکیاں بھی سمگل کرنی ہیں کسی فارنر کسٹمر کو،،، رستے میں انہیں کوئی روکے گا بھی نہیں کیونکہ جس رستے سے وہ جاتے ہیں وہاں پہ جو پولیس چوکیاں ہیں وہ ان کی وفادار ہیں"

اس نے جلدی جلدی بتایا سب کچھ اور ساتھ وہ رستہ بھی بتایا جس سے انہوں نے لڑکیوں کو لے کر جانا تھا

"اس کے علاوہ کچھ؟" حنین نے مزید پوچھا

"نہیں اس کے علاوہ کچھ نہیں آج کا بس یہی پلان ہے" اس شخص نے جلدی سے کہا

"اب تو سب کچھ بتا دیا اب تو ہمیں چھوڑ دو" اس نے التجا کی جس پہ حنین کے لبوں پہ طنزیہ ہنسی آئی تھی

"تم نے اس وطن کے ساتھ غداری کی ہے،،، اس وطن کا کھا کہ یہی پہ رہ کہ،،، اس کی مٹی پہ کھیل کے اسی سے غداری کی ہے،،، اور اس وطن کے بیٹے اس وطن کے غداروں کو کبھی چھوڑتے نہیں،،، تم لوگوں کی اب ساری زندگی یہی سڑنا ہے اور بیٹھ کے ماتم کرنا کہ تم نے اپنے سر کا ساتھ کیوں دیا،،، اور اس بات کو بھی بھول جانا کہ تمہارا سر کبھی تمہیں یہاں سے نکلوا سکے گا،،، کیونکہ تم لوگوں مار خوروں کی گرفت میں ہو جس میں سے تم لوگوں کو نکلوانا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے" حنین کے لہجے میں بلا کی سختی تھی

Posted on Kitab Nagri

"ان لوگوں کی اچھی خاطر تواضع کرنا،،، کوئی کمی نہیں رہنی چاہیے" اپنے ساتھی کو کہتے وہ وہاں سے نکل گیا
باہر نکلتے ہی اس نے فردان اور ارتضیٰ سے رابطہ کیا کیونکہ شہر و ملک کے پلان چینج کرنے سے پہلے پہلے انہیں
ان لڑکیوں کو ریسکیو کرنا تھا

جب سے ڈرگزنائب ہوئے تھے فارم ہاؤس سے تب سے شہر و ملک زخمی شیر کی طرح گھوم رہا تھا سوچ سوچ کر
تھک گیا تھا کہ کون ہو سکتا ہے اس کا دشمن کوئی بزنس کی دنیا کا ہے یا کوئی ڈرگ مافیہ اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا
کتنے دن ہو گئے تھے اس نے چیخیں نہیں سنی تھیں نہ ڈرگزن سہلائی ہو رہے تھے آخری دفعہ جو دھماکہ ناکام ہوا تھا
اس کے بعد کائی دھماکہ نہیں ہوا تھا اور نہ ہی اس نے لڑکیاں سمگل کی تھیں

لڑکیاں کیا وہ زیادہ تر عورتیں ہوتی تھیں جب ان کو وہ ان کے بچوں سے جدا کرتا تو ان بچوں کی چیخیں سن کے
اسے سکون ملتا تھا

اسی لیے اس نے آج کے دن دو دو کام کیے تھے اک یونی میں جھگڑا کروایا اور دوسرا عورتوں کو سمگل کرنے کے
لیے بھیجا تھا اور ان کی چیخیں سن کے اس کی روح تک کو سکون حاصل ہوا

اور وہ صبح سے ٹی۔وی کے آگے برجمان تھا جہاں نیوز اینکر چیخ چیخ کر کے آج یونی میں ہوئے واقعہ کا بتا رہا تھا اور
وہ مسرور سا سن رہا تھا کیونکہ اس کا پلان جو سکسیسفل ہو گیا تھا لیکن یہ خوشی چند لمحو کی ہی تھی

وہ ابھی ٹی۔وی کے آگے ہی بیٹھا ہوا تھا کہ دلاور خان وہاں آیا

Posted on Kitab Nagri

"آو خان دیکھو ہمارا پلان کامیاب ہو ہی گیا" اس نے ٹی وی کی طرف اشارہ کرتے کہا جس پہ دلاور خان اک نظر ٹی وی کو دیکھا اور اک نظر اسے

"سرپلان تو کامیاب ہو گیا لیکن اک اور بری خبر بھی ہے ساتھ "دلاور خان نے آہستگی سے کہا تو اس نے چونک کر اسے دیکھا

"خان آجکل میرا دل کرتا ہے سب سے پہلے تمہارا گلہ دبا دوں ہر دوسرے دن آکر کہتے ہو سر بری خبر ہے" اس نے غصے سے کہا

"اب بولو بھی" اسے چپ دیکھ کر شہر وز ملک نے کہا

"سریونی میں لڑائی تو ہو گئی لیکن ہمارے جو بندے سٹوڈنٹس کے روپ میں وہاں تھے وہ غائب ہیں کب سے ڈھونڈ رہے ہیں لیکن کوئی نام و نشان نہیں مل رہا" اس نے نظریں جھکائے کہا اس کی بات سن کے شہر وز ملک کو جھٹکا لگا تھا

"خان،،، خان میرا دماغ خراب کر دیا ہے تم لوگوں نے کسی کام کے نہیں ہو تم سب "وہ دھاڑا

"اب کھڑے کھڑے میرا منہ کیا دیکھو رہے ہو جاؤ ڈھونڈو انہیں مجھے ہر حال میں چاہیے وہ "اس نے صوفے سے کھڑے ہوتے کہا اور سر کے بال مٹھی میں جھکڑے اس کی بات سن کے دلاور خان وہاں سے جانے لگا

Posted on Kitab Nagri

اک دم سے شہر و ملک کے ذہن میں یہ بات آئی کہ بے شک اس نے ہر کام کے لیے علیحدہ علیحدہ بندے رکھے ہوئے لیکن کوئی بھی کام کرتا تو سب کو پتہ ہوتا تھا کیونکہ اس کا نظریہ یہ تھا کسی بھی وقت کسی کی بھی مدد کی ضرورت پڑ سکتی اس لیے جو بھی کام کرنا اس کا سب کو پتہ ہونا چاہیے

اور جو بندے غائب ہوئے تھے انہیں بھی پتہ تھا کہ اس نے آج سمگلنگ بھی کرنی اب وہ غائب تو کچھ بھی ہو سکتا

"رکوخان" وہ ٹی۔وی لاؤنج کے دروازے پہ پہنچا تھا کہ شہر و ملک کی آواز پہ رکا

"کنٹینر روانہ ہو چکے ہیں؟" اس نے پوچھا تو دلاور خان نے ہاں میں سر ہلایا

"انہیں رکواؤ جلدی کرو،،، انہیں کہو وہ جہاں بھی ہیں وہی رک جائیں،،، جلدی کرو" اس نے کہا گھبراہٹ

اس کے لہجے سے صاف ظاہر ہو رہی تھی اس کی بات سن کے دلاور خان جلدی سے وہاں سے نکل گیا

"جیسا میں سوچ رہا ہوں اگر ویسا ہو گیا تو آگ لگا دو گا میں سب کو" وہ بڑبڑایا اور خود بھی وہاں سے نکل گیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شہر و ملک کے آدمیوں نے کنٹینرز بارڈر تک لے کے جانے تھے آگے اگلی پارٹی کا کام ہوتا تھا وہ جیسے بھی بارڈر

کر اس کر کے لے کے جائے بارڈر سے پہلے پہلے سنسان روڈ تھا اور ارد گرد جنگل تھا اور حنین لوگ وہی کھڑے

تھے انہیں پکڑنے کے لیے

جب انہوں نے شہر و ملک کے آدمی پکڑے تھے تب تقریباً دس بجے کا ٹائم تھا گولیاں نکالتے اور ان سے سب

اگلو اتے بارہ بج ہی گئے تھے اور تقریباً اس سے تھوڑی دیر پہلے ہی یونی پولیس کے آنے پہ معاملہ رفع دفع ہوا

Posted on Kitab Nagri

تھا اس کے کافی دیر بعد دلاور خان کو آدمیوں کے غائب ہونے کا پتہ لگا پھر وہ ڈھونڈتے رہے پھر کہیں جا کر شہر و ملک کو آدمیوں کے غائب ہونے کا بتایا اور اس وقت چار بج رہے تھے یعنی کے کنٹینرز پہنچنے والے ہی تھے اس وقت ان کے پاس بالکل چھوٹے سائز کے تیر اور کمان تھے جو انہوں نے باقاعدہ آرڈر پہ ٹائرز وغیرہ کی ہوا نکالنے کے لیے بنوائے تھے انہی تیروں کا استعمال کر کے انہوں نے کنٹینرز کے ٹائرز میں سے ہوا نکالنی تھی اس طرح کنٹینرز رک جاتے اور پھر انہوں نے اپنا کام شروع کرنا تھا

تھوڑی دیر کے انتظار کے بعد انہیں کنٹینرز آتے ہوئے نظر آئے تینوں اک دوسرے کو تھمب اپ کا اشارہ کرتے پوزیشنز سنہال چکے تھے تینوں اس وقت مکمل سیاہ لباس میں تھے اور منہ پہ بھی سیاہ ماسک تھا بس ان کی آنکھیں نظر آرہی تھیں

جب کنٹینرز ان سے تھوڑے فاصلے پہ رہ گئے تو انہوں نے تیر ٹائرز پہ برسائے اک دو ہچکولے کھا کر کنٹینرز رک گئے تھے

کنٹینرز کے رکتے ہی وہ تینوں جلدی سے درختوں کی اوٹ سے نکلتے سڑک کی طرف بڑھے دونوں کنٹینرز میں چار بند تھے وہ چاروں نیچے اتر رہے تھے ان کے سیچویشن سمجھنے سے پہلے ہی انہیں پکڑنا تھا تا کہ وہ چوکنہ ہو کہ کوئی ہوشیاری نہ کریں

Posted on Kitab Nagri

وہ چاروں ابھی ٹائز کی طرف جھکے ہی تھے کہ ہینڈ زاپ کی آواز آئی وہ چاروں حیران پریشان سے سیدھے ہوئے اور ہاتھ اوپر کر دیے ارتضیٰ فردان ان چاروں پہ گن تانے کھڑے تھے اور حنین اپنے ساتھیوں سے رابطہ کر رہا تھا جو ان سے تھوڑے دور کھڑے تھے کنٹینرز لے کر تاکہ لڑکیاں کو وہاں سے لے کے جایا جاسکتا اس کے کال کرتے دونوں کنٹینرز وہاں پہنچ گئے تھے اس نے کنٹینرز کے دروازے کھولے تو اس میں تقریباً دو سو کی تعداد میں لڑکیاں اور عورتیں تھیں دروازہ کھلتے ہی سب ڈر گئی تھیں تو حنین نے انہیں تسلی دی کہ وہ آرمی سے ہیں اور انہیں بچانے ہی آئیں ہیں ان سب کو دوسرے کنٹینرز میں بیٹھا کہ سیف ہاوس بھیج دیا گیا جبکہ ان چاروں کو حنین لوگوں نے انڈر گراؤنڈ کرنا تھا

ابھی وہ کنٹینرز بھیج کر فری ہوا ہی تھا کہ ان چاروں میں سے اک کا موبائل بجا حنین نے اس کی جیب سے سیل نکال کے چیک کیا تو شہر وز سرکالنگ دیکھ کر اس کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی اسے تپانے کا سنہرا موقع جو ہاتھ لگا تھا اس نے کال یس کر کے موبائل کان سے لگایا

"کہا ہوا تم؟ جہاں بھی ہو وہی سے واپس مڑ جاؤ جلدی" حنین کے بولنے سے پہلے شہر وز ملک تیزی سے بولنا شروع ہو گیا

"ارے ارے ڈیر شہر وز ملک کوئی فائدہ نہیں ہے ایسا کرنے کا جس نے جو کرنا تھا وہ تو کر چکا اس لیے زیادہ پھرتیاں دیکھانے کی ضرورت نہیں ہے" حنین نے مسکراتے لہجے میں کہا

"کون ہو تم؟" شہر وز ملک نے دھاڑتے پوچھا

Posted on Kitab Nagri

"ارے تمہارا دشمن اتنی جلدی بھول گئے چلو کوئی نہیں آج یاد کروادیا ہے میں،،،، اور خالی کنٹینر زپڑے ہیں یہاں آکر لے جانا اب اتنا زیادہ نقصان تو نہیں کر سکتا میں تمہارا،،،، بائے بائے" حنین نے اسے جلا کر بغیر اسے کچھ کہنے کو موقع دیے کال کاٹ دی اور ان چاروں کو لیے وہاں سے چلے گئے

"بیگم بیگم کہاں ہیں آپ جلدی آئیں یہاں" سکندر صاحب لاؤنج میں کھڑے ہو کر زینب بیگم کو پکار رہے تھے اور خوشی ان کے چہرے سے صاف ظاہر ہو رہی تھی ان کی آواز سن کے زینب بیگم کے ساتھ ساتھ سارے ہی لاؤنج میں جمع ہو گئے تھے

"کیا ہو گیا ہے سکندر کیوں آوازیں دے رہے ہیں" زینب بیگم نے ان سے پوچھا اور سب کی سوالیہ نظریں انہی پہ جمی تھیں

"رات کو حنین کا فون آیا تھا وہ کہہ رہا تھا کہ ندرت کا پتہ چل گیا ہے اس نے مجھے ایڈریس بھی سینڈ کیا ہے" انہوں نے خوشی سے متمتاتے چہرے سے کہا ان کی بات سن سب خوش تھے حنان کو تھوڑا بہت یاد تھا کہ ان کی اک پھپھو ہیں لیکن انس اور مرحہ الجھن سے انہیں دیکھ رہے تھے

"ارے بھی بچو زیادہ نہیں سوچو ندرت تمہاری پھپھو ہیں اور ان کی بیٹی تمہارے ہنی بھیو کی بیوی باقی باتیں پھر بتاؤ گا" انہوں نے انس اور مرحہ سے کہا جنہیں حیرت کا جھٹکا لگا تھا

Posted on Kitab Nagri

"لیکن ہنی تو ٹریننگ پہ گیا ہے اس نے کیسے پتہ کروایا جبکہ گھر بھی وہ رابطہ نہیں کرتا" زینب بیگم کی سوالیہ نظریں ان کی جانب اٹھی تھیں ان کی بات پہ انہوں نے اک نظر سب کو دیکھا

"وہ ٹریننگ پہ نہیں گیا وہ آرمی میں ہونے کے ساتھ ساتھ اک جاسوس بھی ہے اور اس وقت وہ اک مشن پہ ہے" انہوں نے اطمینان سے کہا زینب بیگم سعدیہ بیگم انس اور مرحانے آنکھیں پھاڑے انہیں دیکھا تھا

"میں ابھی بھی نہیں بتانا چاہتا تھا لیکن ہنی کب تک ٹریننگ کا بہانا کرے گا سب کے سامنے کم از کم گھر والوں کو پتہ ہونا چاہیے اس لیے بتادیا اور یہ بات صرف گھر میں ہی رہنی چاہیے سمجھے سب؟ انہوں نے سب کو ورائنگ دی تو سب نے سر ہلایا

"اچھا چلیں سب تیاری کریں آج ہم جائیں گے ندرت سے ملنے" انہوں نے کہا تو سب اپنے اپنے کمروں میں دوڑے

Kitab Nagri

حنین کے کہنے کے مطابق اس کا دو تین دن یونی جانے کا ارادہ نہیں تھا اور وہ نہ جائے اور اس جی چڑیلیں جائیں یہ ہو نہیں سکتا تھا لیے وہ یونی کی بجائے دس بجے اس کے گھر ٹپکی ہوئی تھیں اس نے بہت کوشش کے باوجود ندرت بیگم کو نہیں بتایا تھا کہ حنین کہ بابا جان اور ممانے آنا ہے اس بات کو بھلائے وہ دونوں کے ساتھ باتوں میں مگن تھی جبکہ ندرت بیگم ان سے تھوڑی دور بیٹھی پالک کاٹ رہی تھیں اور گاہے بگاہے اک مسکراتی نظر ان پہ بھی ڈال لیتیں

Posted on Kitab Nagri

ابھی وہ بیٹھی تھی محلے کے دو چار لوگوں کے ساتھ گھر میں داخل ہوئی وہ چاروں انہیں حیرت سے دیکھتے اپنی اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئیں

"بھابی یہ محلہ شریفوں کا ہے اس لیے یہاں جو تمہاری بیٹی گلچھڑے اڑاتی پھر رہی ہے نہیں چلیں گے" نگینہ بیگم نے پھنکارتے ہوئے کہا

"نگینہ ہوش میں رہ کے بات کرو تمہیں کوئی حق نہیں میری بیٹی پہ کیچڑا چھالنے کا" ندرت بیگم نے کہا جبکہ حیا دکھ اور صدمے سے انہیں دیکھ رہی تھیں کہ وہ انکار کا بدلہ لینے کے لیے اس حد تک جاسکتی ہے

"اچھا تو پوچھو اس سے کل کس کی گاڑی سے اتر رہی تھی یہ؟ پڑھنے کے بہانے یہی سب کچھ کرنے جاتی ہے یہ؟" حیا کی بد قسمتی تھی کہ کل انہیں گاڑی سے اترتے چچی نے دیکھ لیا تھا اور انہیں موقع مل گیا تھا اسے پہ انگلی اٹھانے کا ان کا پہلا وار جو بے کار گیا تھا تو اب انہوں نے یہ وار کر دیا تھا

"کیا ہو رہا ہے یہ؟" ابھی حیا یا ندرت بیگم کچھ کہتیں کہ اک بار عب آواز گونجی سب نے مڑ کر دروازے کی طرف دیکھا جہاں پانچ چھ لوگ کھڑے تھے

"بھائی" ندرت بیگم کے ہونٹوں سے بے ساختہ نکلا تھا جبکہ چچی کے ماتھے پہ بھی پسینہ چمکا تھا وہ بھی سکندر صاحب کو پہچان گئی تھیں اور وہ تینوں بھی حیرت سے انہیں ہی دیکھ رہی تھیں

"تم کون ہوتے ہو یہ پوچھنے والے" چچی کے ساتھ آئے اک شخص نے بد تمیزی سے کہا

Posted on Kitab Nagri

"جس کے ساتھ تم لوگ بد تمیزی کر رہے ہو اس کا بھائی ہوں میں اور تم لوگ ابھی کے ابھی یہاں سے نو دو گیارہ ہو جاؤ نہیں تو میں ابھی پولیس کو کال ملاتا ہوں" پولیس کاسنتے ہی سب جلدی سے وہاں سے رفوچکر ہو گئے جبکہ چچی بھی وہاں سے گدھے کے سر سے سینکھ کی طرح غائب ہو گئیں ان کے جاتے سکندر صاحب نے غصے سے دروازہ بند کیا اور ندرت بیگم کی طرف متوجہ ہوئے جو سر جھکائے کھڑی تھیں

"کہاں ہے عثمان؟ ان سب کے لیے وہ تمہیں ہم سے دور لایا تھا" انہوں نے غصے سے کہا

"بھائی ان کو گزرے تو چھ سال ہو چکے ہیں" ندرت بیگم نے روتے ہوئے کہا تھا تو سکندر صاحب کے ساتھ سب نے بے یقینی سے انہیں دیکھا

"ہنی نے یہ تو نہیں بتایا مجھے" سکندر صاحب بڑبڑائے پھر گہرا سانس بھر کے ندرت بیگم کی طرف بڑھے اور انہیں اپنے ساتھ لگایا تو وہ مزید رونے لگی

"اچھا بس چپ نہ اور کتنا رونا ہے" انہوں نے ندرت بیگم کا سر تھپتھپایا جبکہ باقی سب خاموشی سے دیکھ رہے تھے

www.kitabnagri.com

"اچھا باقی باتیں چھوڑو ہمیں ہماری بیٹی سے تو ملو او جہاں تک ہمیں یاد ہے تمہاری تو اک ہی بیٹی لیکن یہاں تو تین تین نظر آرہی ہیں" ان کے شرارتی لہجے پہ سب ہی ہنس دیے جبکہ وہ تینوں جھینپ گئیں ندرت بیگم نے اشارے سے حیا کو پاس بلایا

Posted on Kitab Nagri

"یہ ہے آپکی بیٹی اور وہ دونوں اس کی سہیلیاں اور یہ بھی مجھے اپنی بیٹی جتنی ہی عزیز ہیں" انہوں نے پیار سے تینوں کو دیکھتے کہا

سکندر صاحب نے حیا کو اپنے ساتھ لگا کے اس کا سر چوما جبکہ ندرت بیگم باقی سب سے ملنے لگیں صفا اور زرش بھی سب سے ملیں حیا کو سب کے ساتھ بیٹھا کہ خود کچن میں چلی گئیں چائے وغیرہ کا انتظام کرنے تھوڑی دیر حیا ان کے ساتھ بیٹھ کہ کچن میں جانے کے لیے اٹھ گئی اس کے ساتھ مر حیا بھی اٹھ گئی

"ندرت آج جو کچھ ہم نے دیکھا اس کے بعد تو میں تمہیں یہاں نہیں رہنے دوں گا" سب گلے شکوے دور کرنے کے بعد سکندر صاحب نے ندرت بیگم سے کہا جس کی تائید سب نے کی تو ندرت بیگم بھی انکار نہ کر سکیں "بھائی آپ لوگوں کو ہمارا کیسے پتہ چلا ہم کہاں ہیں؟" انہوں نے کب سے ذہن میں مچلتا سوال پوچھ ہی لیا "اپنا ہنی آرمی مین ہے تو اس نے ہی اپنے سوز سزا استعمال کر کے تم لوگوں کو ڈھونڈ نکالا" سکندر صاحب نے بتایا تو پہلے ندرت بیگم حیران ہوئیں اور پھر ہنس دیں تو سب نے انہیں حیرت سے دیکھا

"وہ میں اس لیے ہنسی ہوں کہ میری بیٹی فوج کی دیوانی ہے اور جب سے اس نے ہوش سنبھالا اس کی یہ خواہش تھی کہ اس کی شادی کسی آرمی والے سے ہو" انہوں نے بتایا تو سب ہنس دیے

جب وہ چائے لے کر آئیں تو ساتھ یہ بھی پتہ چلا کہ حیا ان لوگوں کے ساتھ جا رہی ہے تو زرش اور صفا اس کو گئیں

Posted on Kitab Nagri

"ارے بچے آپ اداس کیوں ہو رہی ہو؟ حیا ہمارے ساتھ ہی جا رہی ہے کون سا یونی چھوڑ رہی وہاں تو آپ کی ملاقات ہوگی اور اگر آپ زیادہ اداس ہوئیں تو ہمارے گھر آجائیے گا اسی شہر میں ہے کونسا دور ہے " سکندر صاحب کی بات پہ انہیں تھوڑا اطمینان ہوا تھا اور پھر سب خوش گپیوں میں مصروف ہو گئے

دلاور خان کے پیچھے ہی شہر و ملک نکلا تھا جوں ہی اس نے کال ملائی شہر و ملک نے اس سے موبائل لے کر خود بات کرنا چاہی لیکن آگے سے اس کے بندوں کے علاوہ کوئی اور بول رہا تھا اس کی باتوں سے شہر و ملک کا دماغ گھوم گیا

کال کاٹنے کے بعد وہ دلاور خان کے ساتھ خود اس جگہ گیا تھا لیکن وہاں خالی کنٹینرز کے علاوہ کچھ نہیں تھا یہ دیکھ کر اس کا بس نہیں چل رہا تھا جو یہ سب کر رہا ہے وہ اس کے سامنے ہوا اور وہ اس کی گردن مروڑ دے غصے سے کھولتے وہ واپس آیا تھا اور تب سے لاؤنچ میں وہ یہاں سے وہاں غصے سے چکر لگا رہا تھا

"آج یہ تو ثابت ہو گیا ہے جو کوئی بھی ہے اس کا تعلق ڈرگزمافیہ سے نہیں،،،،، جو بھی ہے اس کا مقصد مجھے برباد کرنا ہے " شہر و ملک نے دلاور خان سے کہا جو لاؤنچ میں ہاتھ باندھے کھڑا تھا اس کی بات پہ دلاور خان نے سر ہلایا اور کر بھی کیا سکتا تھا

"لیکن وہ ہے کون؟ اور اس کی مجھ سے کیا دشمنی ہو سکتی ہے؟" وہ جیسے خود سے بڑبڑایا تھا

"ایک منٹ کہیں ایجنسی میں تو نہیں میری فائل کھل گئی" اس نے ٹھٹھکتے ہوئے دلاور خان سے کہا

Posted on Kitab Nagri

"ہو سکتا ہے سر پہلے یونی سے ڈر گز غائب ہوئے پھر دھماکہ ناکام ہوا پھر فارم ہاؤس سے ڈر گز غائب ہوئے اور پھر ہمارے بندے غائب ہوئے یہ کوئی اتفاق تو ہو نہیں سکتا یقیناً اس کے پیچھے پلیننگ ہے" دلاور خان نے کڑی سے کڑی ملائی

"صحیح کہہ رہے تم خان پتہ کرو اتنا ہون کسی طریقے یہ جو اتنے تعلقات بنائے تھے اس دن کے لیے ہی تو بنائے تھے اب ان کو استعمال کرنے کا ٹائم آ گیا ہے" اس نے کہا

"اس کے علاوہ تم ہاسٹل یونی اور فارم ہاؤس کے ارد گرد اپنے بندے بڑھا دو کوئی بھی بندہ مشکوک لگے تو اسے اٹھا لو،،، لگتا ہے جو بھی ہے اس نے مجھے ہلکا لے لیا ہے اسے بتانا پڑا گا شہر و ملک کیا چیز ہے" پہلے اس نے دلاور خان کو ہدایات دیں آخر میں اس کا لہجہ مغرورانہ ہو گیا

لیکن وہ بھول گیا تھا بچپن سے بکس میں اک بات پڑھائی جاتی ہے کہ غرور کا سر نیچا،،، غرور اللہ کو بھی نہیں پسند،،، اور یہی غرور کہ وہ سب کچھ کر سکتا ہے اک دن انسان کو لے ڈوبتا ہے اور شاید یہی شہر و ملک کے ساتھ بھی ہونا تھا

www.kitabnagri.com

وہ تینوں اس وقت فلیٹ میں تھے اور خوش بھی تھے اپنی کامیابی لیکن مکمل خوش تب ہوتے جب وہ اپنے ملک کے غدار کو انجام تک پہنچاتے

Posted on Kitab Nagri

"ہم نے کافی نقصان کیا ہے شہر و ملک کا اور وہ چپ بیٹھنے والوں میں سے نہیں ہے اب ہمیں اور احتیاط سے کام کرنا ہے بہت زیادہ چوکنا ہو کر" حنین نے دونوں سے کہا

"انشاء اللہ جو بھی ہو جائے ہم اپنے کہ غدار کو اس کے انجام تک پہنچائے بنا پیچھے نہیں ہٹیں گے" ار ترضی نے پر جوش آواز میں کہا تو ان دونوں نے بھی بلند آواز میں انشاء اللہ کہا

پاک افواج کی سب سے بڑی بات یہ کہ ان کے دل جذبہ ایمانی سے لبریز ہوتا جو اپنے ہر کام ہر مشن کا آغاز اللہ اکبر کی صدا سے کرتے اور جب یہ پر جوش آواز میں اللہ اکبر کی صدا لگاتے ہیں تو دشمن کے بھی رونگھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں

سب سے بڑی چیز جو کسی کام سے روکتی ہے وہ ہوتا ہے ڈر اور جب ڈر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کھڑے ہو جاؤ تو پھر کچھ ناممکن نہیں رہتا افواج پاکستان کے جو ان لائن آف کنٹرول پہ ڈر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ہی کھڑے ہوتے انہیں پتہ ہوتا جہاں وہ کھڑے کوئی بھی گولی کسی وقت بھی ان کا مقدر بن سکتی لیکن وہ پھر بھی چٹان کی طرح وہاں کھڑے ہوتے

www.kitabnagri.com

لائن آف کنٹرول پہ کھڑے اک فوجی سے اک اینکر نے انٹرویو کے دوران پوچھا تھا کہ "شہادت سے ڈر نہیں لگتا؟" تو اس جوان نے اک سیکنڈ کی بھی دیر کیے بنا کہا تھا کہ "اسی کے لیے تو یہاں آئے ہیں" جب یہ جوان موت سے نہیں ڈرتے تو پھر دشمن کی کیا اوقات ہے ان کے سامنے

Posted on Kitab Nagri

ززلوں کی نہ دسترس ہو کبھی اے وطن تیری استقامت تک

ہم پہ گزریں قیامتیں لیکن تو سلامت رہے قیامت تک

حیا اور ندرت بیگم سب کے ساتھ چوہدری ہاؤس آچکی تھیں ان کو جو پروٹوکول مل رہا تھا ان پہ دونوں کی آنکھیں بار بار بھیگ رہی تھیں اب ڈنر کرنے کے بعد حیا مرحا کے ساتھ پورا گھر دیکھ رہی تھی

لاؤنج میں بہت سی فیملی فوٹوز لگی ہوئی تھیں اور بہت سی حنین کی یونیفارم میں بھی جن میں تین لوگ تھے مختلف پوز تھے اس نے پہلے فیملی فوٹوز دیکھیں پھر دوسری تاکہ اچھی طرح پہچان سکے کون حنین ہے اس دن بھی اس کے منہ پہ رومال تھا پوچھنے کو تو وہ مرحا سے بھی پوچھ سکتی تھی لیکن اس نے پہلے ہی اس کی ناک میں دم کیا ہوا تھا ہنی بھیو ایسے ہنی بھیو یہ ہنی بھیو وہ اس لیے وہ مزید رسک نہیں لے سکتی تھی لیکن مرحا کی تیز نظروں سے کہاں اس کی کوئی حرکت چھپ سکتی تھی

"بھابھو یہ جو درمیان میں ہیں نہ وہ ہنی بھیو ہیں" اس نے شرارت سے اک تصویر کی طرف اشارہ کرتے کہا جس میں حنین ارنی اور فردان کو دو بچے کھڑا تھا

اس کی بات پہ وہ جھینپ گئی اور اک تھپرا سے مارا لیکن وہ اگے سے دانت نکالتی رہی

"یہ ساتھ میں کون ہے؟" اس نے اسی تصویر کی طرف اشارہ کرتے مرحا سے پوچھا

Posted on Kitab Nagri

"یہ ہنی بھو کے دوست ہیں پی ایم اے میں دوستی ہوئی تھی تینوں کی اور اب تک تو بالکل فیملی بن چکے ہم لوگ ان کا بھی اور ہمارا بھی اک دوسرے کے گھر بہت آنا جانا،،،، دائیں طرف والے فردان بھائی ہیں اور بائیں طرف والے ار تھی بھائی" اس نے تفصیلاً بتایا تو اس نے سر ہلا کر دوبارہ تصویر کو دیکھا اسے یاد آیا کہ اس دن حنین نے کال پہ فردان کا نام لیا تھا

"یعنی سر مصطفیٰ کا نام فردان اور اس فقیر کا نام ار تھی ہے،،،، ویسے ماننا پڑے گا صفا کا فقیر تو کافی ہینڈ سم نکلا" یہ سوچتے ہی وہ مسکرا نے لگی اور پکا ارادہ کر لیا ان دونوں کو بتانے کا

وہ کیا ہے نہ جب تک اپنے دوستوں کو اپنی باتیں نہ بتا لو چین نہیں ملتا 😊

پھر وہ سکندر صاحب کے کمرے کی طرف بڑھی جہاں سب ڈیرہ جما کر بیٹھے تھے کافی دیر بیٹھنے کے بعد سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے حیا بھی ندرت بیگم کے ساتھ ان کے کمرے میں چلی آئی اور ان کی گود میں سر رکھ کے لیٹ گئی

"اماں آپ نے کہا تھا نہ صحیح وقت آنے پہ سب کچھ بتاؤں گی اب تو ہم یہاں بھی آگئے اب بتائیں نہ" حیا نے ان کے چہرے کی طرف دیکھتے کہا تھا

"میرا بچہ ایسی بھی کوئی بڑی بات نہیں ہے لیکن پھر بھی میں تمہیں بتاتی ہوں" انہوں نے اس کا سر چومتے کہا

ماضی

Posted on Kitab Nagri

"چوہدری حیات" اپنے گاؤں کے بہت ہی نامور چوہدری تھے ان کی زوجہ "مہر النساء" اک خوش مزاج خاتون تھیں ان کی تین اولادیں تھیں

سب سے بڑے "چوہدری سکندر حیات" ان سے چھوٹے "چوہدری حمد ان حیات" اور سب سے چھوٹی "ندرت حیات"

سب سے چھوٹی اور اکلوتی ہونے کے ناطے ندرت سب کی لاڈلی اور چہیتی تھیں سب ان کے لاڈ اٹھاتے نہیں تھکتے تھے جب وہ انٹر کی سٹوڈنٹ تھیں تب سکندر صاحب کی شادی ان کی پھوپھی زاد "زینب بیگم" سے ہوئی تھی زینب بیگم اس گھر کے لیے اچھی بہو ثابت ہوں تھیں

پھر گریجویشن میں ندرت بیگم نے یونیورسٹی میں داخل لیا اسی یونی میں حمد ان صاحب بھی ماسٹرز میں تھے زندگی اپنی ڈگریہ چل رہی تھی کہ اک دن ندرت بیگم کی ٹکر عثمان صاحب سے ہوئی وہ انہی کے ڈیپارٹمنٹ کے تھے لیکن تھے ان سے سینئر اور ڈیپارٹمنٹ کے سب سے شریف انسان سمجھے جاتے تھے جو لڑکیوں کی طرف دیکھنا گناہ سمجھتے تھے لیکن ندرت بیگم کو دیکھتے ہی ان پہ دل ہار بیٹھے تھے ندرت بیگم بھی بگا ہے ان کی نظریں خود پہ محسوس کرتی تھیں لیکن ان نظروں میں احترام و عزت موجود ہوتی تھی

چاہے جانا بھی کبھی کسی کو برا لگاھے اس لیے ندرت بیگم کو بھی یہ سب برا نہیں لگتا تھا اور جو انہیں عثمان صاحب کی بات سب سے اچھی لگی تھی وہ ان کا احترام سے نگاہ جھکا لینا تھا

Posted on Kitab Nagri

اس طرح کرتے کرتے ٹائم گزر گیا دونوں کا اک اک سمسٹر رہ گیا اس عرصے میں دونوں میں سے کسی نے اک دوسرے سے بات نہیں کی تھی

اس دوران ندرت بیگم کے رشتے بھی آنے شروع ہو گئے تھے اک دن ان کے پاس سے گزرتے انہوں نے ندرت بیگم کو کہتے سنا تھا کہ ان کا رشتہ آیا ہوا ہے کوئی وہ اپنی سہیلی کو بتا رہی تھیں

یہ سن کر عثمان صاحب پریشان ہو گئے اس عرصے میں انہیں ندرت بیگم سے عشق ہو گیا تھا لیکن وہ اپنی حیثیت بھی جانتے تھے کہاں ندرت بیگم اتنے امیر گھرانے کی اکلوتی بیٹی اور کہاں وہ متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والے اپنے والدین کی پہلی اولاد کئی کئی نوکریاں کر کے وہ اپنی تعلیم کا خرچہ اٹھا رہے تھے اور اک چھوٹا بھائی جو بہت نکما تھا پر بھائی میں تو چور تھا ہی لیکن پتہ نہیں کہاں سے چوری کی عادت بھی ڈال لی تھی اس لیے چھوٹے ہونے کے باوجود ان کی شادی پہلے کر دی گئی تھیں وہی ٹپکل سوچ کہ شادی کے بعد مرد سدھر جاتا اور ان کا کچھ مہینوں کا بیٹا بھی تھا لیکن وہ سدھر تے کیا بیوی انہیں ان سے دو پیر بڑھ کر ملی تھی

اپنے محبوب کو کسی اور کے پہلو میں دیکھنا انتہائی تکلیف دہ عمل ہوتا عثمان صاحب کو یہ سوچ کہ اسی تکلیف ہو رہی تھی کہ ان کا عشق کسی اور کا ہو جائے گا

اس لیے انہوں نے ندرت بیگم سے بات کرنے کا فیصلہ کیا یہ سوچ کر کے اک دفعہ قسمت آزمانے میں کیا خرچ ہے انہوں نے ڈرتے ڈرتے ندرت بیگم سے بات کی تو انہوں نے کہا جو ان کے باپ بھائی کا فیصلہ ہو گا وہی انہی کا ہو گا ان کی بات پہ عثمان صاحب کو تھوڑا اطمینان ہوا تھا

Posted on Kitab Nagri

اتنے عرصے میں سکندر صاحب اک دو بیٹوں کے باپ بن چکے تھے اک دو سال کا بیٹا حنان اور اک کچھ مہینوں کا حنین،،، ندرت بیگم کی دونوں میں جان بستی تھی اس دوران حمد ان صاحب بھی اپنی پسند سے اپنی کلاس فیلو سے منگنی کر چکے تھے شادی پر حنائی مکمل ہونے کے بعد ہونی تھی

جس دن عثمان صاحب نے رشتہ لے کر آنا تھا اس ندرت بیگم صبح سے ہی خوش پھر رہی تھیں ان کی خوشی سب نے محسوس کی تھی لیکن پوچھا کسی نے نہیں جب مہمان آئے تو سب کو ان کی خوشی کی وجہ سمجھ آئی سب کو سنجیدہ سے نگاہ کا کربات کرنے والے عثمان صاحب پسند آئے لیکن وہی سوچنے کے لیے کچھ وقت مانگا اور ندرت بیگم سے بھی پوچھا انہوں نے جو مرضی کہہ کے معاملہ ان پہ چھوڑ دیا لیکن ان کی خوشی کا اندازہ ان کے چہرے سے لگ رہا تھا

پھر چھان بین کے بعد پتہ چلا کہ لڑکا تو نہایت شریف مگر اس کے بھائی کو چھوٹی موٹی چوری کرنے کی عادت لیکن بیٹی کی خوشی کے لیے حیات صاحب نے یہ بات انور کر دی پھر ان کی شادی بھی حمد ان صاحب کی شادی کے ساتھ ہونا قرار پائی حیات صاحب کے مطابق میں بیٹوں اور بیٹی میں کبھی فرق نہیں کیا تو اس معاملے میں بھی بیٹی پہ کوئی سختی نہیں کروں گا جو بیٹی کی خوشی ویسا ہی کروں گا ان کا کہنا تھا اگر امیر گھر میں شادی کر بھی دوں تو اگر اس میں خوش نہ ہو تو کیا فائدہ دولت کا رشتہ داروں نے کافی باتیں بنائی تھیں لیکن انہوں نے دھیان نہ دیا

خیر وقت کا کام تھا گزرنا وہ گزرتا گیا اس دوران عثمان صاحب کی گورنمنٹ کالج میں جاب لگ گئی تھی اور تنخواہ بھی اچھی خاصی تھی دونوں کیلئے شادی بھی ہو گئی تھی اور مہر النساء بیگم کا انتقال بھی ہو گیا تھا لیکن اس دوران کوئی نہیں بدلاتا تھا تو وہ تھے احسان صاحب انہوں نے کافی دفعہ "چوہدری حویلی" سے بھی بہت کچھ چرایا تھا جس

Posted on Kitab Nagri

کی وجہ سے عثمان صاحب کا شرمندگی سے مر جانے کا دل کرتا تھا لیکن حویلی والوں میں سے کوئی انہیں کچھ نہیں کہتا تھا لیکن حیات صاحب کے رشتے داروں کو موقع مل گیا تھا باتیں بنانے کا

کچھ عرصے بعد حمد ان صاحب کے گھر بیٹا اور عثمان صاحب کے گھر بیٹی ہوئی تھی ان میں کچھ دن کا ہی فرق تھا اس وقت حنان پانچ جبکہ حنین تین سال کا تھا

حمد ان صاحب کے بیٹے کا نام ندرت بیگم نے انس رکھا جبکہ ان کی بیٹی کا نام حیات صاحب نے "حیانور" رکھا تھا حیا کی پیدائش کے بعد کافی دفعہ نگینہ بیگم نے دبے دبے لفظوں میں حیا کو اپنی بہو بنانے کی خواہش ظاہر کی کیونکہ انہیں ندرت بیگم کے حصے کی جائیداد نظر آرہی تھی جو ان کے بعد ان کی بیٹی کو ہی ملتی اور ان کی بیٹی کے ذریعے ان کے بیٹے کو لیکن کسی نے اس بات پہ کوئی دھیان نہ دیا

وقت گزر رہا تھا دیکھتے ہی دیکھتے دو سال گزر گئے تھے حیا کی دوسری سالگرہ پہ حیات صاحب نے اپنی خواہش ظاہر کی تھی کہ حیا کا نکاح حنین سے ہو جائے جو کہ اس وقت پانچ سال کا تھا سب نے کہا کہ اتنی بھی کیا جلدی ہے لیکن حیات صاحب کے سامنے کسی کی نہ چلی یوں حیا اور حنین کا نکاح ہو گیا نگینہ بیگم نے بہت ہاتھ پاؤں مارے لیکن کوئی بات نہ بنی

اسی دن احسان صاحب نے زینب بیگم کا ہیرے کا ہار چوری کر لیا پہلے وہ چوری کرتے تو تھے لیکن کوئی چھوٹی موٹی لیکن اس دفعہ تو انہوں نے حد ہی کر دی تھی عثمان صاحب اس دن اتنے شرمندہ ہوئے کہ انہوں نے حویلی جانا ہی چھوڑ دیا اس دوران انہوں نے اپنے ٹرانسفر کے لیے بھی اپلائے کر دیا کسی دوسرے شہر جس دن

Posted on Kitab Nagri

انہیں ٹرانسفر لیٹر ملا اسی دن وہ کسی کو بتائے بغیر وہاں سے چلے گئے تھے سب کو لے کر اک خط جاتے ہوئے
حویلی بھیج گئے تھے

جس میں لکھا تھا کہ وہ اپنے بھائی کی حرکتیں مزید برداشت نہیں کر سکتے پہلے ہی وہ بہت شرمندہ ہو چکے ہیں
سب کے سامنے فلحال وہ کہیں اور جا رہے ہیں اور واپس آئیں گے حویلی والوں کی امانت حیا کو لوٹانے اس لیے
انہیں ڈھونڈنے کی کوشش نہ کی جائے

پھر کئی سال دوسرے شہر رہنے کے بعد ان کا ٹرانسفر واپس اسی شہر میں ہوا تب حیا میٹرک میں تھی تب انہوں
نے سب سے رابطہ کرنے کا سوچا تھا انہیں نہیں پتہ تھا کہ وہ لوگ شہر شفٹ ہو چکے ہیں لیکن زندگی نے انہیں
اتنی مہلت نہ دی ان کے جاتے چچی نے اپنے رنگ دکھانے شروع کر دیے اپنے بیٹے کے لیے حیا کا رشتہ مانگنا
شروع کر دیا جو کہ اپنے باپ کے نقشے قدم پہ چل رہا تھا

اس دوران ندرت بیگم بہت کوشش کی تھی بھائیوں سے رابطہ کرنے کی لیکن ہمت نہ جٹاپائی تھیں

www.kitabnagri.com

حال

"بس یہ بات تھی مجھے تو لگا تھا کوئی فلمی سچویشن ہوگی" حیا نے منہ بناتے کہا تو ندرت بیگم ہنس دیں

Posted on Kitab Nagri

"یہ تمہارے لیے اتنی سی بات ہے بچے لیکن تمہارے بابا کے لیے یہ بات بہت بڑی تھی،،،، تمہیں پتہ تو ہے وہ کتنے خوددار اور حساس تھے ان کی خودداری پہ چوٹ پڑی تھی اس لیے انہوں نے وہاں سے جانا مناسب سمجھا تھا"

"اور جہاں تک بات ہے فلمی سچویشن کی تو ضروری نہیں کہ ہر ماضی میں کوئی فلمی ہی کہانی ہو" انہوں نے پیار سے کہا

"اور چلو اب سو جاؤ بہت رات ہو گئی ہے" انہوں نے اس کے سر پہ اک چپت رسید کی تھی پھر دونوں سونے کے لیے لیٹ گئیں

"مجھے لگتا ہے اب فقیر والا رول ختم ہو جانا چاہیے کیونکہ یونی والے بندے ہم پکڑ چکے جبکہ ہاسٹل والوں کو وہ خود غائب کر دیں گے اس ڈر سے کہ ہم انہیں پکڑ نہ لیں" فردان نے پرسوچ آواز میں کہا

"نہیں ابھی اک دم سے نہیں شک ہو سکتا ہے انہیں آہستہ آہستہ کم کرنا جانا پھر بند کر دینا جانا اور فردان تم بھی کچھ عرصہ یونی رہو" حنین نے کہا تو انہوں نے سر ہلایا

"میں سوچ رہا ہوں جاؤ شہر وزولا اور کچھ کام نہ ہو تو بس شہر وز ملک کی جلی ہوئی صورت ہی دیکھ آؤں گا" اس نے شرارت سے کہا تو دونوں کے قہقہے گونجنے لگے

"ہاں یار سوچ تو اچھی ہے" ارتضیٰ نے اک آنکھ ونک کر کے کہا

Posted on Kitab Nagri

"ہاں یار تو نے باباجان کو بتایا تھا بھابھی لوگوں کے بارے؟ مطلب وہ مل گئی ہیں" تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد فردان نے اک دم یاد آنے پہ پوچھا وہ دونوں بھی سکندر صاحب کو باباجان ہی کہتے تھے

"ہاں بتا دیا تھا اور میرے خیال میں باباجان گھر بھی لے گئے ہوں گے اسے اور پھپھو کو" حنین نے سنجیدگی سے جواب دیا

"ویسے یار بھابھی کو دیکھنے اور ان کی آواز سننے کے بعد دل تو کر رہا ہو گا ملاقات کرنے کا" ار تضحیٰ نے شرارت سے کہا

اک پل کے لیے اس کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ آئی جسے وہ جلدی سے چھپا گیا تھا کیونکہ اگر وہ دیکھ لیتے تو بخشنا نہیں تھا اور دوسرے لمحے اسے آنکھیں نکالی تھیں جس پہ اس نے ڈھٹائی سے دانت نکالے تھے

"مجھے چھوڑو تم اپنی بتاؤ تمہاری بلا کا کیاری ایکشن تھا تمہیں نارمل حلیے میں دیکھ کر" حنین نے بات اس کی طرف گھمائی تھی تو ار تضحیٰ نے منہ بنایا تھا جبکہ فردان قہقہہ لگایا

"ارے صرف بلا نہیں ان تینوں کی شکلیں دیکھ کر زور زور سے قہقہے لگانے کا دل کر رہا تھا صاف پتہ چل رہا تھا تینوں صدمے میں ہیں" فردان نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ دونوں بھی ہنس پڑے تھے

صبح ہوتے ہی حنین شہر زولا کے لیے نکل گیا تھا انہیں جلد سے جلد اس مشن کو انجام تک پہنچانا تھا اس لیے زیادہ ویٹ نہیں کر سکتے تھے

Posted on Kitab Nagri

وہ شہر وزولا پہنچا تو اسی وقت شہر وزملک بھی کہیں سے آیا تھا ڈرائیو وے پہ کھڑا تھا اس نے جا کر اسے سلام کیا

"تمہیں تو میں کہا تھا کچھ دن تک آنا" شہر وزملک نے سنجیدگی سے اسے کہا

"صاحب جی اپن زیادہ دیر کام نہ کرے تو اپن کو کچھ کچھ ہوتا ہے بچپن سے عادت پڑی ہوئی ہے کام کرنے کی

اس لیے اب ویلا نہیں بیٹھا جاتا اپن سے اس لیے آگیا" چندو نے تفصیلی جواب دیا

اس سے پہلے کے شہر وزملک اسے کچھ کہتا اس کا موبائل بج اٹھا

"ہاں خان بولو کیا خبر ہے" شہر وزملک نے بے تابی سے کہا تو حنین کی چھٹی حس نے کچھ غلط ہونے کا سائرن دیا تھا

"اوکے فولو ہم،،،، اور وہیں لے کر آنا اسے میں بھی بس پہنچتا ہوں وہاں" یہ کہتے ہی اس نے کال کاٹ دی

اور چندو کی طرف متوجہ ہوا

"نہیں ابھی بھی کوئی کام نہیں ہے جب ہو تو خود کال کر کے بلا لیں گے تم جاؤ ابھی" شہر وزملک نے اسے کہہ

ڈرائیو کو آواز دے کر گاڑی نکالنے کا کہا اس کے گاڑی میں بیٹھتے گاڑی تیزی سے گیٹ اے نکل گئی

www.kitabnagri.com

اس نے اپنی گھڑی کو دیکھا جو وابریٹ کر رہی تھی "یعنی ارتضیٰ یا فردان میں سے کوئی خطرے میں ہے" خود

سے بڑبڑاتے وہ بھی تیزی سے وہاں سے نکلا تھا

Posted on Kitab Nagri

صفا اور زرش یونی کے گیٹ پہ کھڑی حیا کا انتظار کر رہی تھیں ان سے تھوڑی دور فقیر بھی بیٹھا ہوا تھا لیکن حیا نے اسے آج اک نظر دیکھا بھی نہیں تھا

"کیا بات ہے آج کوئی کسی کو دیکھ نہیں رہا چھیڑ نہیں رہا" زرش نے صفا کو خاموش دیکھ کر اسے چھیڑا

"زری اگر تم چاہتی ہو نہ کہ تمہارے دانت سلامت رہیں تو چپ کر جاؤ نہیں تو مکار کے بتیس کے بتیس باہر نکال دوں گی" وہ غرائی تھی جبکہ اس کے غرانے پہ زرش ہنسی تھی

"ارے یار دیکھ تو صحیح وہ تجھے ہی دیکھ رہا ہے" زرش نے پھر کہا تو صفا مکا بنا کر اس کی طرف مڑی

"ارے ارے نہیں کہتی اب کچھ یہ ظلم مت کرنا" زرش نے اس کا ہاتھ پکڑتے کہا اس پہلے کے صفا کچھ کہتی حیا وہاں آگئی تھی

"یہ تم دونوں کس خوشی میں لڑ رہی ہو" حیا نے دونوں کو گھورتے کہا

"نہ سلام نہ دعا آتے ہی تفتیش شروع ہاں بھی بتانا بھی تو ہے کہ میں اک فوجی کی بیوی ہوں" صفا نے شرارت سے اسے چھیڑا تو حیا نے اک تھپہر کھینچ کے اسے مارا پھر تینوں ہنس دیں اور حیا اک ساتھ دونوں کے گلے لگی تھی ملنے ملانے کے بعد تینوں کلاس کی طرف گئیں لیکن وہاں جا کر پتہ چلا کہ سر مصطفیٰ تو آج آئے ہی نہیں وہاں سے وہ اپنی مخصوص جگہ پہ آکر بیٹھی تھیں ارد گرد بس اک دکا سٹوڈنٹس تھے

"ویسے میں اک بات بتاؤں میں نہ سر مصطفیٰ کا نام مصطفیٰ نہیں اور تو اور مجھے فقیر کا نام بھی پتہ" حیا نے کہتے آخر میں صفا کو آنکھ ماری تو صفا نے اسے گھورا

Posted on Kitab Nagri

"ارے واہ بتاؤ جلدی کیا نام ہے صفا کے فقیر کا" زرش نے بے تابی سے کہا تو صفا نے اس کی کمر پہ اک تھپڑ مارا
"سر مصطفیٰ کا نام فردان ہے اور فقیر کا نام ار ترضی ہے اور صفا سچی بڑا ہینڈ سم ہے فقیر او پس مطلب ار ترضی
بھائی" اس نے ار ترضی پہ زور دیتے کہا

"ہاں تو مجھے کیا میں کونسا چار ڈالنا ہے اس کا" صفا نے منہ بناتے کہا

"چار نہیں ڈالنا مگر،،،،،" ابھی زرش آگے کچھ کہتی صفا نے اس کے منہ پہ ہاتھ رکھا

"زری کی بچی زندہ نہیں چھوڑوں گی میں تمہیں" صفا نے چیختے ہوئے کہا اور بکس سے اس کی دھلائی شروع
کردی حیا کے ساتھ ساتھ مار کھاتی زرش کے بھی قہقہے رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے



او میرے یار تو میرا پیار صدار ہے تو سلامت

تیری میری یہ دوستی یوں ہی رہے تا قیامت

www.kitabnagri.com

ار ترضی صبح یونی کے سامنے اپنی مخصوص جگہ پہ آکر بیٹھا تھا تھوڑی دیر بعد ہی صفا اور زرش آکر یونی کے گیٹ پہ
کھڑی ہوئیں تھیں ان کے ساتھ حیا نہیں تھی اب یقیناً وہ گیٹ پہ اسی کے انتظار میں کھڑی تھیں

Posted on Kitab Nagri

وہ بظاہر تو اپنے آپ میں مست تھا لیکن اس کی ساری حسیات گیٹ کی طرف ہی تھیں جہاں پہ کھڑی صفا صاحبہ نے آج کی نظر اسے دیکھا بھی نہیں تھا ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ زرش کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی ان کی تکرار سن کر اس کا دل کر رہا تھا قہقہے لگانے کا لیکن وہ ضبط کر گیا تھوڑی دیر بعد حیا آئی تو وہ وہاں سے چلی گئیں ان کی باتیں یاد کر کے اس نے سر جھٹکتے سامنے دیکھا لیکن یکدم ٹھٹھک گیا کیونکہ وہاں پہ کھڑا اک آدمی اسے ہی گھور رہا تھا اس کے دیکھنے پہ تیزی سے نظرین گھوما گیا تھا

یہ دیکھنے کے بعد ار ترضی اور محتاط ہو گیا تھا اس نے دائیں بائیں اوپر نیچے سر ہلایا جیسے وہ اپنی گردن کو جھٹک رہا ہو اک جگہ پہ رکھ کہ وہ اکڑ گئی ہو اس دوران اس نے تیزی سے ارد گرد کا جائزہ لیا تھا اسے بس دو اور بندے مشکوک لگے تھے وہ گھور گھور کے دیکھ کے انہیں شک میں بھی نہیں پڑوا سکتا تھا کہ اسے پتہ چل گیا ہے انہوں نے اس پہ ہی نظر رکھی ہوئی ہے

اب اسے صحیح سے معلوم نہیں تھا کہ کتنے لوگ ہے پھنس تو وہ چکا ہی تھا لیکن اسے انہیں کوئی ثبوت نہیں دینا تھا جس سے وہ اس کے دوسرے ساتھیوں تک پہنچ سکیں اس کے پاس آج صرف واچ تھی آج صبح جلدی میں حلیہ درست کرتے وہ مائیکروفون اور موبائل لینا بھول گیا تھا

کھیل میں اک چھوٹی سی غلطی بھی پورے کھیل کا پانسہ بدل سکتی ہے بلکل یہ ہی ار ترضی کے ساتھ ہوا تھا اگر اس کے کان میں مائیکروفون ہوتا وہ دونوں کو اپنی کرنٹ سچویشن بتا کر ہیلپ لے سکتا تھا لیکن فلحال تو اس نے گھڑی کا مخصوص بٹن پریس کرنا تھا اگر وہ غائب ہو جاتا تو ان دونوں کو پتہ چل جاتا کہ وہ دشمن کے ہاتھ لگ چکا ہے

Posted on Kitab Nagri

اور جب وہ بٹن پریس کرتا تو اس کی واچ کا رابطہ دوسری واچ سے ختم ہو جانا تھا تاکہ یہ پتہ نہ چل سکے کہ یہ واچ اور کس کے ساتھ کنیکٹڈ ہے

وہ زیادہ دیر بیٹھ بھی نہیں سکتا تھا اک کوشش کرنی تھی اسے بھاگنے کی آگے جو ہو گا دیکھا جائے گا اس نے اک نظر ادھر ادھر دیکھا اور اٹھ کے اک طرف کو چلنے لگا اس دوران وہ واچ کا بٹن بھی دبچکا تھا اک نظر ترچھی کر کے پیچھے دیکھا تو تین چار ہٹے آدھی اس کے پیچھے ہی آرہے تھے اس کا دماغ تیزی سے چل رہا تھا

تھوڑا سا آگے جا کر اک گلی میں مڑ گیا ابھی وہ تھوڑا سا چلا ہی تھا کہ پیچھے سے آکر اسے دو آدمیوں نے دبوچا تھا اس کے کچھ بھی کہنے سے پہلے اس کے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا اسے لیے وہ پیچھے مڑے تھے جہاں سے اک گاڑی آ رہی تھی ار ترضی نے نامحسوس انداز میں اپنا واچ والا ہاتھ گاڑی کی طرف موڑا تھا جس پہ لگے سپائے کیمرہ سے حنین گاڑی پہ لگی نمبر پلیٹ دیکھ سکتا تھا گاڑی رکتے ہی ار ترضی کو اس میں ڈالتے وہ تیزی سے وہاں سے نکل گئے

شہر و ملک کے نکلتے حنین بھی تیزی سے وہاں سے نکلا تھا تھوڑی دور جاتے اس نے سب سے پہلے موبائل نکالا تھا جو ار ترضی کے سپائے کیمرے کے ساتھ کنیکٹڈ تھا

جب ار ترضی گلی میں مڑا تو حنین کو لگا کہ اب وہ بھاگ سکتا ہے لیکن جب وہ آسانی سے ان کے ہاتھ لگ گیا تو حنین کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا

"یقیناً اس نے کچھ سوچا ہے" حنین نے زیر لب کہا

Posted on Kitab Nagri

جب سکریں پہ گاڑی کا نمبر نظر آیا تو اسے تھوڑی گیم کی سمجھ آئی اس نے جلدی سے سکریں شارٹ لے کر نمبر اپنے پاس محفوظ کیا تھوڑی دیر بعد اس کی تلاشی لیتے نظر آئے تھے بس واچ ملی تھی جسے اتار کے پھینک دیا گیا تھا

ویڈیو اک جگہ رکتے ہی حنین نے جلدی سے فردان کو کال ملائی تھی اور اسے ساری صورتحال سے آگاہ کیا اور جلدی سے اسے فلیٹ پہنچنے کا کہا

اس کا دماغ بہت تیزی سے چل رہا تھا ارتضیٰ کو پکڑنا اتنا آسان نہیں تھا یقیناً اس نے اسی لیے خود کو پکڑوایا تھا تا کہ وہ جلدی سے شہر و ملک تک پہنچ سکیں

یہ گمنام ہیر و ز ایسے ہی ہوتے ہمارے کل کے لیے اپنا آج قربان کر دیتے ہمیں پتہ بھی نہیں چلتا انہوں نے ہمارے لیے کون کون سے دکھ سہے ہمیں محفوظ کرنے کے لیے خود کتنے طوفانوں سے لڑے ہیں اس وطن کی مٹی کی حفاظت کے لیے کہاں کہاں زخم کھائے ہیں اور یہ سب کر کے بھی گمنام ہیر و ز گمنام ہی رہتے

www.kitabnagri.com

شہر و ملک کے آدمی اس کے کہے کے مطابق یونی کے ارد گرد پھیلے ہوئے تھے انہیں وہاں کوئی بھی مشکوک فرد نظر نہ آیا سوائے اک فقیر کے جو کہ بس یونی کے گیٹ پہ بیٹھا ہوا تھا کسی سے مانگ کچھ بھی نہیں رہا تھا انہیں وہ کھٹک رہا تھا جب وہ اٹھا تو انہوں نے شہر و ملک کو کال کر کے اس کے بارے میں بتایا تو اس نے انہیں اسے اٹھا کر اپنے بند پڑے گودام میں لانے کا کہا اور اپنا بھی وہاں پہنچے کا بتایا

Posted on Kitab Nagri

کال بند کرتے ہی اس کا پیچھا کرنے لگے وہ اک گلی میں مڑا تو تھوڑی ہی دور اسے جالیا تھا وہ ٹوٹل چار بندے تھے دو گاڑی لارہے تھے اور دونے اسے قابو کیا گاڑی میں ڈالتے ہی اس کی چیکنگ کی تھی انہوں نے سوائے اک گھڑی کے انہیں کچھ نہ ملا وہ گھڑی بھی دیکھنے میں بالکل عام سی تھی انہوں نے وہ اتار کر پھینک دی شاید اس میں کوئی ٹریکنگ چپ نہ لگی ہو

جب وہ اسے لے کر شہر و ملک کے گودام میں پہنچے تو وہ وہاں پہلے ہی موجود تھا ار تضحی کی آنکھوں پہ پٹی بندھی ہوئی تھی اسے لے جا کر وہاں اک کرسی پہ بٹھا کر باندھ دیا گیا تھا

"اس کی تلاشی لی ہے نہ؟ یہ نہ ہو اس کے پاس کوئی چیز ہو جس سے کوئی ہم تک پہنچ جائے" اس نے اپنے بندوں سے پوچھا

"سراک گھڑی ملی تھی بالکل عام سی وہ اتار کے رستے میں ہی پھینک دی تھی اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے" اس کے بندوں نے اسے پورا اطمینان دلایا تو اس نے سر ہلایا

شہر و ملک نے غور سے اس کا جائزہ لیا پھٹے پرانے کپڑے کندھوں سے نیچے تک جاتے بال جو کہ گھونسلابنے ہوئے تھے سینے تک آتی داڑھی بڑی بڑی مونچھیں کالا رنگ وہ دیکھنے میں بس اک فقیر ہی لگ رہا تھا شہر و ملک کے اشارے پہ اس کی آنکھوں سے پٹی ہٹائی گئی تھی

"کون ہو تم؟ اک عام سے فقیر یا؟؟؟" شہر و ملک نے بات ادھوری چھوڑی تھی اور اسے دیکھا جو آنکھیں جھپک جھپک کر آنکھوں میں چھبستی روشنی کو برداشت کر رہا تھا

Posted on Kitab Nagri

"فقیر کو اٹھا کر پوچھتے ہو کون ہو؟ حلیے سے کیا لگ رہا ہوں میں؟ حلیے سے فقیر لگ رہا ہوں تو ہوں گا بھی فقیر ہی نہ یا تم نے ایسے امیر دیکھیں ہیں جو پوچھ رہے ہو" اس نے غیض و غضب سے کہا اس کی بات سن کر شہر و ملک کا دماغ ہی گھوم گیا

"حلیے کا کیا ہے وہ تو ابھی بدل سکتا ہے تم دیکھتے جاؤ" اس کا منہ دبوچ کر شہر و ملک نے کہا اور اپنے بندے کو اشارہ کیا

اشارہ کرتے ہی اک آدمی آگے بڑھا تھا اور اک پانی لینے چلا گیا اس آدمی نے آگے بڑھ کر اس کی داڑھی کھینچی اس کے کھینچتے ہی داڑھی اس کے ہاتھ میں آگئی پھر مونچھیں اور بال بھی اتار لیے اتنے میں دوسرا آدمی پانی لے آیا جس سے زبردستی اس کا منہ دلوایا گیا اور اس کے گلے سے ملائیں بھی نکال لی گئی تھیں اب وہ اپنے اصلی حلیے میں ان کے سامنے تھا

"ہاں تو اب بتانا پسند کرو گے؟" شہر و ملک نے تمسخرانہ لہجے میں کہا جس پہ ارتضیٰ نے سر جھٹکا تھا اس کے ایسا کرنے سے شہر و ملک کو آگ لگ گئی تھی

اس نے اپنی پوری طاقت سے ارتضیٰ کو اتنا مارا جتنا مار سکتا تھا لیکن وہ پھر بھی کچھ نہ بولا

"بڑی ہی کوئی ڈھیٹ ہڈی ہے نہیں بول رہا کچھ،،،، لیکن تم لوگ کوشش جاری رکھو جیسے بھی کرو اس سے اگلو اسب کچھ" اس نے اپنے بندے سے کہا جس پہ ارتضیٰ زخمی ہونے کے باوجود ہنسا تھا چڑانے والی ہنسی جس پہ شہر و ملک اسے گھورتا وہاں سے چلا گیا تھا

Posted on Kitab Nagri

وہ دونوں اس وقت فلیٹ میں بیٹھے سوچ رہے تھے کہ کیا کیا جائے

"یہ ارتضیٰ کو ہیر و بننے کی ضرورت کیا تھی؟" جب کچھ نہ سوچا تو فردان نے غصے سے کہا

"نہیں اس نے جو کچھ بھی کیا ہے سوچ سمجھ کے کیا ہے" حنین نے اس کی بات کی نفی کی

"ہم ثبوت تو اس کے خلاف کافی جمع کر چکے ہیں اب اسے رنگے ہاتھوں پکڑنا ہے اور جہاں تک میرا خیال ہے ارتضیٰ ہمیں یہ موقع فراہم کرنے کے لیے خود کو پکڑوایا ہے" حنین نے پر سوچ آواز میں کہا تو فردان نے بس سر ہلایا

"مجھے لگتا ہے شہر و ملک اسے پکڑ کا بھی چپ نہیں رہے گا وہ ضرور کھوج لگانے کی کوشش کرے گا اس کے ساتھ اور کون ہے اور ہم نے اسے یہ موقع کسی بھی حال میں نہیں دینا ہمیں جو کچھ بھی کرنا ہے آج ہی کرنا ہے وہ بھی جلدی اگر ارتضیٰ نے قربانی دی ہے تو ہم اس قربانی کو ضائع نہیں جانے دیں گے" حنین نے کہا

"یار جو مین روڈز پہ کیمرے لگے ہیں ان کو چیک کرتے ہیں کوئی کلیو مل جائے شاید کہ وہ گاڑی لے کر کس طرف گئے ہیں اور اس کی ساری جگہوں کا تو تمہیں پتہ ہی ہے تو شاید پتہ چل جائے کو وہ ارتضیٰ کو کہاں لے کر گئے ہیں" فردان نے کہا تو حنین کو بھی اس کا آئیڈیا پسند آیا دونوں جلدی سے فلیٹ سے نکلے تھے

ان کا رخ سیدھا کنٹرول روم کی طرف جہاں سارے روڈز کے کیمرے کا کنیکٹ تھا وہاں پہنچتے انہوں نے اپنے آرمی کارڈ دکھائے تو اندر جانے میں کوئی دقت نہ ہوئی

Posted on Kitab Nagri

اندر جاتے ہی انہوں نے سارے کیمروں کی فوٹیج چیک کی لیکن کوئی کلیونہ ملا اک آخری کیمرہ رہ گیا تھا دونوں کے دل کی دھڑکن تیز سے تیز ہوتی جا رہی تھی وہ دونوں غور سے ویڈیو دیکھ رہے تھے اک جگہ پہ حنین نے حنین نے ویڈیو سٹاپ کی اور اسے زوم کیا اور ساتھ ہی جیب سے موبائل نکال کے سکرین شاٹ نکالا تھا

فردان غور سے گاڑی کا کلر اور نمبر پلیٹ دیکھ رہا تھا زوم ہونے کی وجہ سے نمبر کلیئر نہیں نظر آ رہا تھا فردان نے اک نظر حنین کے موبائل پہ ڈالی اور دوبارہ نظریں کمپیوٹر سکرین پہ جمادیں زیادہ نہیں لیکن کچھ کچھ ڈیجیٹس سمجھ آ ہی گئے تھے اسے

"حنین یہ وہی گاڑی ہے زیادہ نہیں لیکن کچھ کچھ ڈیجیٹس کلیئر ہو گئے ویڈیو پلے کرو اور دیکھو گاڑی کس طرف جاتی ہے" فردان کے کہتے ار تھی نے سر ہلاتے تیزی سے ویڈیو پلے کی گاڑی تھوڑی دور جا کر اک چھوٹی سی سڑک کی طرف مڑ گئی اور آگے کیمرے نہیں تھے

"جہاں تک میرا خیال ہے اس طرف شہر و ملک کا کوئی گودام ہے،، جس فائل میں ڈیٹیلز ہیں وہ فلیٹ میں ہے جلدی چلو اسے چیک کرنا ہے" حنین نے فردان سے کہا اور دونوں وہاں کے سٹاف کا شکریہ ادا کرتے وہاں سے نکلے اور دوبارہ فلیٹ کی طرف روانہ ہوئے

فلیٹ پہنچتے ہی حنین نے ساری فائلیں کھنگالیں تھیں اور بالآخر اسے مل ہی گئی تھیں ڈیٹیلز ابھی وہ دونوں خوش بھی نہیں ہوئے تھے کہ ار تھی کا موبائل بجایو کہ بالکل سیمپل بٹنوں والا تھا آخر کو شہر و ملک کو بتانا بھی تھا وہ جاہل گنوار ہے اس نے نمبر دیکھا تو شہر و ملک کا تھا

Posted on Kitab Nagri

"سلام صاحب" حنین نے براسا منہ بناتے سلام کیا تھا ورنہ تو دل کر رہا تھا اس کا گلہ دبا دے لیکن یہ ٹائم جوش سے نہیں ہوش سے کام لینے کا تھا

"جی صاحب اپن ابھی شہر ہی ہے،،،، اچھا اپن پہنچ جاتا ہے تھوڑی دیر تک" شہر وز ملک نے اسے شہر وز ولا پہنچنے کا کہہ کر کال بند کر دی

"مجھے پہلے ہی اس بات کا ڈر کا تھا اس کے شک کے دائرے میں،،، میں ابھی بھی ہوں اس نے بلایا ہے مجھے" حنین نے فردان کی طرف دیکھتے کہا

"سچ میں دل کرتا ہے ساری مصلحتیں اک طرف رکھ کے اس شہر وز ملک کا گلا دبا دوں" فردان نے غصے سے کہا تو حنین نے اس کا کندھا تھپتھپایا تھا

"تم بھی کل یونی جاؤ گے وہ یہ بھی دیکھے گا کہ یونی سے کون غائب ہوا ہے اور ہم نے اسے کوئی موقع نہیں دینا" حنین نے اس سے کہا

"اور اب ہمارے پاس زیادہ ٹائم نہیں ہے ہمیں جلدی ہی کچھ کرنا ہے،،، میں جلد آنے کی کوشش کروں گا پھر بناتے ہیں کوئی پلان" حنین نے کہا اور اس سے گلے ملتے وہاں سے چلا گیا

Posted on Kitab Nagri

فلیٹ سے وہ چند و کاگیٹ اپ لے کر سیدھا شہر وزولا گیا تھا شہر وز ملک اسے لاؤنج میں ہی بیٹھا مل گیا تھا اس نے جا کر اسے سلام کیا شہر وز ملک نے سلام کا جواب دیتے ہوئے اسے غور سے دیکھا تھا جیسے اس کے چہرے پہ کوئی غم و غصے کا نام و نشان ڈھونڈ رہا ہو لیکن وہ تو بالکل نارمل تھا

"صاحب اپن کو بلایا آپ نے" چند و نے اپنے مخصوص انداز میں پوچھا

"ہاں وہ اک جگہ مال ڈلیور کرنا ہے لیکن وہ علاقہ یہاں سے دور ہے میرے قابلِ بھروسہ انسان تم ہی ہو اس لیے تمہیں لے کر جانے کا بول رہا ہوں" شہر وز ملک نے بغور اس کے تاثرات دیکھتے کہا اس کی بات سن کر حنین دل ہی دل میں ہنسا

"یعنی کہ مجھے بھیج کر چیک کر رہا ہے میں وہاں جاتا بھی ہوں یا رستے سے ہی فرار ہو کر بھاگ جاتا ہوں،،، چلو شہر وز ملک تم اگر گیم کھیل رہے ہو تو میں بھی تمہارے سے ساتھ گیم کھیلوں گا" اس نے سوچا لیکن اپنے تاثرات نارمل ہی رکھے

"یہ بات اپن کے لیے بہت ہی اعزاز کی ہے کہ آپ اپن پہ بھروسہ کرتے ہیں اپن ضرور لے کر جائے گا مال آپ بتائیں جانا کب ہے" اس نے خوشی سے بے حال ہوتے کہا تھا

"کل جانا ہے مال لے کر اور آج کی رات تم یہی شہر وزولا میں رہو گے" شہر وز ملک نے اسی کی خوشی کو دیکھتے کہا تو اس نے سر ہلایا

Posted on Kitab Nagri

شہر وز ملک نے اسے جانے کا اشارہ کیا وہ وہاں سے چلا گیا شہر وز ملک نے پر سوچ نظروں سے اس کی پشت کو دیکھا تھا

اگلی صبح شہر وز ملک نے اپنی نگرانی میں سامان لوڈ کروا کے چند و کوولا سے بھیجا تھا اور اپنے آدمیوں کو اس پہ نظر رکھنے کا کہہ کر خود گودام میں چلا آیا تھا اس کے آدمیوں نے اسے دیکھتے اسے سلام کیا تھا یہاں پہ ٹوٹل تین آدمی تھے

شہر وز ملک نے اک دفعہ کے واقعہ سے سبق نہیں سیکھا تھا کیونکہ اس کے بعد دوبارہ اس کے فارم ہاوس سے کوئی چیز غائب نہیں ہوئی تھی

اس گودام میں بس تین آدمی اس لیے رکھے تھے کہ یہ کب سے بند پڑا ہے اور اس کا کسی کو نہیں پتہ شاید شہر وز ملک کو خود پہ لچھ زیادہ ہی بھروسہ تھا کہ وہ ہر سچویشن کو ہینڈل کر لے گا

"کچھ بولا ہے اس نے یا نہیں" اس نے زخموں سے چور چہرہ لیے ارتضیٰ کی طرف اشارہ کیا

"نہیں سر بہت مارا ہے لیکن کچھ بھی نہیں بول رہا" اس کے آدمی نے نفی میں سر ہلاتے کہا تھا

"ہوں،، یعنی کے یہ کسی گینگ یا ڈرگ مافیا کا بندہ نہیں ہے،، لگتا ہے اس کا تعلق آرمی سے پاکستان آرمی سے

وہی اتنے ڈھیٹ ہوتے مار کھا کے بھی کچھ نہیں بولتے" اس نے طنزیہ ہنسی ہنستے کہا

Posted on Kitab Nagri

"اک چیئر لاکر اس کے سامنے رکھو میں خود پوچھ لیتا ہوں" اس کی بات سن کے اس کے آدمی نے تیزی سے چیئر لاکر ار ترضی کے سامنے رکھی تھی

"دیکھو لڑکے بتا دو کون ہو تم اور کیوں پیچھے پڑے ہو میرے یقین کرو بخش دوں گا" اس نے کرسی پہ بیٹھتے ار ترضی سے کہا لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا

"میں تم سے پوچھ رہا ہوں" شہر وز ملک نے غصے سے کہا لیکن ار ترضی پھر بھی کچھ نہ بولا اس نے غصے سے ار ترضی کے منہ پہ مکا مارا تھا جس پہ ضبط کے باوجود اس کے منہ سے اک کراہ نکل گئی تھی

"ہوں تو اب تو مجھے پکا یقین ہو گیا ہے تم ایجنسی کے بندے ہو وہ بھی پاک ایجنسی کے اس لیے اتنی مار کھا کر کچھ نہیں بول رہے" شہر وز ملک نے اس کے بال مٹھی میں بھر کے اس کا منہ اوپر کیا

"جب اتنا پتہ ہے تو پھر اک ہی بات بار بار پوچھ کے میرا اور اپنا وقت کیوں برباد کر رہے ہو" ار ترضی نے بے زاری سے کہا تھا

"کیونکہ مجھے پتہ کرنا ہے تمہارے ساتھ اور کتنے سا تھی کس کس روپ میں میرے ارد گرد ہیں کتنے ثبوت تم میرے خلاف جمع کر چکے ہو" شہر وز ملک نے جھٹکے سے اس کے بالوں کو چھوڑتے کہا تھا

اس کی بات سن کے ار ترضی نے اس کی طرف دیکھتے سر جھٹکا تھا جیسے کہہ رہا ہو 'پوچھ سکتے ہو تو پوچھ لو'

"بتاؤ تمہارے ساتھ اور کون کون شامل ہے،،، میرے خلاف جو ثبوت حاصل کیے ہیں کہاں ہیں وہ" اس کے منہ پہ مکا مارتے پوچھا گیا تھا

Posted on Kitab Nagri

اس کے منہ پہلے ہی بہت زخم تھے اور اس دفعہ مکا بہت شدت سے مارا گیا تھا جس کی وجہ سے اس کے منہ سے خون نکلا تھا جسے اس نے شرٹ سے صاف کیا تھا اور اس کی طرف دیکھتے طنزاً مسکرایہ تھا

"تم نے ہمیں بھی اپنے بندوں کی طرح حرام خور یا غدار سمجھا ہوا ہے جو ہمارے ہاتھ کی اک کھا کر سب کچھ اگل دیتے ہیں،،،،، نہیں ہم بالکل ویسے نہیں ہیں،،، ہم فوجیوں کی رگوں میں خون کی بجائے وطن کا عشق گردش کرتا ہے،،،،، ہمیں ٹریننگ کے دوران یہی سکھایا جاتا ہے خود تو مر جانا مٹ جانا لیکن اپنے وطن سے اس کی مٹی سے کبھی غداری نہ کرنا،،، دنیا ہمیں پاگل کے نام سے جانتی ہے ہاں ہم ہیں پاگل اس وطن کے عشق میں پاگل اس مٹی کے جنون میں پاگل،،، ہماری رگ رگ میں وطن ہے،،،،، ہم اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے اور نہ کبھی ڈریں گے پھر چاہے دشمن طاقت میں ہم سے ستر گنا کیوں نہ ہو،،،،، ہم نے اس وطن کی مٹی سے وعدہ کیا تھا اس پہ آنچ نہیں آنے دیں گے اس کی حرمت کبھی پامال نہیں ہونے دیں گے اس وطن کی طرف اٹھنے والی دشمن کی آنکھ کو نکال کر اپنے پیروں تلے کچل دیں گے ہم اپنا وعدہ ضرور نبھائیں گے پھر چاہے اس کے لیے ہماری جان ہی کیوں نہ چلی جائے ہم اپنے وعدے سے کبھی پیچھے نہیں ہٹیں گے" اس نے اک جذب کے عالم میں کہا تھا

www.kitabnagri.com

اس کی بات سن کے وہ غصے سے پاگل ہو گیا تھا اسی غصے کے عالم میں اسے مارنا شروع کر دیا وہ چڑانے والی مسکراہٹ چہرے پہ لیے اسے دیکھتے ہوئے مار کھا رہا تھا یہ چیز اس کے غصے میں مزید اضافہ کر رہی تھی

"اور تم تو غدار ہو جس نے چند پیسوں کے لیے اپنے وطن سے غداری کی ہے کتنی ماؤں کی کوکھ اجاڑی ہے کتنی عورتوں کی عزتیں پامال کی ہیں تم پہ تو تھوکنے کا بھی دل نہیں کرتا" ارتضیٰ نے مار کھاتے نفرت سے کہا تھا

Posted on Kitab Nagri

"پیسوں کے لیے نہیں بدلے کے لیے کیا ہے یہ سب بدلے کے لیے،،،، جس طرح میں تڑپا ہوں سب تڑپیں گے تو مجھے سکون ملے گا" کچھ سیکنڈز کے لیے ہاتھ روکتے اس نے چلاتے ہوئے کہا تھا

اور پھر سے اسے مارنا شروع کر دیا تھا ارتضیٰ کہ چہرے پہ جابجا زخم تھے منہ سے بھی خون نکل رہا تھا لیکن شہروز ملک پھر بھی جانوروں کی طرح اسے مارتا جا رہا تھا

حنین نے رات کو میسج کر کے فردان کو ساری سچویشن بتائی تھی اور جو پلان تھا اس کا وہ بھی اچھی طرح سمجھا دیا تھا اسے پتہ تھا شہروز ملک یہ سب اک پلان کے تحت کر رہا ہے اور یقیناً اس کے پیچھے آدمی لگائے گئے تھے

اپنے پلان کے مطابق وہ اک بہت ہی غیر معروف جگہ پہ رکا تھا یہ اک سستہ سا ہوٹل تھا جو کہ لوگوں سے کچھ کھچ بھرا ہوا تھا اسے اسی بھیڑ کا فائدہ اٹھا کہ شہروز ملک کے ساتھ کھیل کھیلنا تھا اسے پتہ تھا شہروز ملک کے آدمی اندر نہیں آئیں گے کیونکہ انہوں نے چند و کو اس بات کی بھنک بھی نہیں لگنے دینے تھی کہ وہ اس کا پیچھا کر رہے ہیں چونکہ یہ اک سستا سا ہوٹل تھا اس لیے یہاں کیمروں کا تصور بھی نہیں تھا اس لیے وہ اپنا کام آسانی سے کر سکتا تھا

وہ ہوٹل میں داخل ہو کر سیدھا واشروم کی طرف بڑھا تھا جہاں ان کا اک ساتھی ایجنٹ چندو کے گیٹ اپ میں کھڑا تھا وہ قد کاٹھ جسامت میں بالکل حنین جیسا تھا کوئی معمولی سا ہی فرق تھا جو کہ بہت ہی زیادہ غور کرنے سے پتہ چلتا تھا

Posted on Kitab Nagri

دونوں نے اک دوسرے کو دیکھ کر تھب اپ کا اشارہ دیا حنین اس کے ہاتھ سے بیگ لیا اور واشروم میں گھس گیا اور اپنا حلیہ ٹوٹلی چینج کر کے آیا تھا اس دیکھ کے کوئی کہہ نہیں سکتا تھا کہ وہ تھوڑی دیر پہلے کسی اور حلیے میں تھا بلیک جینز پہ بلیک شرٹ اور اس پہ بلیک ہی جیکٹ پیروں میں جاگرز

واشروم سے آکر اس نے اپنے ساتھی کو ساری ڈیٹیلز بتائیں تھیں اور ساتھ میں یہ بھی باور کرایا تھا کہ ٹرک میں کیمرہ لگا ہے اس نے ایسی کوئی بھی حرکت نہیں کرنی جس سے انہیں تھوڑا سا بھی شک ہو پھر حنین نے اسے اچھی طرح سمجھایا کہ اس نے کہاں جانا ہے کہاں رہنا ہے کیا کرنا ہے سب کچھ سمجھانے کے بعد اسے کہا کھانے کا سامان لے کر باہر جاؤ انہیں یہی تاثر دینا ہے کہ 'تم کچھ لینے اندر گئے ہو وہ تمہیں سارا رستہ فالو کریں گے لیکن تم نے ایسے ہی بیسیو کرنا ہے جیسے تم نے انہیں دیکھا ہی نہیں'

سب کچھ سمجھانے کے بعد حنین دروازے کے قریب اک ٹیبل پر جا کر بیٹھ گیا جبکہ اس کا ساتھی کاؤنٹر کی طرف چلا گیا کھانا پیک کروانے

"اب دیکھنا ہے شہر و ملک یہ جواتنے لوگ تم نے رکھے ہوئے ہیں کتنے چالاک ہیں" وہ بڑبڑایا اور میز پہ پڑے پانی کے جگ سے پانی ڈال کے گھونٹ گھونٹ پینے لگا

تھوڑی دیر بعد اس کا ساتھی کھانا پیک کروا کر ہوٹل سے باہر نکل گیا اس نے اک نگاہ بھی حنین پہ نہیں ڈالی تھی جبکہ حنین کی نظریں باہر ہی جمی تھیں اس کے ساتھی ٹرک آگے بڑھایا تو شہر و ملک کے آدمی بھی پیچھے ہو لیے یہ دیکھ کر حنین کے چہرے پہ طنز یہ مسکراہٹ پھیلی تھی

Posted on Kitab Nagri

پھر تھوڑی دیر بعد وہاں سے بیگ اٹھا کر نکل آیا اور ہوٹل کی بیک پہ آیا جہاں گاڑی کھڑی تھی بیگ سے چابی نکال کے گاڑی ان لاک کر کے اس میں بیٹھا

"ہم مار خوروں کے ساتھ گیم کھیلنا اتنا بھی آسان نہیں ہے شہر و ملک،،،، تمہیں لگا کہ تم نے ہمارا سا تھی پکڑ لیا ہے اور تم مجھے بھیجو گے کسی کام اور میرے پیچھے اپنے آدمی لگا دو گے اگر میں اس کا سا تھی ہوا تو اسے چھڑوانے جاؤں گا تم مجھے کہیں بھیجو گے میں رستے سے فرار ہونے کی کوشش کروں گا اور تمہارے آدمی مجھے پکڑ لیں گے،،، ہاؤسٹوپڈ" اس نے طنزیہ مسکراہٹ چہرے پہ لیے سوچا اور گاڑی سٹارٹ کرتے تیزی سے وہاں سے نکل گیا

"ہاں بولو کیا خبر ہے" شہر و ملک نے فون کان سے لگائے کہا تھا اس وقت وہ اپنے گودام میں موجود تھا "جی سر وہ تو رستے میں کہیں نہیں رکنا ہے کوئی مشکوک چیز نظر آئی ہے وہ سیدھا آپ کی بتائی جگہ پہ جا رہا ہے" موبائل سے اس کے آدمی کی آواز گونجی تھی

"فالو کرتے رہو اسے اور ساتھ ساتھ مجھے بھی اپ ڈیٹ کرتے رہنا" کہتے اس نے فون بند کر دیا تھا "بولا ہے یہ کچھ یا نہیں" ارتضیٰ کی طرف اشارہ کرتے پوچھا تھا اس کے آدمی نے نہ میں سر ہلایا

Posted on Kitab Nagri

"دیکھو اگر تم مجھے بتادو کہ تمہارے ساتھ اور کون کون شامل ہے میں تمہیں بخش دوں گا اپنی حالت پہ رحم کھاؤ دیکھو مار کھا کھا کر کیا سے کیا ہو گئے ہو" شہروز ملک نے ارتضیٰ کے پاس آتے اسے لالچ دیا تھا اس نے سوچا مار کا تو اثر نہیں ہو رہا چلو یہ حُر بہ آزمالیتے

ہم موت سے عشق کرنے والے عاشق ہیں
ہم سے کبھی زندگی کا سودا مت کرنا

ارتضیٰ نے اس کی طرف طنزیہ نظروں سے دیکھتے شعر پڑھا تھا

"اور ہمارے نزدیک موت موت نہیں شہادت ہوتی ہے جسے پانے کی چاہ ہمیں ہر پل ہوتی ہے اک فوجی جب فوج میں بھرتی ہوتا ہے اس کے پاس دو چیزیں ہوتی مر گئے تو شہید بن گئے تو غازی اور تم مجھے زندگی کا لالچ دے رہے ہو،،،، نہ کا کا نہ ہمارے لیے شہادت کی موت سعادت ہوتی ہے اور تمہیں لگتا ہے میں تمہاری بات سن کے سب کچھ بتادوں گا تمہیں" ارتضیٰ نے ہنستے ہوئے سر جھٹکا تھا

"بتائیں گے تو تمہارے اچھے بھی تم دیکھتے جاؤ اب تک تو میں تمہیں نرمی سے ڈیل کر رہا تھا اب نہیں" شہروز ملک نے اس کا سر بالوں سے پکڑ کر منہ اوپر اٹھایا تھا لیکن وہ پھر بھی اس کی آنکھوں میں بے خونی سے دیکھتا رہا تو

Posted on Kitab Nagri

اس نے جھٹکے سے اس کے بال چھوڑے اور اپنے آدمی کو بلایا اور اسے کچھ کہا جس پہ وہ سر ہلاتا اک طرف چل دیا

اور تھوڑی دیر بعد وہ اک میز لیے وہاں آیا تھا میز دیکھ کر ار ترضی کو سمجھ آ گئی تھی وہ کیا کرنے والے ہیں اس نے اک نظر شہر وز ملک کو دیکھا جا اسے ہی دیکھ رہا تھا ار ترضی کے دیکھنے پہ اس نے اک ابرو اچکایا تھا جسے دیکھ کر ار ترضی ہنس دیا تھا مدہم سی ہنسی اس کی ہنسی سن کر شہر وز ملک نے دانت پیسے تھے

کر سی سے کھول کر اسے میز پہ لٹا کر باندھ دیا تھا اور اک موٹا ڈنڈا لے کر اس کے پیروں کے تلووں پر برسانا شروع کر دیے تھے اس نے کافی ضبط کیا تھا لیکن تھا تو انسان ہی ضبط کے باوجود اس کے منہ سے کراہیں نکل رہی تھیں اس کے تلووں پہ اتنے ڈنڈے مارے تھے کہ اس کے پیروں کی جلد اتر گئی تھی اور ان میں سے خون رس رہا تھا

"اب بھی بتاؤ گے یا نہیں؟" شہر وز ملک نے پوچھا تو اس نے تکلیف سے بند ہوتی آنکھوں کو بمشکل کھول کر اسے دیکھتے نہ میں سر ہلایا تھا

www.kitabnagri.com

"نمک لے کر آؤ" اس کی طرف دیکھتے شہر وز ملک نے اپنے آدمی سے کہا تو وہ جلدی سے نمک لے آیا

"اب اس کے زخموں پہ نمک لگاؤ پھر دیکھتا ہوں کیسے نہیں بولتا یہ" شہر وز ملک نے غصے سے کہا

Posted on Kitab Nagri

تو اس کے آدمی نے نمک کی مٹھی بھر کے اس کے دونوں پاؤں پہ ڈالا تھا نمک زخموں پہ پڑتے ہی ارتضیٰ کے منہ سے بے ساختہ چیخ نکلی تھی آخر کب تک برداشت کرتا درد کی شدت سے اس کے حواس اس کا ساتھ چھوڑ گئے تھے اور سراک طرف لڑھک گیا تھا

"بس کرو جب تک ہوش میں نہیں آتا تب تک ایسے ہی پڑے رہنے دو اس کے ہوش میں آنے کے بعد دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے لیکن اس کو مرنے بھی نہیں دینا پل پل افیت دینی ہے اسے تاکہ اسے بھی پتہ چلے کس سے پنگا لیا ہے ان وردی والوں نے" شہر و ملک نے نفرت سے ارتضیٰ کو دیکھتے اپنے آدمی کو ہدایات تھیں اور تیزی سے وہاں سے نکل گیا

حنین وہاں سے سیدھا یونی کی طرف آیا تھا اس کا ارادہ فردان کو ساتھ لے کے جانے کا تھا اس کی کلاسز ختم ہونے میں تھوڑا ہی ٹائم تھا تھوڑی دیر بعد یونی سے سٹوڈنٹس نکلنے شروع ہو گئے تھے اور تبھی وہاں سے آرمی کی گاڑیاں گزری تھیں وہ انہیں دیکھ ہی رہا تھا کہ اک چیخ نما آواز پہ ادھر متوجہ ہوا تھا

"ہائے للہ فو" یہ آواز حیا کی تھی حنین کے چہرے پہ اک لمحے کے لیے مسکراہٹ آئی تھی لیکن جب اس نے باقی سب کو بھی اس کی طرف متوجہ دیکھا تو اس کے ماتھے پہ بل پڑے تھے

"کیا ہو گیا ہے حیا کیوں چیخ رہی ہو سب تمہاری طرف ہی دیکھ رہے ہیں کہ پاگل کہاں سے اٹھ کے آگئی ہے" زرش نے اسے گھورا تھا

Posted on Kitab Nagri

"کیا کروں یار بس فوجی دیکھ کر مجھے پتہ نہیں کیا ہو جاتا پہلے بھی بتایا ہے یار" اس نے منہ بنا کر کہا

ابھی حنین ان کی مزید سنتا کہ فردان آگیا تو اسے لیے اک نظر حیا پہ ڈالتا وہاں سے چلا گیا تھوڑی ہی دیر تک وہ فلیٹ پہنچ چکے تھے گاڑی پارک کر کے فلیٹ میں داخل ہوئے

"یار حنین ار ترضی کی کمی محسوس ہو رہی ہے" فردان نے فلیٹ میں داخل ہوتے کہا تھا

"بی بریو یار تم بھی اک فوجی ہو اور وہ بھی کچھ نہیں ہو گا اسے للہ حفاظت کرے گا اس کی کچھ نہیں ہو گا" حنین نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر گویا اسے تسلی دی تھی

"ہمیں جو کچھ بھی کرنا بے جلدی کرنا ہے اس لیے آج ہی ہمیں پلان ریڈی کرنا ہے تم وہ فائل لے کر آؤ جس میں ساری ڈیٹیلز اور نقشے ہیں" حنین نے کہا تو فردان فائل لینا اندر چلا گیا اور کچھ دیر بعد ہاتھ میں فائل لیا آیا تھا "تمہیں کوئی پروبلم تو نہیں ہوئی شہر و ملک کے بندوں کو چکما دیتے ہوئے" فردان نے اسے فائل پکڑاتے پوچھا تو اس کے ہونٹوں پہ طنزیہ مسکراہٹ بکھری تھی

"یار ایسے لوگوں کو خود پہ بہت غرور ہوتا اور اسی غرور میں وہ مارے جاتے کچھ ایسا ہی شہر و ملک کے ساتھ ہو رہا ہے اپنی طرف سے اس نے بہت زیادہ سیکیورٹی رکھی ہوئی ہے لیکن اصل میں وہ صرف اک سیراب ہے سب اک سے بڑھ کر اک نمونہ ہیں،،، بہت آسانی سے چکما دے آکر گیا ہوں تھوڑا سا بھی شک نہیں ہوا انہیں" حنین نے طنزیہ لہجے میں کہا تو اس نے سر ہلایا پھر دونوں فائل کھول کر اسے ڈسکس کرنے لگ گئے

Posted on Kitab Nagri

حنین اور فردان نے پہلے ہیڈ کو اس کے رابطہ کیا تھا کہ ٹیم ریڈی کروائی کروائی تھی جسے تین حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا کہ حصے کو وہ خود لیڈ کر رہا تھا باقی دو کو اس کے دوسرے ساتھی

اس نے جو تین ٹیمیں ریڈی کی تھیں ان میں سے اک نے فارم ہاؤس میں ریڈ کرنی تھی اک نے شہر وزولا اور تیسری ٹیم میں وہ فردان اور دو تین جوان اور تھے انہوں نے گودام میں

تینوں ٹیموں نے اکٹھے ریڈ کرنی تھی تاکہ تینوں جگہوں میں سے جہاں بھی شہر و زملک ہو اسے رنگے ہاتھوں پکڑا جائے اور اس کے پاس بھاگنے کا کوئی موقع نہ ملے

چونکہ شہر وزولا اور فارم ہاؤس کو حنین نے دیکھا ہوا تھا اس لیے اس نے دونوں کا نقشہ بنایا ہوا تھا اب وہ تینوں ٹیموں کو اچھی طرح نقشہ سمجھا رہا تھا تا کہ غلطی گنجائش غلطی سے بھی نہ نکلے

"آج ہم اک ملک غدار کو پکڑنے جا رہے ہیں جس نے اپنے ہی ملک ماؤں بیٹیوں کو بیچا ہے اپنے ہی ملک کے ساتھ غداری کی ہے پتہ نہیں کتنی ہی ماؤں کی گودوں کو اجاڑا ہے آج ہمیں ہر حال میں اسے زندہ پکڑنا ہے"

حنین بولتے تھوڑی دیر کے لیے رکا تھا

www.kitabnagri.com

"جیسا کہ آپ سب لوگ جانتے ہیں کہ ہمارا اک ساتھی بھی اس کی قید میں ہے ہمیں اسے بھی چھڑوانا ہے،،،،،
لیکن ہمارے دماغ میں جو پہلی سوچ آنی چاہیے وہ یہ ہے کہ ہم نے اپنے ملک کے غدار کو پکڑنا ہے دوسری کوئی
بھی بات ہمارے دماغ میں بعد میں آئے گی انڈر سٹینڈ؟" حنین نے اپنی بات مکمل کر کے سب کو دیکھا

"یس سر" سب نے اک آواز میں کہا

Posted on Kitab Nagri

"مورال؟"

"ہائی سر،،،،،"

"اپ ٹو؟"

"سکائی سر،،،،،"

"نعرہ تکبیر" حنین نے اونچی آواز میں نعرہ لگایا

"لہ اکبر" سب نے پر جوش آواز میں کہا

"پاکستان،،،"

"زندہ آباد،،،،،،،،،"

"لہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو" حنین نے کہا تو سب نے یک زبان آمین کہا اور اٹھ کے تیاری کرنے لگے

www.kitabnagri.com

ارتضیٰ کو دوبارہ کرسی پہ باندھ دیا گیا تھا اس کا پورا وجود زخم زخم تھا لیکن اس نے زبان سے اک لفظ نہیں نکالا تھا کیونکہ یہ مارخور یہ فوجی ہوتے ہی سر پھرے جنہیں بس اپنے وطن سے کیا وعدہ ہر حال میں نبھانا ہوتا ہے اس دوران وہ اپنی جان کی پرواہ بالکل نہیں کرتے چاہے کتنے زخم ملیں پرواہ نہیں کرتے پرواہ کرتے ہیں تو اپنے وطن کی مٹی سے کی کہ اس پہ کوئی آنچ نہ آجائے

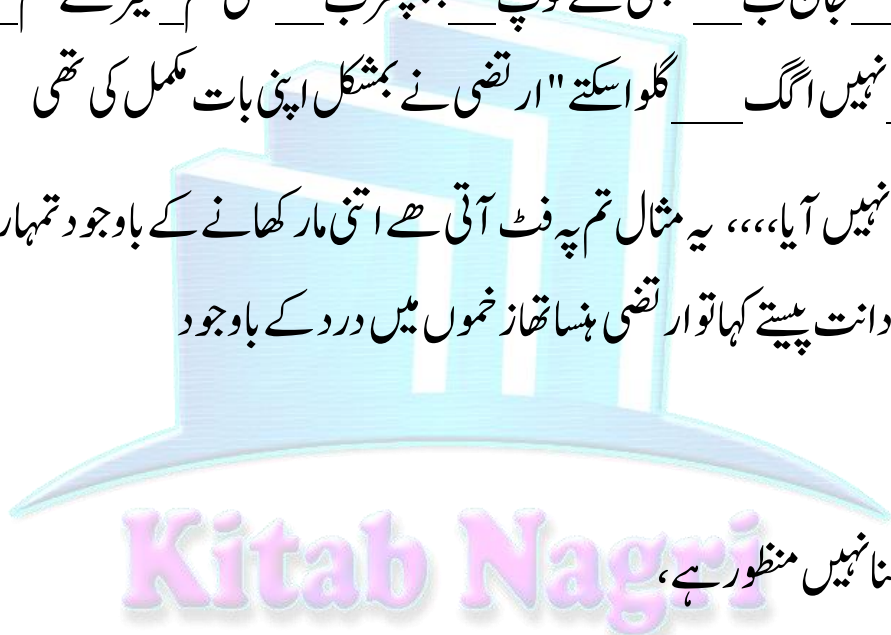
Posted on Kitab Nagri

"کھولی زبان اس نے یا نہیں" اس نے کرسی پہ سر جھکائے زخموں سے نڈھال ارتضیٰ کے پاس کھڑے ہوتے
اپنی آدمی سے پوچھا

"نہیں سر بہت ہی کوئی ڈھیٹ ہڈی ہے مار کا بھی اثر نہیں ہو رہا اس پہ اس کی جگہ پہ کوئی اور ہوتا تو زبان کھول چکا
ہوتا اتنی مار کھانے کے بعد" اس کے آدمی نے بے بسی سے کہا

"تتم میری ج۔ جان ب۔ بھی لے لوپ۔ پیچہرب۔ بھی مم۔ میرے مم۔ منہ سے
کچ۔ کچھ ننن۔ نہیں اگ۔ گلواسکتے" ارتضیٰ نے بمشکل اپنی بات مکمل کی تھی

"رسی جل گئی مگر بل نہیں آیا،،، یہ مثال تم پہ فٹ آتی ہے اتنی مار کھانے کے باوجود تمہاری اکڑ ویسی کی ویسی
ہے" شہر و ملک نے دانت پیستے کہا تو ارتضیٰ ہنسا تھا زخموں میں درد کے باوجود



ٹوٹ سکتا ہوں مگر جھکنا نہیں منظور ہے،

ہاں میں پاکستانی فوجی ہوں،

مجھے اس بات کا غرور ہے؛

بہت مشکل سے اس نے بغیر لڑکھڑائے یہ لائنز بولی تھیں اس دوران اس کا سانس بالکل اکھڑ گیا تھا

Posted on Kitab Nagri

"اک بات تو بتاؤ تم وردی والوں میں اتنی اکڑ کس بات کی ہوتی ہے؟" شہر وز ملک نے ار ترضی سے کہا
"یہ اکڑ نہ نہیں مم مجت ہے ا اپنے مم ملک سے" ار ترضی نے محبت سے کہا
"کوئی نہ آج جیسے بھی ہوا تم سے سب کچھ اگلا کر رہو گا نہیں تو تمہاری زندگی کی یہ آج آخری رات ہوگی"
شہر وز ملک نے اس کا منہ دبوچتے کہا تھا جس پہ وہ مسکرایا تو شہر وز ملک کو تپ چڑھی تھی



چاہے گناہم رہوں

تیرا پیغام رہوں PK

تیرا ہی نام کیا

بس یہی کام کیا

رات کے شروع ہوتے ہی انہوں نے اپنا کام شروع کیا تھا تینوں ٹیمیں اپنی اپنی منزل پہ روانہ ہو چکی تھیں
صرف شہر وز ولا آبادی والے علاقے میں تھا باقی فارم ہاوس اور گودام غیر گنجان آباد علاقے میں تھے اس لیے
انہیں اپنا کام کرنے میں زیادہ دشواری پیش نہیں آنے والی تھی

Posted on Kitab Nagri

دو ٹیمیں دس افراد پہ مشتمل تھیں جبکہ حنین کی ٹیم پانچ افراد پہ مشتمل تھی وہ سارے اس وقت ایجنسی کے مخصوص بلیک لباس میں تھے اور چہروں پہ بلیک ماسک تینوں ٹیمیں بلوٹو تھ کے ذریعے اک دوسرے سے رابطے میں تھیں

انہوں نے اپنی اپنی پوزیشن سیٹ کی ہوئی تھیں سب کے گنز پہ سلا منسر لگا ہوا تھا سب سے پہلے انہوں نے سکیورٹی کیمرے ہیک کیے تھے اس سے اندر والے الرٹ بھی ہو سکتے تھے لیکن یہ کرنا بھی ضروری تھا کیمرے ہیک کرنے کے بعد ٹیم لیڈر نے گیٹ پہ کھڑے دونوں گارڈز کا نشانہ لیا تھا وہ بغیر کسی آواز کے وہی ڈھیر ہو گئے تھے ان کے گرتے ہی وہ آگے بڑھا تھا اور اپنے پیچھے باقیوں کو بھی آنے کا اشارہ کیا تھا گیٹ پہ پہنچتے سب گیٹ کی دونوں سائیڈوں پہ دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو گئے اک نے دروازہ کھٹکھٹایا اور تیزی سے پیچھا ہو گیا

گیٹ کھلا تھا اور اک گارڈ باہر آیا تھا لیکن گیٹ پہ اسے کوئی نہ نظر آیا وہ مڑنے ہی لگا تھا کہ پیچھے سے اک نے بغیر اسے کوئی موقع دیے اس کی گردن مروڑ دی اس کے جسم کو اک جھٹکا لگا تھا اور وہ وہی ڈھیر ہو گیا تھا

اسے گیٹ سے اک سائیڈ پہ گھسیٹ کیا سب اپنی پوزیشن سنہبالے کھڑے تھے ٹیم ہیڈ نے انگلی کے اشارے سے تین تک گنتی گنی اور گن کارخ گیٹ کی طرف کیا اور گیٹ پاؤں سے کھول کر اندر داخل ہوا اور اس کے پیچھے باقی ٹیم اندر داخل ہوتے اندر کھڑا دوسرا گارڈ ان کی طرف متوجہ اس سے پہلے کہ وہ کوئی ایکشن لیتا اس کی کھوپڑی اڑادی گئی تھی

Posted on Kitab Nagri

ادھر ادھر دیکھتے وہ آگے بڑھ رہے تھے تھوڑی دور جا کر اک اور شخص انہیں نظر آئے اس سے پہلے کہ وہ کوئی شور کرتا اس پہ گن تان کر اسے چپ کروا دیا سب اس پہ گن تانے کھڑے تھے اک نے اپنے ساتھ لائے بیگ میں سے اک پٹی اور رسی نکالی پٹی اس کی آنکھوں پہ باندھی اور ہاتھ پیچھے کر کے رسی سے باندھ دیے اک کو اس کے پاس کھڑا کر کے باقی اندر کی طرف بڑھ گئے

تھوڑی دور جا کر انہیں راہداری نظر آئی اور اس کے ساتھ اک کمرہ ان میں سے دو کمرے کے پاس رکے اور باقی راہداری کی طرف بڑھ گئے

ان دونوں میں سے اک نے دروازہ کھولا اور تیزی سے اندر داخل ہوا اور اس کے پیچھے دوسرا بھی داخل ہوا جہاں پہ بیٹھے دو آدمی اپنے اپنے موبائل میں گم تھے دروازہ کھلنے کی آواز پہ اس طرف متوجہ ہوئے لیکن افسوس کے اپنی غفلت کی وجہ سے اب وہ کچھ کر نہیں سکتے تھے انہوں نے انہیں ہاتھ اوپر کرنے کو کہا اور باہر لے گئے جہاں پہلے اک تھا اس کے بھی آنکھیں اور ہاتھ باندھ دیے گئے تھے

جبکہ باقی راہداری میں مڑے تو سامنے دو آدمی بندوقین لیے کھڑے تھے انہیں دیکھتے انہوں نے فائر کرنے چاہے لیکن اس سے پہلے ہی مار خوروں نے دونوں کے بازوؤں پہ فائر کیے تھے پھر اک دفعہ سارے فارم ہاؤس کا چکر لگا کے سب کچھ کلئیر کیا تھا

"ایوری تھنگ از انڈر کنٹرول سر ٹیم بی از ریپوٹنگ ہیر" سب کچھ کلئیر کرنے کے بعد ٹیم ہیڈ نے بلوٹو تھ کے ذریعے سب کو انفارم کیا

Posted on Kitab Nagri

شہر وزولا جس لائن میں تھا اس میں ٹوٹل تین گھرتے سب سے پہلا شہر وزولا ہی تھا اور رات کی وجہ سے کوئی باہر تھا بھی نہیں تھا شہر وزولا کی حفاظت کے لیے بھی کچھ زیادہ گارڈ نہیں تھے کیونکہ وہ کوئی بھی غیر قانونی کام یہاں سے نہیں کرتا تھا اس لیے ولا کی طرف سے وہ بے فکر تھا اور اس کی یہی بے فکری اسے لے ڈوبنے والی تھی

یہاں بھی سب سے پہلے انہوں نے کیمرے ہیک کیے تھے پھر گیٹ کے دونوں اطراف پوزیشن سنبھال کر کھڑے ہو گئے تھے ٹیم ہیڈ نے ہاتھ کے اشارے سے تین تک گنتی گنی تھی اور گیٹ پہ دستک دی ساری ٹیم الرٹ کھڑی تھی گیٹ کھلتے ہی وہ اندر داخل ہوئے بغیر گارڈ کو کوئی موقع دیا وہ دونوں اس اچانک افتاد پہ بوکھلا گئے تھے اسی بوکھلاہٹ میں ان سے کچھ ہوا بھی نہیں تھا اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتے انہیں دھر لیا گیا تھا ان کے ہاتھ پاؤں باندھنے کے بعد اک کو وہاں کھڑے کر کے باقی اندر بڑھ گئے تھے

آدھے اوپر والے پورشن میں چلے گئے اور باقی نیچے والے پورشن کے کمروں کو چیک کرنے لگ گئے تھے نیچے والوں سے اک دو بندے برآمد ہوئے تھے

اوپر والے کمروں سے بھی دو چار بندے برآمد ہوئے جن میں دلاور خان بھی شامل تھا جو کہ حیران پریشان تھا کہ یہ ہو کیا رہا ہے سب کچھ کلئیر ہونے کے بعد انہوں نے بھی اطلاع دی سب کو

Posted on Kitab Nagri

گودام کے باہر پہنچنے کے بعد سب نے پوزیشن سنبھالی تھی اک لمحے کو حنین اور فردان کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی کیونکہ اندران کا جان سے پیارا دوست پتہ نہیں کس حالت میں تھا لیکن دوسرے لمحے یہ سوچ آئی کہ اپنے دوست کو بچانا ان کا دوسرا مقصد تھا پہلا غدار وطن کو پکڑنا تھا

سب اپنی اپنی پوزیشن سنبھالے کھڑے تھے گیٹ کے دونوں اطراف ان کے ساتھی کھڑے تھے جب کہ گیٹ کے بالکل سامنے حنین اور فردان اور ساتھ ان کا تیسرا ساتھی

ارتضیٰ نے اک نظر سب کو دیکھا اور پھر انگھوٹھا اوپر اٹھایا گویا مشن سٹارٹ کرنے کا اشارہ دیا تھا اس کے انگھوٹھا اٹھاتے دونوں نے تیزی سے گیٹ کو دھکا دیا گیٹ جو کافی پرانا تھا اک جھٹکے سے کھل گیا تھا گیٹ کھلتے ہی وہ تیزی سے اندر داخل ہوئے تھے

جہاں ارتضیٰ کرسی کے ساتھ بندھا ہوا تھا جبکہ دو گارڈز اس سے تھوڑے فاصلے پہ کھڑے تھے جبکہ شہر و زملک کڑھاتھ میں لیے ارتضیٰ کی طرف بڑھ رہا تھا جب دروازہ اک دھماکے سے کھلنے سے اس طرف متوجہ ہوئے تھے

www.kitabnagri.com

اور وہ پانچوں بغیر کسی کو موقع دیا ان پہ پل پڑے تھے اور دو منٹ میں انہیں قابو میں کر لیا تھا حنین نے اپنا ماسک اتارا اور شہر و زملک کی طرف متوجہ ہوا جبکہ فردان ارتضیٰ کی رسیاں کھول رہا تھا

"کیسے ہو شہر و زملک اپن کو پہچانا یا نہیں؟" حنین نے چندو کے سٹائل میں کہا تو شہر و زملک کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں

Posted on Kitab Nagri

"چندو" اس کے لبوں سے نکلا تو حنین ہنسا تھا

"کیسا لگا پھر سر پر انز شہر و ملک؟ چلو بعد میں پوچھوں گا پہلے میں اپنے دوست سے مل لوں پھر حساب کتاب چکتا کریں گے" حنین اس سے کہتا ار ترضی اور فردان کی طرف مڑ گیا تھا

دونے شہر و ملک کو قابو کیا ہوا تھا جبکہ اک باقی دونوں پہ گن تانے کھڑا تھا حنین اور فردان ار ترضی کی طرف متوجہ تھے

اسے کھولنے کے بعد بغیر کچھ کہے دونوں نے اک ساتھ ار ترضی کو گلے لگایا تھا جبکہ وہ بھی اپنے زخموں کی پرواہ کیے بغیر انہیں خود مین بھیج گیا تھا باقی سب کی بھی انہیں دیکھ کر آنکھیں نم ہوئی تھیں

سب کو ان کی طرف متوجہ دیکھ کر شہر و زلے کے ہاتھ سے گن لے کر ان تینوں کی طرف فائر کیا انہوں نے جلدی سے اس سے گن چھینی تھی لیکن تب تک گولی چل چکی تھی

حنین اور فردان کی پشت شہر و ملک کی طرف تھی جبکہ ار ترضی کا رخ اس طرف تھا اس نے اسے گن چھینتے دیکھ لیا تھا اس نے اپنی قوت سے دونوں کو دھکا دیا تھا وہ جو اس کے لیے تیار نہیں تھے اک دم سے نیچے گرے تھے جبکہ گولی سیدھی ار ترضی کے پیٹ میں لگی تھی جبکہ وہ دونوں اپنی جگہ ساکت ہوئے تھے

کبھی پرچم میں لپٹے ہیں کبھی ہم غازی ہوتے ہیں

جو ہو جاتی ہے ماں راضی تو بیٹے راضی ہوتے ہیں

Posted on Kitab Nagri

گولی لگتے ہی ارتضی گھٹنوں کہ بل زمین پہ گرا تھا اس کے گرتے دونوں کو ہوش آیا تھا وہ دونوں تیزی سے اس کی طرف لپکے تھے حنین نے اس کا سراٹھا کر اپنی گود میں رکھا تھا بے شک گولی پیٹ میں لگی تھی لیکن وہ پہلے ہی زخموں سے چور تھا اور پیٹ سے بھی تیزی سے خون نکل رہا تھا

"ارتضی آنکھیں کھول دیکھ تو نے ہم سے غداری کی نہ میں تمہارا منہ توڑ دوں گا" حنین اور فردان دونوں اس کا چہرہ تھپتھپا رہے تھے

"ہاں یاد دیکھ میں تجھے کبھی کچھ نہیں کہا آج کہہ رہا ہوں نہ دیکھ اٹھ کر ہمیں آنکھیں کھول" فردان چلایا تھا "سرا نہیں ہو سپٹل لے کر چلیں دیکھیں ان کا کتنا خون بہہ گیا ہے" ان کے اک ساتھی نے کہا تو دونوں ہوش میں آئے تھے فردان نے اس کی نبض چیک کی جو کہ بہت سلو چل رہی تھی

حنین اور فردان اسے اٹھا کر باہر کو لپکے تھے لیکن شہر و ملک کے پاس سے گزرتے حنین رکا تھا "اگر میرے دوست کو کچھ ہوا تو تمہارا تو میں وہ حشر کروں گا تم یاد رکھو گے" حنین نے شہر و ملک سے کہا فردان بھی نفرت سے اسے دیکھ رہا تھا

"لے کر جاؤ اسے اور میرے آنے سے پہلے کوئی اسے ہاتھ نہیں لگائے گا" حنین نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور دونوں تیزی سے باہر نکل گئے

Posted on Kitab Nagri

گاڑی کے پاس پہنچتے حنین نے اسے پچھلی سیٹ پہ لٹایا اور خود ڈرائیونگ سیٹ کی طرف بڑھا جبکہ فردان پیچھے بیٹھ کر ارضی کا سر اپنے گود میں رکھا تھا اور حنین نے گاڑی تیزی سے وہاں سے نکالی تاکہ جلد از جلد ہاسپٹل پہنچ سکے اور گاے بگاے اک پریشان نظر پیچھے بھی ڈال رہا تھا



اک دھاگے میں ہیں جو پروئے ہوئے

اک گرہ کی طرح ہم لگیں،

وقت کیسا بھی ہو ساتھ رہتے ہیں وہ

دل میں رکھی ہو جن کی جگہ،

یوں نظر سے اتاریں جان بھی سر سے واریں

اس رشتے کو ہے یہ دعا،

دکھ مل کے سنواریں سکھ مل کے گزاریں

یار یاروں سے ہوں نہ جدا،

Posted on Kitab Nagri

"جی تو ناظرین آپ کو اک بریکنگ نیوز سے آگاہ کرتے چلیں کہ ملک کے مشہور بزنس مین شہر و ملک جو کہ دنیا کے لیے اک شریف اور معزز شہری بنے پھرتے تھے وہ اصل میں اک سمگلر ہیں ان کا تعلق ڈرگزمافیا اور دہشتگردوں سے تھا" چوہدری ہاؤس میں اس وقت ڈنر کے بعد سب ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے تھے جب نیوز اینکر کی آواز پہ سب ٹی وی کی طرف متوجہ ہوئے جہاں بریکنگ نیوز کے ساتھ شہر و ملک کی تصویر بھی دیکھائی جا رہی تھی

"جی ہاں ناظرین ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی آئی ایس آئی نے شہر و ملک کو وطن غدار کے طور پر پکڑ لیا ہے اس دوران ان کا ایجنٹ بھی شدید زخمی ہوا ہے ہمیشہ کی طرح ان مارخوروں کے نام خفیہ ہی رکھے گئے ہیں مزیس تفصیلات کے لیے ہمارے ساتھ جڑیے رہیے شکریہ "نیوز کے ختم ہوتے ہی سب کے چہرے پہ ہوائیاں اڑتی نظر آرہی تھیں سب کا خیال بار بار حنین کی طرف جا رہا تھا لیکن کنفرم نہیں تھا سکندر صاحب حمدان صاحب اور حنان اٹھ کے باہر چلے گئے اور بار بار حنین کا نمبر ٹرائی کرنے لگے جو کہ بند جا رہا تھا یہ چیز ان کی پریشانی میں مزید اضافہ کر رہی تھی

www.kitabnagri.com

وہ دونوں اسے لیے سیدھا سی ایم ایچ گئے تھے جہاں اسے فوراً او۔ ٹی میں لے گئے تھے تب حنین کو خیال آیا کہ اس کی فیملی کو بھی انفارم کرنا چاہیے اس نے جیب سے موبائل نکال کر آن کیا تو سب سے پہلے سکندر صاحب کی کال آئی

Posted on Kitab Nagri

لیکن اس نے کینسل کر دی کیونکہ پہلے اس کے گھر والوں کو کرنی تھی اس کے بابا کو کال کر اس نے ساری سچویشن مختصر آبتائی اور ہاسپٹل آنے کا بولا پھر سکندر صاحب کو کال کر کے ساری بات بتائی تھی اس نے کال بند کی ہی تھی کہ فردان کا موبائل بج اٹھا اس کے بھی بابا کی کال تھی شاید انہوں نے بھی نیوز سنی تھی فردان نے بھی مختصر آساری صورتحال بتائی تھی

"جلدی سے اے نیگیٹو خون لے کر آئیں پیشینٹ کو اشد ضرورت ہے خون کی" اک نرس سے اوٹی سے باہر آکر کہا تو حنین لیبارٹری کی طرف بھاگا تھا

اس کے جاتے کی ارتضیٰ کے گھر والے بھی پہنچ گئے تھے اس کے امی بابا اور اک چھوٹی بہن ارتضیٰ اکلوتا تھا جبکہ فردان دو بھائی اور اک بہن

انہوں نے آتے ہی ارتضیٰ کے بارے میں پوچھا تو فردان نے بتایا کہ آپریشن جاری ہے اور حنین خون لینے گیا ہے ان کے آنے کے تھوڑی دیر بعد سکندر صاحب حنان کے ساتھ اور فردان اور اس کے بڑے بھائی بھی پہنچ چکے تھے ہاسپٹل انہیں فردان نے وہی بتایا جو ارتضیٰ کے گھر والوں کو بتایا تھا

www.kitabnagri.com

اتنے میں حنین بھی خون لے کر آچکا تھا اور اندر دے چکا تھا اب سارے اوٹی کے دروازے پہ نظریں ٹکائے خاموش بیٹھے تھے

Posted on Kitab Nagri

کافی دیر بعد اوٹی کا دروازہ کھلا تو سارے اپنی اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے تھے ار ترضی کی بہن اور امی کی رورو کے حالت بری ہو چکی تھی بے شک آرمی والوں کے گھر والوں کے حوصلے بلند ہوتے لیکن اپنے کسی کو اپنے سامنے تکلیف میں دیکھنا بہت مشکل ہوتا سب کی نظریں ڈاکٹر پہ ٹکی تھیں

"ہم نے آپریشن کر گولی نکال دی ہے لیکن ان کے زخموں میں سے پہلے اچھا خاصہ خون بہہ چکا تھا اور پھر گولی لگنے کے بعد بھی اچھا خاصہ خون بہہ چکا ہے،،" ڈاکٹر چپ ہوا تو سب کی سانسیں اٹکی تھیں

"خون بہت زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے ان کی حالت خطرے میں ہے چوبیس گھنٹے میں انہیں ہوش آنا لازمی ہے جب تک ہوش میں نہیں آجاتے تب تک وہ خطرے میں ہیں آپ سب دعا کریں ان کے لیے" ڈاکٹر کہتے وہاں سے چلا گیا سب کارواں رواں اس کے لیے دعا گو تھا اس کی امی اور بہن پر بیر روم کی طرف چل گئیں تھیں

یہ رات سب کے لیے بھاری تھی جو ہاسٹل تھے وہ بھی نہیں سوئے تھے اور جو گھر تھے وہ بھی نہیں سوئے تھے حیا نے کال کر کے ان دونوں کو بھی ساری بتائی صفا کو جب پتہ چلا کہ اسے گولی لگی ہے تب اس کی بھی حالت عجیب ہو گئی تھی جو اس کی اپنی سمجھ سے باہر تھا

لہ کر کے صبح ہوئی تھی اور وہ سب ہاسپٹل چلے آئے تھے ار ترضی کو ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا سب کے ساتھ حیا بھی آئی تھی اس نے حنین کو دیکھا جو سب سے الگ تھلگ سر جھکائے کھڑا تھا وہ بے ساختہ اس کی طرف بڑھی کوئی بھی اس کی طرف متوجہ نہیں تھا

Posted on Kitab Nagri

اسے لگا تھا اسے کسی کے سہارے کی ضرورت اور وہ اس کی شریکِ حیات تھی سکھ دکھ کی ساتھی اس لیے اسے جا کر تسلی دینی تھی اس کا حوصلہ بننا تھا حیا نے جا کر حنین کے کندھے پہ ہاتھ رکھا تو حنین نے چونک کر اس کی طرف دیکھا

"آپ پریشان نہ ہوں ار ترضی بھائی انشاء اللہ ٹھیک ہو جائیں گے" حیا نے اسے تسلی دی

"آپ کو پتہ ہے حیا ہے یہ میرا سب سے پیارا دوست ہے ہم تینوں کی جان بستی ہے اک دوسرے میں اس کی باتیں اس کی شرارتیں سب مس کر رہا ہوں دو تین دن سے اس کی آواز نہیں سنی تھی آج ملا بھی تو اس حال میں" کہتے حنین کی آنکھ سے اک موتی ٹوٹ کے گرا تھا

"آپ حوصلہ کریں اور اللہ سے دعا کریں یقین کریں اگر اس پہ یقین رکھ کر مانگا جائے تو وہ ضرور عطا کرتا ہے اس لیے آپ بھی ساری الٹی سیدھی سوچیں دماغ سے نکال کر اللہ سے مانگیں" حیا نے نرم لہجے میں کہا تو حنین بے ساختہ مسکرایا تھا

"تھینک یو حیا" حنین نے اس کا ہاتھ تھپتھپاتے کہا اور پھر آگے بڑھ کہ فردان کا ہاتھ پکڑ کا باہر کی طرف بڑھ گیا اس کا ارادہ مسجد جانے کا تھا وہ دونوں کپڑے چینج کر چکے تھے جورات کو ان کے گھر والے لے کر آئے تھے

تقریباً سارا دن سولی پہ لٹکنے کے بعد عصر کے وقت ڈاکٹر نے اس کے ہوش میں آنے کی خبر دی تو سب کی سانس میں سانس آئی سب نے ہی اللہ کا شکر ادا کیا تھا اسے روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا اور اب سب اک اک کر کے

Posted on Kitab Nagri

اس سے ملنے جا رہے تھے سب سے آخر میں فردان اور حنین گئے تھے بمشکل انہوں نے خود کو جذباتی ہونے سے روکا تھا

تھوڑی دیر اس کے پاس رہنے کے وہ دونوں وہاں سے سیل میں گئے تھے جہاں پہ شہر وز ملک کو رکھا گیا تھا وہاں پہ دو کرسیاں تھیں اور ان کے درمیان اک ٹیبل اک پہ شہر وز ملک بیٹھا تھا دوسری پہ آکر حنین بیٹھا تھا "ہاں تو شہر وز ملک تم اپنی زبان کھولنے کی زحمت کرو گے کہ تم نے اپنے وطن اے غداری کیوں کی کیا ملا تمہیں یہ سب کچھ کر کے؟" حنین نے سرد لہجے میں پوچھا

"سکون" اس نے اطمینان سے یک لفظی جواب دیا تھا اس کا جواب سن کر حنین نے غصے سے اک مکا اس پہ مارا تھا

"اتنے لوگوں کو مروا کر اپنے ہی ملک کی بہنوں بیٹیوں کو بیچ کر تمہیں سکون ملتا ہے کیا تصور ہوتا ہے ان بے گناہوں کا؟" حنین نے اک اور مکہ مارتے پوچھا تھا

"تو میرا اور میری ماں کا کیا تصور تھا جو ہمارے ساتھ وہ سب کچھ ہوا تھا" شہر وز ملک نے چیختے ہوئے کہا تھا اس کی بات پہ حنین اور فردان نے اک دوسرے کو دیکھا تھا

"کیا تصور تھا میرا میری ماں کا جو ان درندوں نے میری ماں کی عصمت میرے سامنے تار تار کی تھی تصور کر سکتے ہو تم لوگ وہ لمحے جب اک چھوٹے سات سال کے بچے کے سامنے تین بندے اس کی ماں کی عصمت

Posted on Kitab Nagri

ریزی کریں اور اس کا کوئی قصور نہ ہوتے ہوئے بھی اس کے گھر والے اور معاشرہ اسے قبول نہ کرے" بولتے بولتے شہر و ملک کی آواز رندہ گئی تھی

"میں نے وہ اذیت سہی ہے میرے سامنے میری ماں کی عزت کو تار تار کیا گیا میں کتنا چیخا چلا یا میری ماں کتنا تڑپی تھیں ان کی منتیں کی تھیں لیکن ان درندوں کو رحم نہیں آیا تھا صرف اس پہ بس نہیں ہوئی تھی میری ماں کو گھر سے نکال دیا گیا تھا اور ساتھ مجھے بھی درد کی ٹھو کریں کھا کر بڑا ہوا ہوں جب میری ماں میرے پاس اتنے پیسے نہیں تھے کفن دفن کا انتظام کر سکتا اور جنازے پہ بھی صرف میں اکیلا تھا کوئی نہیں تھا" اس نے روتے ہوئے کہا تھا ان دونوں کی بھی آنکھیں نم ہوئی تھیں

"تب میں ارادہ کیا تھا سب سے بدلہ لوں گا جس طرح میں اور میری ماں تڑپے تھے سب تڑپیں گے اور میں اپنے ارادے میں کامیاب بھی ہوا دن رات محنت کر کے اس مقام تک پہنچا تھا لیکن تم لوگوں نے سب برباد کر دیا" اس نے نفرت سے دونوں کو دیکھتے کہا تھا

"تمہیں کیا لگتا ہے یہ سب کرنے سے تمہاری ماں کی روح کو سکون پہنچا ہو گا؟ نہیں بالکل بھی نہیں الٹا ان کی روح کو تکلیف پہنچتی ہو گی اپنے بیٹے کو بھی درندہ بنا دیکھ کر،،، تمہیں چاہیے تھا کہ ایسے درندوں کو اس دنیا سے ختم کرتے تم خود اک درندے بن گئے تم میں اور ان درندوں میں کوئی فرق نہیں رہا،،، تم نے ایسا کر کے پتہ نہیں کتنے شہر و ملک پیدا کیے ہیں جن کا خمیازہ بے قصور لوگوں کو بھگتنا ہو گا" حنین نے افسوس بھرے لہجے میں سے اس سے کہا

Posted on Kitab Nagri

"ہمیں پتہ ہے تمہارے ساتھ اور بھی کئی غدار شامل ہیں جن کا تم ہمیں بتا سکتے ہو،،،، جب تم اپنے درد میں بے قصور لوگوں کو شامل کر سکتے ہو تو اپنی سزائیں قصور وار لوگوں کو کیوں نہیں،،،، اگر تم نے نہ بتایا تو پتہ ہم پھر بھی لگو سکتے ہیں لیکن اگر تم بتا دو تو تمہارے ساتھ نرمی برتی جاسکتی ہے اچھی طرح سوچو،،، چوائس اس یور" کہتے ہی حنین اور فردان وہاں سے چلے گئے تھے اسے سوچ میں چھوڑ کر

تین ماہ بعد

آج تینوں کی شادی تھی حنین کی حیا سے، ار ترضی کی صفا کے ساتھ اور فردان کی زرش کے ساتھ ان تین مہینوں میں ار ترضی کے زخم بھی بھر چکے تھے اب بس چہرے پہ ہلکے ہلکے نشان ہی تھے

شہر و ملک نے اک یو ایس بی ان کے حوالے کی تھی جس میں تمام غداروں کی معلومات تھیں ان تین مہینوں میں وہ کافی غداروں کو ان کے انجام تک پہنچا چکے تھے اور شہر و ملک ابھی بھی ایجنسی والوں کی قید میں تھا اور شاید پوری زندگی ہی اس نے وہاں رہنا تھا

www.kitabnagri.com

ان تین مہینوں میں ار ترضی صاحب کو بھی یہ احساس ہوا تھا کہ وہ گوڈے گوڈے صفا صاحبہ کے عشق میں ڈوب چکیں ہیں اور فردان صاحب تو پہلے ہی ڈوبے ہوئے تھے پھر دونوں نے اپنے اپنے گھر والوں کو بتایا تھا وہ رشتہ لے کے گئے تھے پھر اللہ کے کرم سے وہ بھی تھوڑی پس و پیش کے بعد مان گئے تھے یوں آج ان کی شادی تھی

Posted on Kitab Nagri

اور نکاح کل مہندی والے دن کر دیے گئے تھے تینوں جوڑوں کے بقول حنین جب اس کا نکاح ہوا تھا تو وہ چھوٹا بچہ تھا کچھ پتہ نہیں تھا لیکن اب وہ پورے ہوش و ہواس میں تھا اس لیے دوبارہ نکاح کیا جائے شادی سے پہلے ندرت بیگم سکندر صاحب کے لاکھ منع کرنے کے باوجود اپنے گھر آگئی تھیں وہی سے انہوں نے اور صفا اور زرش کے گھر والوں نے اکٹھے ہال بک کروایا تھا اور وہ تینوں بھی اکٹھے بارات لے کر آئے تھے وہ تینوں یونیفارم میں موجود تھے اور اپنی دلہنوں کا انتظار کر رہے تھے جو کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں کافی دیر کے انتظار کے بعد وہ آتی دیکھائی دیں تو تینوں اپنی اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے تھے سیٹج کے پاس تینوں آئی تو ان تینوں اپنے ہاتھ آگے بڑھائے تھے تینوں نے نظر اٹھا کر اوپر دیکھا تھا "ہائے اووور با فوجیسی" حسبِ عادت حیا کے منہ سے نکلا تھا اس کی آواز کافی اونچی تھی جہاں سب نے قہقہہ لگایا وہی ندرت بیگم نے اس گھورا تھا جبکہ حنین بس ہولے سے مسکرایا تھا اس نے شرمندہ ہوتے جلدی سے اپنا ہاتھ حنین کے ہاتھ میں دیا تھا تینوں نے ان تینوں کا ہاتھ پکڑ کر سیٹج پہ چڑھایا اور پھر صوفوں پہ بٹھایا تھا "بہت پیاری لگ رہی ہیں آپ" صوفے پہ بیٹھتے فردان نے زرش کے کان میں سرگوشی کی تو اس نے شرمائے سر جھکا لیا جس پہ فردان مسکرایا تھا

"ویسے آج تو سچی والی بلا لگ رہی ہو" جب کافی دیر صفا کچھ نہ بولی تو ار ترضی نے کہا جس پہ صفا نے اس خونخوار نظروں سے اسے گھورا تھا اور اپنی ہیل اس کے پیر پہ ماری تھی جس پہ بیچارہ ار ترضی اپنی چیخ رو کتارہ گیا تھا

Posted on Kitab Nagri

ان سب کی دوستی ہمیشہ ایسے ہی رہنے والی تھی اور نہ حیا صاحبہ فوجیوں کے لیے اپنا پاگل پن ختم کر سکتی تھی اور نہ صفار تھی سے لڑائی کرنا بند کر سکتی تھی باقی بچی زرش وہ تو تھی ہی شریف بچی

اور زندگی میں آگے کئیں مشن ان تینوں کے منتظر تھے کیونکہ اک سپائے کی زندگی تو ختم ہو سکتی تھی لیکن اس کا اپنے وطن کے لیے پاگل پن ختم نہیں ہو سکتا



ہمارے سامنے دشمن یہ سارے ٹول گرتے ہیں

جہاں پہ بھی ہماری گولیوں کے خول گرتے ہیں

یہ لوہا اور یہ بارود سب غیر دیکھے گا

ان اپنوں کے لیے دل سے بہت جذبات گرتے ہیں

خدا راضی وطن راضی یہ اپنا دل بھی راضی ہے

ہمارا نام غازی ہے، ہمارا نام غازی ہے

ختم شد

Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595